مترجمہ

دفتر ابوالفضل

1952

حصہ اول

للفاضل المقبل الدہلوی

جسکو

یونیورسٹی پنجاب نے امتحانات سنہ ۲۳-۱۹۲۲ء کے لیے نصاب منشی فاضل میں داخل فرمایا

جس کے

ایک صفحے پر اصل مضمون فارسی اور مقابل کے صفحے پر سلیس اردو ترجمہ آخر میں کل کتاب

کی فرہنگ مع حالات مصنف موجود ہے

پتہ

مینیجر دفتر فاضل مقبل کشمیری دروازہ دہلی سے طلب کریں

مطبوعہ

افضل المطابع برقی پریس دہلی

قیمت ... علاوہ محصول ڈاک

نمبر شمار	کتب فارسی	تشریح امتحانات	[illegible]
۱	اُردو ترجمہ بی۔اے کورس فارسی جدید مکمل [illegible] مع فرہنگ الفاظ وحالات مصنفین۔	مشتملہ امتحان بی۔اے او منشی عالم (پنجاب)	[illegible]
۲	اُردو ترجمہ انٹرمیڈیٹ کورس فارسی مکمل صفحہ وار مع فرہنگ الفاظ وحالات مصنفین (مع اُردو ترجمہ کتاب [illegible])	امتحان ایف۔اے او منشی (پنجاب)	عہ ۱۱/
۳	اُردو ترجمہ نصاب فارسی مکمل مع فرہنگ وحالات مصنفین طبع پنجم۔	مشتملہ امتحان انٹرنس (پنجاب)	۱۲/
۴	فارسی کی تیسری کا اُردو ترجمہ (خلیفہ صاحب) مع سوالات وجوابات،	سوم مڈل کے لئے ہے۔	۶/
۵	فارسی کی دوسری کا اردو ترجمہ (خلیفہ صاحب) شقوں کے حل اور سوالات کے جوابات۔	ایضاً اور دوم مڈل کیلئے ہے۔	۵/
۶	فارسی کی پہلی کا اُردو ترجمہ (خلیفہ صاحب) جسمیں شقوں کا حل اور سوالات کے جوابات موجود ہیں۔	اول مڈل کے لئے ہے۔	۳/
۷	تحصیل فارسی۔ فارسی ترجمہ بنانا سکھانیوالی بہترین کتاب منظور فرمودہ یونیوسٹی پنجاب۔	مڈل ڈیپارٹمنٹ اور ہائی ڈیپارٹمنٹ کیلئے ہے	
۸	فرہنگ الفاظ نصاب فارسی۔	نو مشق ہائی اور منشی فاضل والے طلباء کے لئے	۶/
۹	امتحانی مقامات از نصاب فارسی۔	پنجاب یونیورسٹی کے فارسی پرچوں کا حل	۱۰/
۱۰	خلاصہ معیار القواعد یا جامع القواعد مع ضمیمہ جات طلباء کے لئے بہت مفید ہے۔	کل قواعد کا خلاصہ پرچہ دوم فارسی کے سوالات مع جوابات (قابل دید)	۱۰/

اخلاق جلالی

جسکے ایک صفحہ پر اصل عبارت اور مقابل کے صفحہ پر اردو ترجمہ موجود ہے

الفاضل المقبل الدہلوی

علاوہ ازیں جو تین ضمیموں پر مشتمل ہے

ضمیمہ اول جسمیں کل کتاب کے مشکل الفاظ کی تشریح و تنقیح کی گئی ہے

ضمیمہ دوم جسمیں کتاب کے مضامین کا خلاصہ اور [illegible] آسان اردو کیا گیا ہے

ضمیمہ سوم جس میں یونیورسٹی کے جواب کے وہ سوال درج ہیں جو اسوقت تک امتحانات میں آچکے ہیں

زیر طبع ہے

قیمت تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک ۔ پتہ

دفتر فاضل مقبل دہلی

[illegible] پرنٹنگ [illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

گوناگون ستایش مر داوری را که وجود بشر را از کارخانهٔ عنایت خود کسوت حیات پوشانیده
و چهره‌پردازان گمراهی ضلالت را چراغ هدایت براه افروخت رباعی تا مشت بزبان گفتنم از عجز کمیت
وز معنی بدهان نگفتنم از عجز رسیده فی الجمله چنانست که دائم گفتن و انصاف چنان گفتنم از عجز کمیت
و درود بی‌پایان [illegible] مر شمع سعادت را که سرفرازان انجمن خرد و یقین را از فروغ ایمان به نور دین [illegible]
و جانهای انبیا بساط معرفت و کمال را پروانهٔ جمال جهان‌آرای خود گردانید رباعی آن سرور کائنات
و آن فخر بشر جبرئیل [illegible] زقربا دوست بسر خاک کف پاش سرمهٔ دیدهٔ جم خاشاک سرایش
افسر سکندر [illegible] دانشوران [illegible] شنوا رسیده و ترقی [illegible] پایهٔ بلند رسیده [illegible] چون از نیرو قلم [illegible] درگاه
[illegible] واقعه شهادت اورنگ‌نشین بارگاه و شکوه و تمکین [illegible] نور دیدهٔ اهل الیقین [illegible]
عالم عامل [illegible] عارف کامل [illegible] آصف عهد فلاطون زمن شیخ ابوالفضل وزیر خاقان [illegible]
[illegible] تیغ قضا [illegible] کسار آن برگزیده انفس و آفاق گشت عالم [illegible] جهانیان تیره نمود و
قبای حیات در بر آن معنی تنگ آمد بیت شهنشاه جهان را دو چشم دیده پرنم شد سکندر را اشک حسرت
ریخت کو فلاطون زعالم شد مسودات آن صدرنشین چاربالش فضل و کمال که کارنامهٔ قضا و قدر بود
دستور العمل [illegible] پراگنده افتاده بود [illegible] عبدالصمد [illegible] محمد امام [illegible] آن ارسطو [illegible] اسکندر
[illegible] نسبت فرزندی داشتم و منظور نظر تربیت بوده‌ام این گلدستهٔ فرهنگ که از دست [illegible]
[illegible] سعادت خود دانسته در فراهم آوردن آن کمر سعی بربستم و در انتظام آن نظر همت بگماشتم

بستالش

یا فتّاحُ

اس منصف حاکم کو طرح طرح کی نیاز و زاری زیب دیتی ہے جس نے ہستیٔ انسانی کو اپنی مہربانی و عنایت کے کارخانے سے لباسِ زندگی پہنایا۔ اور (دنیا میں گمراہی کے راستوں پر چلنے والے) نابیناؤں کے لیے ہدایت کا چراغ یعنی شمعِ رسالت کو روشن کیا رباعی پیغمبر کا نام زبان پر لانا میرے لیے بے عقلی میں داخل ہے اپنے منہ سے ان کی تعریف کرنا جہالت ہے (اگرچہ لازم ایمان ہے) (۲) حقیقت یہ ہے کہ میں اس کہنے کی وجہ جانتا ہوں مگر انصاف یہ ہے کہ میرا ایسا کہنا جسکی میں وجہ جانتا ہوں نادانی میں داخل ہے (کیونکہ ذرا سی نیکی بھی بغیر مدد خدا کے تائید سے ممکن نہیں ہے) اور شمع رسالت یا ذات محمدؐ کے لیے بکثرت نعت بیان کرنا اور بہت بہت تعریف کرنا مناسب ہے جس نے محفلِ خرد و یقین کے سربلندوں یا شریعت کے پیروں کو مذہبی روشنی اور دینی نور بخشا اور اس پیغمبر نے فرش معرفت اور بستر کمال کے عارفوں کو ذات خدائی کے جہان آرا جمال کا عاشق بنایا رباعی رسول صلعم دنیا کے سردار ہیں اور ہستیٔ انسانی یہ حضرت آدم کے لیے قابل فخر ہیں۔ جبرئیل امین درگاہ خدا میں آپکے تقرب کو دیکھکر حیران ہے (۳) آپکے تلوے کی خاک جبرئیل کی آنکھ کے لئے سرمہ ہے۔ آپ کے گھر کا کوڑا کرکٹ سکندر کے سر کا تاج ہے۔ مشکل پسند داناؤں اور بلند مرتبہ غور و خوض کرنیوالوں پر پوشیدہ نہ رہے کہ جب زمانہ کی نیرنگی اور نالائق دنیا کے انقلاب سے (دربار شان و شوکت کے تخت پر بیٹھنے والے اور علم معرفت و یقین کے راستے کو طے کرنے والے قطب عالم اور عامل اور زمانے بھر کا صاحب علم پیدا ہوا اور اصولی اور جہان پر بخشش کرنے والا وہ اپنے وقت کا ایسا وزیر جیسے آصف برخیا حضرت سلیمان کے تھے اور اپنے زمانے کا ایسا حکیم جیسا کسی وقت میں افلاطون تھا یعنی شیخ ابو الفضل جو اکبر بادشاہ کا وزیر تھا) اسکی شہادت کے واقعہ نے دنیا اور دنیاداروں کے ہوش و حواس باختہ کر دئے اور موت کی تلوار نے اس دنیا اور آخرت کے قابل شخص کی زندگی کو کاٹ ڈالا۔ والوں کی آنکھوں میں دنیا اندھیری ہو گئی۔ اور زندگی کا لباس صاحبان باطن کے جسم پر تنگ ہو گیا۔ بیت۔ ابو الفضل کی وفات پر اکبر بادشاہ کی آنکھیں آنسو بہا لائیں بلکہ سکندر افسوس کر کے رو پڑا کہ آج دنیا سے

اگرچه من هیچ‌نشناس اظهار اکنون هم مرا پیراهن از کتان و زره بهشت را بگل [illegible] آماده‌ام هم خورشید را
بمشعل فروزم و نمایش ماه بمشعل کنم لیکن این بیهودگیان خیال و ابکار افکار را از کمال صباحت و ملاحت بیش
از این طاقت مستوری ندیدم خواستم که جمال جهان‌آرای آن نازنینان صاحب حسن و جمال را بر من جلوه‌گر سازم
ولی عروس نیاد خریده و رعنا را آراستگی ننموده بمردان معنی و انجام آن چهره‌نگاری که تجویز فقره فقره و از
هر باب هم رسانیدم و نقش آن دست را نگار بستم و دیدهٔ نکته‌بین را [illegible] تماشای عرایس
منسوب علامی و افضل‌شیم عنوان مهرکنی القدر دریافت خود نگاشته مجموعه ساختم نخستین
مکاتبات و فرامین که از زبان حضرت شاهنشاهی بملوک ایران و توران و [illegible]
معانی بسج گردانیده‌اند دوم عرایض و خطوط که خود بحضرت خاقان [illegible]
نگارش فرموده‌اند سوم خطب و اختتام و انتخاب کتب و دیباچه‌ها و نثرها و دیگر [illegible]
در حیز عبارت درآورده [illegible] را در فرصت اندک انتظام دادم و [illegible]
بدینگونه از کشور عدم بشهرستان وجود جلوه‌گر ساختم و از [illegible]
این نسخه که بعلم و ادب نامی شده یک موج زهر طبع فهامی [illegible]
تاریخ مکاتبات علامی شد [illegible] این چه نازنینان هوش‌افزا [illegible]
مستعد اند و نفریبی را چالاکی با بلندنظری را باید که از نظارهٔ ایشان دل [illegible]
[illegible] پیرایهٔ نورانی پوشانده چشم را که تا بدان [illegible]
بهارستان [illegible] گلشن دانش و نونهالان [illegible]

و شادابی فائز گردند

خطاب [illegible] پژوهٔ عدالت گرامی [illegible]

شاهنشاهی جلال الدین محمد اکبر بادشاه غازی [illegible]

اگرچہ مجھ جیسے جاہل میں کہاں دم ہے کہ چاند کے جسم کے لئے کتانی پوشاک سیوں (کیونکہ کتان [illegible] پارہ ہوتا ہے
جو چاندنی میں ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے) اور بہشت کو کیسر کے پھول سے سنواروں اور تپتی ہوئی آگ سے سورج کو روشن کروں
اور آئینہ [illegible] چاندنی کی نمائش کروں۔ لیکن زیادہ تر سانولے سلونے اور گورے چٹے ہونے کی وجہ سے اور زیادہ
بلیغ و فصیح ہونے کے سبب سے ان خیالات کی پردہ نشینوں اور غور و فکر کی کنیاؤں میں اس سے زیادہ چھپے رہنے کی
طاقت نہ دیکھی میں نے چاہا کہ ان [illegible] کو جہاں آرا جان کو صاحبان کلام کے سامنے پیش کروں اور فروغ اندیشہ کے
صاحبدل [illegible] کے روبرو روشن کروں اور اس خوبصورت دلہن اور جوان نیک عورت کو جس سے مراد انشائے ابوالفضل
ہے بنا سنوار کر صاحبان نظر کے سامنے ظاہر کروں۔ آخرکار ہزار ہا دوڑ دھوپ اور تلاش کے بعد ہر جگہ سے ایک ایک فقرہ
اکٹھا کیا جس کی تحریر کی رنگینی سے ہاتھوں پر مہندی لگائی اور غور کرنے والی نظر کو [illegible] مضامین کی سیر دیکھنے کی
عادی ہے خوب روشنی بخشی اور اپنی سمجھ کے موافق ہر ایک جملہ کی سرخی لکھ کر ان کو تین دفتروں پر بانٹا۔ پہلے حصہ
میں وہ خطوط [illegible] ہیں جو اکبر بادشاہ کی طرف سے ایران و توران کے بادشاہوں اور [illegible] کو
[illegible] تحریر کئے گئے ہیں۔ دوسرے دفتر میں وہ عرضیاں اور [illegible] ہیں جو ابوالفضل نے اکبر بادشاہ
کے حضور میں [illegible] سرداروں کو تحریر کیں۔ تیسرے دفتر میں نثر کی کتابوں کے دیباچے اور [illegible]
[illegible] حمد و [illegible] اور کتابوں کا [illegible] اور دیگر مطالب و مقاصد وغیرہ
ہیں جو ابوالفضل [illegible] میں لکھے ہیں ان تمام چیزوں کو تھوڑے سے وقت میں مرتب کیا اور ان کا ایک جا
مجموعہ کر دیا اور اس کتاب کے ختم ہونے کا سن تاریخ اس رباعی میں طلب کیا ہے جو ذیل میں [illegible]
[illegible] رباعی یہ کتاب جس سے علم و ہنر نامور ہو گیا [illegible] ابوالفضل [illegible]
[illegible] ختم ہوئی ہے اس کی تاریخ ترتیب [illegible] سے نکلی
ہے [illegible] خطوط جیسے سوشن و حواس اڑانے والے معشوق ہیں جو ظاہری خوبی [illegible]
[illegible] پاک ہیں یعنی بلند نظر انسان کو چاہیے [illegible] خطوط کی صحبت [illegible]
پوشاک پہننے [illegible] سیر پاکر پردہ نشینوں کی خلوت گاہ کے مانند ہے اور انسانی نظر کو قربان [illegible]
کے خوبصورت [illegible] روشنی پہنچائے اس لئے کہ یہ اکبری خطوط [illegible] کے لئے روشندان

سپاس قدسی اساس مبدعی را سزد که عالم گوناگون را با چندین شیون و فنون که عبارت از صور علمیه آیت
پیچونی قدرت ابداعی از نهانخانهٔ بطون به بارگاه ظهور آورده و طوائف انام را که در قعر ذل قهر ابا ترویح
معنی کرد و ظهور قطعه جمیع انبیا و رسل علی نبینا و علیهم الصلوة والسلام اند در وحدت راوی [illegible]
انتظام والتیام بخشیده وگاه در سطوت جلال مسند آرایان صورت که اساطین بارگاه جبروت اند
[illegible] بوحدت قهری نظام کارگاه ظاهری را آرایش داد پس جهان جهان ثنا [illegible]
[illegible] شاهراه مقصود که سالکان مراحل معانی و ناسکان مشاهد صورت را [illegible]
[illegible] ابان اختلاف [illegible] اتحاد و ائتلاف آورده محمود العاقبه [illegible]
[illegible] اند باد و نام عالم تائیدات غایبی و توفیقات سماوی قرین [illegible] بزرگان [illegible]
[illegible] و آشوب حوادث زمن نگاه داشته همی همت علیا مصروف [illegible]
[illegible] و قلت [illegible] داشته در معموری خرابی باد [illegible]
گرداند [illegible] هنگام وفور نشاط و شمول انبساط که زمانه را سعادت بود [illegible]
[illegible] و مطالعهٔ لوامع صفوت و صفا دیباچهٔ قربت و اصطفا که کارنامهٔ [illegible]
[illegible] نور اتحاد خلت ولا و روائح روحانی بسطت و صفا از شمائل [illegible]
و ریاحین مضامین و معانی آن مشام فیض انتسام روح طراوت تازه گرفت و دماغ [illegible]
[illegible] و ریاحین مضامین و معانی آن مشام فیض انتسام روح طراوت تازه گرفت [illegible]
[illegible] انتسام ضمیر بشارت بی اندازه پذیرفت و ریاض محبت و قرابت قدیمی [illegible]
[illegible] و وفاق صمیمی استحکام یافت اخوی این مجتبه زینت که در حقیقت [illegible] روحانی [illegible]
[illegible] افزاینده دل مشتاق طبع پیرای ضمیر صافی همان تواند بود [illegible] صوری [illegible]
ظاهری را بدل عدیم البدل توان شمرد و آنکه رقم پذیر نامه مواخات شمامه گردیده بود که [illegible]
تو کید مبانی تعلیم و تصفیه مناهل وفاق از جانبین اهتمام رود و دهند و کوه [illegible] باشد [illegible]
[illegible] پیداست که امری شریف تر در عالم کون و فساد و منشا نعلی عیار [illegible]

شاہنشاہی کان کا گوہر (اکبر شاہ نامی ہے) عبداللہ خاں اوزبک کے نام جو ملک توران کا سپہ سالار ہے

پاکیزگی پر بنا رکھنے والا شکر ایسے ایجاد کرنے والے خدا کے لئے زیب دیتا ہے جس نے اس مختلف قسم کی دنیا کو اتنے
رنگ برنگ اور مختلف طرح کے ساتھ (جس سے مراد اس عالم موجودات کی صورتوں سے ہے) اپنی ایجادی قدرت کی
طاقت سے باطنی عدم خانے سے ظاہری دنیا میں پیدا کیا اور مخلوقات کے گروہوں کو کبھی تو نیک لوگوں کے مقدس
ہاتھوں (جس سے پیغمبروں اور ولیوں کی پاک ہستیاں مراد ہیں ان پر خدا کی رحمت و سلام ہو) کے اجتماعی اتفاق و
اتحاد میں پیوند کر کے بیعت اور [illegible] بخشا اور کبھی دنیاوی تخت نشینوں کے زبردست [illegible] زور و بڑائی کا مرتبہ
رکھنے والوں میں شامل کر کے رعیت کے زبردست اتحاد سے ظاہری دنیا کے انتظام کو سجایا۔ پھر بہت بہت درود اور سلام
مذہبی جماعت کے پیغمبروں کی روحوں پر ہو (جنہوں نے تصوف کے راستوں کے چلنے والوں اور عالم ظاہری کے دنیا
داروں کو گمراہی کے صحرا اور مخالفت کے جنگل سے نکال کر محبت و اتحاد اور ہدایت و توفیق کے عالم میں لا کر خود اچھے آرام
اور نیک انجام کے ساتھ دائمی بہشت کی طرف روانہ ہو گئے) اور حمد و نعت کے بعد [illegible] خدائی امداد اور آسمانی
نیکیاں والے اُن کمالی خاندان بزرگوں کے زمانے کے نزدیک ہو ویں (جنہوں نے [illegible] زمانے کو [illegible] کے غور فکر
سے اور زمانے کی مصیبتوں کی پیشانی سے [illegible] امر [illegible] باندھے رہتے ہیں [illegible] دنیا کو [illegible] اسلام
[illegible] مختلف ہو [illegible] اس وقت کے [illegible] مقام [illegible] کے سامنے کی
[illegible] گرد [illegible] دونوں [illegible] اور
[illegible] وقت [illegible] دنیا خوشحال [illegible] آباد [illegible] کی
اور [illegible] زندگی کے دیباچے کے [illegible] سے [illegible]
[illegible] کے شگوفوں
کی خوشبوؤں اور [illegible] و کشادہ دلی [illegible] گیا [illegible]
مضامین معنی کی کلیاں [illegible] دیباچے کے الفاظ [illegible] خوشبو [illegible] (باقی)

ایشان نموده اند که [illegible] ایشان منوط و مربوط است [illegible] سلاطین

[illegible] آن درگاه [illegible] برکات و فتح حسنات [illegible]

[illegible] آرام خواهد یافت [illegible]

[illegible] که هیچ جهت حق [illegible]

[illegible] گذشته اضافت [illegible]

[illegible] آن وادی این وادی آن و الا [illegible]

[illegible] و مراعات این [illegible]

[illegible] ایشان داشته [illegible] سلطان [illegible]

[illegible] میرزا [illegible]

[illegible]

[illegible] ایشان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فرستاده [illegible] تا آنکه [illegible]

[illegible] والا است [illegible]

چنان [illegible] بزرگ کرده [illegible] باشد [illegible] تحقیق آن [illegible]

[illegible]

[illegible] سیاق و غیره [illegible]

[illegible] کرده [illegible] بودن [illegible]

کوئی تعریف بات نہیں بنائی ہے کیونکہ اس پر دنیاوی سلسلے کا انتظام متعلق [illegible] البتہ [illegible] کر جب کہ یہ بات
بادشاہوں کی جماعت میں رہ جائیگا جو خدا کے ستون [illegible] ظاہر ہو تو بیشک دنیا و آخرت کی رو سے برکتوں کا پھل
دینے والی اور نیک نتیجے پیدا کرنے والی ہوگی۔ اور ہزاروں انسان اور مختلف جاندار آرام کے گہوارے میں چین
کرینگے صلح کی شرطوں کے ظاہر کرنے اور اسباب دوستی کے نمایاں کرنے میں پہلے ابتدا کرنی چاہیے تھی۔ کیونکہ ساری
[illegible] ہمیشہ سے اپنی تخت نشینی کی صبح سعادت [illegible] سے لیکر اس وقت تک زمانہ بادشاہوں کے برخلاف ساری
[illegible] اتصل [illegible] ہاتھ پاؤں کھلے رہتے پر رہی ہے اور جب کہ ہم بلند رتبے والے اس میدان صلح کے
ابتدا کرنے والے بنے ہو تو اس صورت میں بہ نسبت پہلے کے اس تعلق کی نگہبانی اور اس [illegible] کی طرفداری
زیادہ تر [illegible] لازم ہے۔ [illegible] کی بہ نسبت زمانے میں کہ حاکم ایران نے ملک جان
[illegible] بادشاہوں کی امداد کرنے کا [illegible] اپنے [illegible]
[illegible] کے مقابلے پر مدد [illegible] نے
اس [illegible] دوست تھے اس لیے اس کو امداد نہ دی گئی۔ اور شاہرخ مرزا جو عالم بدخشاں کا تھا
[illegible] جوان [illegible] یہاں [illegible]
[illegible] کی نزدیکی کا خیال کر کے اس کی
[illegible] کو بھی دریا
[illegible] کے سپرد
کر دی گئی [illegible] کر کے ان [illegible] اور [illegible] فساد تمام رہے
[illegible] ملک میں پیدا ہوا اور [illegible] فساد پھیلا کر
[illegible] شاہرخ مرزا [illegible] اور اس علاقے کے زمیندار [illegible] مل گئے۔ اس نے بھی [illegible]
[illegible] کئی بار [illegible] آوارہ
[illegible] اور [illegible] صلح کا تذکرہ ہوا
[illegible] کی صورت [illegible] اصلیت پیدا کرے جو خدائی بادشاہوں کی رفعت شوکت کے لئے (بقیہ)

دست آویز تمدن ساخته آمنی که مخالف مبانی دوستی باشد مذکور کرده اند حاشا امری که در تلو تسرایے
دل نباشد. پیشگاه دربان [illegible] باید و انچه بطراز تقریر و تحریر پیوندد عمل صدغلات آن رود آنکه
[illegible] و هوا و سیر و شکار این بار خوش آمده بود چنان بخاطر میرسد که بصوبه دار الخلافه آگره نهضت فرمائیم
تا زمان [illegible] نایاب [illegible] آید و آنکه تحریری رفته بود که نسبت شاهرخ مرزا [illegible] غبار در خاطر [illegible] موجب
تامل شد که هر چه [illegible] بواطن قدسیه فرمانروایان والا شکوه که مطالع انوار آلهی و مظاهر الطاف صمدیت
و صفا اند [illegible] همسران تطلع و استقرار می پذیرد از سائر طبقات بیگونه قرار گیرد
علی الخصوص که منشاء آن خردسالی و نادانی باشد چه [illegible] زلال صفا هیچ گونه [illegible] و آواز خود کاری که موجب
تقصیرات نسبت باین دودمان [illegible] بمکافات آن [illegible] بعد قربت شد چون بنا [illegible] ایجانب آورد تفوق
ندامت از [illegible] حال و ظهور داشت دیگر [illegible] شده و آنکه [illegible] رفته بود که [illegible] شاهرخ مرزا و
فرزندان محمد حکیم مرزا [illegible] آستان [illegible] از آثار محبت آن نهاد [illegible] دودمان مجد و اخلاص است بیگونه [illegible]
این مقتضیات با ایجانب آنچنان تصور نموده آید و آنکه بمقتضای محبت و یگانگی تحصیل فتوحات [illegible]
پدید [illegible] شده بود از نتایج حسن نیت آن [illegible] شمرده خوشوقت شدیم و آنکه [illegible]
مولانا [illegible] نگاشته کلک محبت بود که فرزند عزیز [illegible] خردسالی [illegible] چند که [illegible]
نموده [illegible] دل نگرانی دارد که مبادا اخباری [illegible] محبت [illegible] باشد [illegible] آن تفصیل [illegible]
[illegible] بیشتر از [illegible] در اثنای راه در آب [illegible] مضمون معلوم شد خاطر حق گزین [illegible]
داشت روابط قرابت قدیم با ضوابط محبت جدید بدانگونه انتظام و التیام یافته است که با غبار [illegible]
هیچ غبار ملال بر دامن مصادقت نشیند فرزندان را باید [illegible] تحقیق [illegible] خصوصا [illegible]
اگر باید [illegible] لیکن [illegible] چه [illegible]
در نگهبانی این سررشته [illegible] نماید همان [illegible] که بذریعه [illegible] کاردان [illegible]
بعد اخری قرار یافته در خاطر حق پسند مرتسم [illegible] در رسم اسلام و آئین کرام از برای ابنای
ارکان دولت [illegible] حامه حقیقت گزینان فتوت منش را عشر عشیر [illegible] نیست

قیام کرنے کو آپ سے باتیں کہنے کا وسیلہ بنا کر جو باتیں کہ دوستی کی بنیاد ہیں کہ ذاتی طور پر بیان کر دی ہیں ہماری شان
کے خلاف ہے جو خیال دل کے اندر نہ ہو اس کو زبان پر لائیں۔ اور جو کچھ تحریر و تقریر میں آ جائے اس کے برخلاف عمل
کیا جائے۔ اگرچہ جناب کی آب و ہوا اور سیر و شکار کو پسند کرتی تھی لیکن اب یہ خیال آتا ہے کہ دار الخلافہ آگرہ کی طرف
کوچ کیا جائے تاکہ بدگو لوگوں کی زبان بند ہو جائے۔ اور یہ بات جو آپ کے خط میں لکھی گئی تھی کہ شاہرخ مرزا کے ساتھ
دشمنی ہمارے دل میں موجود ہے تامل کا باعث ہوئی کیونکہ ہر وقت بلند مرتبہ بادشاہوں کے پاک دلوں پر جو صفائی
روشنی کے چمکنے کی جگہ اور صفائی و پاکیزگی کے ظاہر ہونے کی جگہ ہے برابر والوں اور ساتھیوں کی دشمنی دل میں
نہیں جگہ پکڑتی اور قرار نہیں پکڑتی تریاق بانٹنے والوں اور انسانی گروہوں کی طرف سے کیونکر برقرار رہے گی خاص کر جبکہ وہ
دشمنی ان حالات کے پیچھے جو نادانی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہو۔ معافی دے کر اور درگزر کر لے کیوں اس کو پانی کی طرح
نہ بہا دیا جائے اور شاہرخ مرزا تو خود بھی سمجھ گیا ہے کہ ہم جیسے بلند خاندان والے بادشاہ کے ساتھ باعث مذکورہ ہوا تھا
اس کے بدلے میں [illegible] جنگل میں آوارہ ہو گیا جب وہ ہماری طرف پناہ لینے آیا اس کی پیشانی پر
شرمندگی کی علامت ظاہر تھی اس لئے اس کو معافی دے دی گئی اور آپ نے جواب خط میں اشارہ کیا تھا کہ شاہرخ مرزا
والی بدخشاں اور محمد حکیم مرزا والی کابل کی اولاد کا ہمارے دربار میں پناہ لینا ان کے ساتھ آپ کی دشمنی ہے ہم برابر
[illegible] کے خاندان کے [illegible] کی محبت کی نشانیوں میں سے ہے (ربط رقعہ عبداللہ خاں نے اکبر کو لکھا تھا) آپ نے
ہمارے دشمنوں کو پناہ دی ہے گویا کہتا ہے آپ کی ہمارے ساتھ محبت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے ہم تو ہمارے پاس
ان ہمارے پاس پہنچنے داروں کا آنا آپ کی اپنی دشمنی کی بنا پر کیوں خیال کیا جائے اور محبت و دوستی کی سلسلہ جنبانی
[illegible] فتحوں کی تحریر کی گئی ہے ان فتوحات [illegible] خاندان کی [illegible] ہونے والے [illegible] میں سے [illegible]
ہوئے اور وہ بات جو ہم نے اپنے [illegible] کے سامنے [illegible] کی کہ [illegible]
[illegible] وجہ سے کچھ خواہشیں کی ہوئی ہیں جس کے لئے [illegible] ایسا [illegible] کہ ان سے آپ کے [illegible]
پیدا ہو [illegible] آپ نے [illegible] معافی مانگی [illegible] دربار میں پہنچنے سے پہلے [illegible]
[illegible] میں غرق ہو گیا اور اس خواہش کا مضمون معلوم ہوا ہمارا حق پسند دل [illegible] کی اس [illegible]
[illegible] رنجیدہ تھا پرانی رشتہ داری کے تعلقات محبت کے قاعدوں کے ساتھ اس طرح پر سلسلہ وار مرتب

تا آنکه مردم به [illegible] ور حساب [illegible] احمد علی آتالیق موقوفست بوضوح پیوست حقیقت پدرود

کردن او جهان گذران [illegible] شریف رسیده باشد که بعد از رخصت این امر از گزیر پیش آمد [illegible]

[illegible] لی بود اگر بعقل [illegible] رسیده بیا اسرار سعادت و غوامض موافقت از زبان [illegible]

او معلوم آن والا گوهر [illegible] که کنون ضمیر حق [illegible] اندیش باشد از مکامن قوه بفعل

آورده و بهر گونه مساعی که لازم نشاء دوستی بخاطر حقیقت طراز رسد ابلاغ نماید که دران مساعی

مشکوره لوامع ظهور پیوسته باشد که از عنوان جلوس بر اورنگ فرمانروائی اقبال که [illegible]

از قرن ثانی را اوایل انکشاف صبح اقبال [illegible] ایام بهار اجلال [illegible]

این نیاز [illegible] درگاه الهی آنست که [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بلکہ یہ یاد ہے اور یہ بات جو کشمیر کی گئی تھی کہ احمد علی ایلچی کے آنے پر بعض پہلے موقوف رکھے ہوتے ہیں بخوبی واضح
ہو گئی۔ پس جہان ناپائدار سے اس ایلچی کے رحلت کر جانے کی حقیقت آپ کے گوش گزار ہو گئی ہوگی کہ ہم سے رخصت
ہونے کے بعد یہ خوفناک واقعہ پیش آیا وہ ایلچی نیک ذات اور روادار تھا۔ اگر آپ کے دربار شاہی میں پہنچتا تو ہم
عالی خاندان کو بہت سے دوستانہ رازہا اور اتفاق کے نکتے اس کی سچی زبان سے معلوم ہوتے [illegible] خیال ملنے والیں
ہوا۔ وہ پوشیدہ ہوا لیکن پوشیدگی بالظاہر ہی میں لائیں اور [illegible] کا خیال جو دوستانہ مالفت کے لئے
لازمی ہے حق پسند دل میں پیدا ہوا اس سے [illegible] تاکہ اس کے انجام دیتے ہیں قابل شکر گزاری [illegible]
ظاہر ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ تخت حکومت پر ابتدائے [illegible] زمانہ سے [illegible] کہ [illegible] سال کی مدت میں
[illegible] ہے اور حق اقبال کے شگفتہ ہونے کا آغاز [illegible] ہے
ہماری [illegible] دیکھنے والی نیت ہے کہ اپنی [illegible] کا [illegible] اور
[illegible] کوشش کریں اور اس [illegible] کی روشنی [illegible] ہندوستان کی [illegible]
ساری [illegible] سے بلند مرتبہ [illegible] ہماری قدرت کے احاطے میں [illegible]
اور انسانی گروہ جو پہلے پہاڑوں اور مضبوط قلعوں [illegible] مقامات پر روز روز [illegible] کے سر کو
بغیر [illegible] زمین پر [illegible] ہوئے مخالفت کا راستہ چلتے تھے۔ اب ہماری درستی نیت [illegible]
[illegible] اور [illegible] مختلف جماعتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ [illegible]
ہے اور ہماری [illegible] دوستانہ سلسلے ظاہر ہو گئے ہیں چونکہ دوستی [illegible]
[illegible] سلسلے گفتگوئیں [illegible]
[illegible] پروردگار کی تعریف ادا کیجئے اور [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] کو [illegible] کی طرف [illegible] اتفاق ہوا اگرچہ پہلے [illegible] خیال کیا تھا لیکن
[illegible]
پسندیدگی میں [illegible] نہیں [illegible]

سپاس قدسی اساس مبدعی را سزد که عالم گوناگون را بانواع شئون و فنون که عبارت از صور علمیهٔ آیت
ضمیر دوی قدرت ابداعی از نهانخانهٔ بطون به بارگاه ظهور آورده خوانهای نعم را گاه در صورت [illegible]
معنی که ظهور [illegible] انبیا و رسل علی نبینا و علیهم الصلوة والسلام اند در وحدت راه [illegible] ساخته
انتظام و التیام بخشید و گاه در سطوت جلال مسند آرایان صورت که اساطین بارگاه جبروت اند
انسلاک داده بوحدت قهری نظام کارگاه ظاهری را آرایش داد پس جهان جهان ثنا [illegible]
تا قافله سالاران شاهراه مقصود که سالکان مراحل معانی و ناسکان مناسک صورت را از [illegible]
[illegible] اختلاف بدان امثال تمهید ائتلاف آورده محمود العاقبه [illegible]
[illegible] باد و تا عالم التاییدات غیبی و توفیقات سماوی [illegible] بزرگان [illegible]
[illegible] و آشوب حوادث زمان نگاه داشته همت علیا مصروف [illegible]
[illegible] و تلف [illegible] داشته در معموری خرابه [illegible]
[illegible] انبساط که زمانه را سعادت بود [illegible]
[illegible] صفوت [illegible] دیباچهٔ قربت و اصطفا که [illegible]
[illegible] روحانی بسعت و صفا از [illegible]
[illegible] معانی آن [illegible] فیض انتسام موج طراوت تازه گرفت [illegible]
[illegible] معانی آن [illegible] فیض انتسام موج طراوت تازه [illegible]
[illegible] بی اندازه پذیرفت [illegible] و قرابت [illegible]
[illegible] احکام یافت [illegible] که در حقیقت [illegible] روحانی [illegible]
[illegible] دل مشتاق [illegible] معانی همان [illegible] صوری [illegible]
ظاهری را ابدال عدیم البدل توان شمرد و آنکه رقم پذیرنامه مواخات [illegible]
تو کید مبانی صلح و تصفیهٔ مناهل وفاق از جانبین اهتمام ره [illegible] باشند [illegible]
[illegible] پیداست که امری شریف تر در عالم کون و فساد [illegible]

شاہنشاہی کان کا گوہر اکبر شاہ نامی ہے) عبداللہ خاں اوزبک کے نام جو ملک توران کا سپہ سالار ہے

پاکیزگی پر بنیاد رکھنے والا شکر ایسے ایجاد کرنے والے خدا کے لئے زیبا ہے جس نے اس [illegible] دنیا کو اتنے
رنگ رنگ اور عجیب طرح کے ساتھ (جس سے مراد اس عالم موجودات کی صورتوں سے ہے) اپنی ازلی قدرت کی
[illegible] سے باطنی عدم خانے سے ظاہری دنیا میں پیدا کیا اور مخلوقات کے گروہوں کو کبھی تو نبی پاکوں کے [illegible]
[illegible] سے پیغمبروں اور نبیوں کی پاک ہستیاں مراد ہیں ان پر خدا کی رحمت و سلام ہو) [illegible] اتفاق و
اتحاد [illegible] کو [illegible] اور میل ملاپ بخشا اور کبھی دنیا کی تخت نشینوں کے زبردست [illegible] برائی کو [illegible]
[illegible] انتقال کر کے رعیت کے زبردست اتحاد [illegible] دنیا کے انتظام کو [illegible] ظاہر سلام
[illegible] کے پیغمبروں کی روحوں [illegible] جنہوں نے تصوف کے راستوں کے چلنے والوں اور [illegible] کے دنیا
[illegible] کے صحرا اور [illegible] محبت و اتحاد اور ہدایت و توفیق [illegible] آرام
اور [illegible] کے ساتھ دائمی بہشت کی طرف روانہ ہو گئے) اور [illegible] وقت کے بعد [illegible] اور آسمانی
[illegible] بزرگوں کے زمانے کے [illegible] جنہوں نے موجودہ زمانے کو فتنہ و فساد کے [illegible]
[illegible] زمانے کی مصیبتوں [illegible] باندھے رہتے ہیں [illegible] اسلام
[illegible] مخالف ہو رہے تھے) [illegible] آرام [illegible]
[illegible] اور [illegible] شریک [illegible]
[illegible] خوشنودی کے [illegible] آباد [illegible]
اور [illegible] کے دیباچے [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] معنی کی کلیاں [illegible] دیباچے کے الفاظ [illegible] (بقیہ)

اشتیاق نموده‌اند که انتظام مهام سلطنت [illegible] مستوفا در لواحت و هرگاه درینمعنی در طبقه سلاطین
[illegible] سلاطین بارگاه جبروت [illegible] سرآمد مفخر برکات و منبع حسنات حال و مآل فوائد بی‌حد و
[illegible] عاقبت آرام خواهند یافت [illegible]
[illegible] که بیکی همت حق [illegible] بادی [illegible]
جمیع سعادات [illegible] گذشته با اضافت بنی نوع همواره [illegible]
[illegible] وادی این وادی آن و الا [illegible]
[illegible] مراعات [illegible]
[illegible] اشتیاق داشته [illegible]
[illegible] میرزا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کوئی نئی شریف بات نہیں بتائی ہے کیونکہ اس پر دنیاوی سلسلے کا انتظام متعلق اور وابستہ ہے اور تمام بڑی جب کوئی بات
بادشاہوں کی جماعت میں زیادہ تر نگاہ فقرا کے سنون ہوں ظاہر ہو تو بیشک دنیا و آخرت کی رو سے برکتوں کا پھل
دیکھنے والا اور نیک نتیجے پیدا کرنے والی ہوگی اور ہزاروں انسان اور مخلوق خدا آرام کے گہوارے میں چین
کرے گی صلح کی شرطوں کے ظاہر کرنے اور اسباب دوستی کے نمایاں کرنے میں بہت احتیاط کرنی چاہیے تھی کیونکہ ہماری
خوش قسمتی سے ... سلطنت کی صحیح ... اس وقت تک ... بادشاہوں کے برخلاف ساری
... رہتے ہیں اور سب ... اس ... کے
... اس صورت میں ... تعلق ... اور ... کی طرف زیادہ
... کے لئے لازم ہے ... کہ ... کی جان
... کی امداد کرنے ... اپنے ...
[illegible] ... دنیا میں ... کے مقابلے پر ... نے
[illegible] ... اس کو امداد دی گئی اور شاہ ... جو ... کا
[illegible] ... اس وقت ... میں ... بیان ...
[illegible] ... کا نام ... کر کے اس کی
[illegible] ... اس ... کو ...
[illegible] ... کے سپرد
[illegible] ... کر کے ان ... اور ... فساد
[illegible] ... فساد پھیلا کر
[illegible] ... اس نے بھی ...
[illegible] ... آوارہ
[illegible] ... اور ... صلح کا ارادہ ہوا
[illegible] ... بادشاہوں ... کے لئے (باقی)

دست آویز چنین ساخته آمینی که مخالف مبانی دوستی باشد مذکور کرده اند حاشا امری که در خلوت سرای
دل نباشد پیشگاه زبان آورد باید و آنچه بطراز تقریر و تحریر بپیوندد عمل‌ها خلاف آن رود آنکه
آب و هوا و سیر و شکار این دیار خوش آمده بود چنان بخاطر میرسد که بصوبه دار الخلافه آگره نهضت فرمائیم
تا زمان ترانه‌ها نمایان بسته آید و آنکه تحریری رفته بود که به نسبت شاهرخ میرزا غباری در خاطر است موجب
تامل شد که هرگاه بر سر بواطن قدسیه فرمانروایان دارالشکوه که مطالع انوار الهی و مظاهر اطوار صفوت
و صفا اند غبار الکفا و کسران انطباع و استقرار نمی‌پذیرد از سائر طبقات چگونه قرار گیرد
علی الخصوص کسی که منشاء آن خردسالی و نادانی باشد چرا زلال عفو و صفح محو نگردد و آوازه خود کامی که مورد
تقصیرات نسبت باین دودمان الاسلام بمکافات آن سرگشته بادیه غربت شد چون پناه باینجانب آورد نقوش
ندامت از ناصیه حال و ظهور داشت دیگر دراینده شد و آنکه ایمائی رفته بود که اینجا بودن شاهرخ میرزا و
فرزندان محمد حکیم میرزا باین آستان دولت از آثار محبت آن نقاده دودمان مجد و اعتلاست چگونه در وجود
این منتسبان باینجانب آنچنان تصور نموده آید و آنکه بمقتضای محبت و یگانگی تفصیل فتوحات رقم
پذیر خامه اتحاد شده بود از اطلاع بر حسن نیت آن الاشرف خوشوقت شدیم و آنکه بمصحوب
مولانا حسینی نگاشته کلک محبت بود که فرزند عزیز بموجب خردسالی خواهشی چند که نه درخور او باشد
نموده است دل نگرانی دارد که مبادا غباری بر دامن محبت نشسته باشد و در استعدای آن تفصیلی رفته بود
قاصد پیشتر از در رود در اثنای راه در آب غرق رفت و مضمون معلوم نشد خاطر حق گزین ما از سنوح این واقعه تاسف
داشت روابط قرابت قدیم با ضوابط محبت جدید بدانگونه انتظام و التیام یافته است که با لغزش گرد
عبور غبار ملال بر دامن مصادقت نشیند فرزندان با پدران حقیقی ناز کنند میباشند خصوصاً با آنچه دستگاه
اگر با پدران مجازی نیز آئینی بظهور آید چه دور است سعادتمند فرزندی که رضا جوی پدر و جهت او
در نگهبانی این سررشته تکاپوی نماید همانا دلائل عهود و خرائف مواثیق که بذریعه ایلچیان کاردان مرة
بعد اخری قرار یافته در خاطر حق پسند مرتسم و منقش است و در رسم اسلام و آئین کرام اند برای ابقای
ارکان دوستی و تحقیق جامه حقیقت گزینان فتوت منش را عنصر عنبر آمیز آنی که نیست

قیام کرنے کی آپ سے باتیں لکھنے کا وسیلہ بنا کر چاہتی ہیں کہ دوستی کی بنیاد ڈالیں۔ کیونکہ مخالفت پر بیان کر دی ہیں ہماری شان
کے خلاف ہے کہ جو خیال دل کے اندر خواہش ہو زبان پر لائیں۔ اور جو کچھ تقریر و تحریر میں ہم آبا نے اس کے برخلاف عمل
کیا جائے۔ اگرچہ پنجاب کی آب و ہوا اور سیر و شکار ہم کو پسند آگئی تھی لیکن اب یہ خیال آتا ہے کہ دارالخلافہ آگرہ کی طرف
کوچ کر جائیں تاکہ بدگو اسیوں کی زبان بند ہو جائے۔ اور یہ بات جو آپ کے خط میں لکھی گئی تھی کہ شاہرخ مرزا کے بعض سابقہ
دشمنی تمہارے دل میں موجود ہے تامل کا باعث ہوئی کہ جس وقت بلند رتبہ بادشاہوں کے پاک دلوں میں جو خدائی
روشنیوں کے نکلنے کی جگہ اور صفائی و پاکیزگی کے ظاہر ہونے کی جگہ ہیں۔ برابر والوں اور ساتھیوں کی دشمنی دل میں
نہیں جمتی اور قرار نہیں پکڑتی تو اتفاقی باتوں اور انسانی گروہوں کی طرف سے کیونکر برقرار رہے گی خاص کر جب کہ وہ
دشمنی کہ مخالف کے پہنچنے اور نادانی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو۔ معافی نے کرا اور درگزر کر کے کیوں اس کو پانی کی طرح
نہ دھو دیا جائے۔ اور شاہرخ مرزا خود غرضی سے چونکہ تم جیسے بلند خاندان والے بادشاہ کے ساتھ باعث مذاکرہ ہوا تھا
اس کے بدلے میں مسافرت و پردیس کے جنگل میں آوارہ ہو گیا جب وہ ہماری طرف پناہ لینے آیا۔ اس کی پریشانی پر
شرمندگی کی علامتیں ظاہر تھیں اس لئے اس کو معافی دیدی گئی۔ اور آپ نے جو اپنے خط میں اشارہ کیا تھا کہ شاہرخ مرزا
والی بدخشاں اور محمد حکیم مرزا والی کابل کی اولاد کا ہمارے دربار میں پناہ لینا جن کے ساتھ آپ کی دشمنی ہے تم بزرگی
و بہتری کے خاندان کے خلاف کی محبت کی نشانیوں میں سے ہے (بطور طعنہ عبداللہ خاں نے اکبر کو کہا تھا کہ جو آپ نے
ہمارے دشمنوں کو پناہ دی ہے گویا کہ یہ آپکی ہمارے ساتھ محبت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے) تو ہمارے پاس
ان ہمارے خاص رشتے داروں کا آنا آپ کی اپنی دشمنی کی بنا پر کیوں خیال کیا جائے۔ اور محبت و دوستی کی بنا پر خیال اتحاد سے
جو اپنی فتحوں کی نسبت تحریر کی گئی تھی) ان فتوحات کو تم اپنے خاندان کی اچھی نیت والے نتیجوں میں سے شمار کر کے خوش
ہوئے اور وہ بات جو تم نے اپنے [illegible] کے بارہ میں تحریر کی تھی کہ اتالیق شیخ عبدالمومن خاں کے
پہنچنے کی وجہ سے کچھ خواہشیں کی ہیں جو اس کے لئے ضروری نہ تھیں۔ ایسا ہو کہ ان سے آپ کے دامن محبت پر داغ
پیدا ہو جائے اور اس بارے میں آپ نے اپنی چوری) معافی مانگی ہے۔ مگر افسوس ہمارے دربار میں پہنچنے سے پہلے راستہ
ہی میں پانی میں غرق ہو گیا اور اس خواہش کا مضمون معلوم نہ ہوا۔ ہمارا حق پسند دل سفیر کی اس مرگ ناگہانی سے
مرنے کی خبر سنکر رنجیدہ تھا۔ پرانی رشتے داری کے تعلقات اور محبت کے قاعدوں کے ساتھ کچھ اس طرح پر مسلسل ہے مرتب

دانکه مرحوم بود که لطیفه پور شهامت مدن احمد علی اتالیق موقوف است بوضوح پیوست حقیقت پدر و
کردن او جهان گذرانند بسمع شریف رسیده باشد که بعد از رخصت این امر از گریبها آمد بکذاتی
دانکه عالی بود اگر بمحفل قدسی رسیدی بسا اسرار سعادت و غوامض موافقت از زبان اسکوی
او معلوم است و الا گوهر چند هر اراده که کنون بضمیر صواب اندیش باشد از مکامن قوه بفعل
آورند و هر گونه معاونتی که لازمه فتشار دوستی بخاطر حقیقت طراز رسد ابلاغ نمایند که دران مساعی
مشکوره لوامع ظهور به بیدت الحمد که از عنفوان جلوس بر اورنگ فرمانروائی تا حال که منه عاشره
از قرن ثانی را داخل انکشاف صبح اقبال و مبداء ابتسام بهار اجلال ست انگلی نیت حق اساس
این نیازمند درگاه الهی آنست که اغراض خود منظور نداشتم هم واره در التیام و انتظام
چاپیار! کوشند و از میامن این کردار سعادت پر تو ممالک وسیع هندوستان که بر چندین فرمانروایان
ذوالاقتدار انقسام یافته بود در حیطه تصرف و احاطه اقتدار در آمده و تابعات امارت که در حال رفعت داخل
حصه و جهال منشا تارک استکبار و استجبار بر زمین اطاعت نیاز در ره راه مخالفت غیر مستقیم
درستی نیت راه اطاعت و ارادت مسلوک میدارند و طوایف انام سلطانی دیگر با وجود تباین اوضاع
و توافق اطوار روابط پیوند پیدا شد چون سخنان ولا دیر از نتایج درستی نیت دواعی تحقیق حسن
احوال تا اینجا کشید تا گذر بر برخی از نعم الهی نیابش ایزد و ستایش او را بتقدیم رسانیده و بر ذمه
یکجهتی را شادی آمده سپرده اند بر آئینه که انطباع پذیر اشراقات عالم تقدس مت مخفی محجوب نماند که
دریغ که دره و کوکب لا بصوب بارگاه پنجاب تعلق یافت اگرچه تحسین نظر بسیر و شکار را نمود و جود دارا
تسخیر ولایت دلگشای کشمیر که تا این زمان تمام سلاطین روزگار دران سرزمین که در استحکام و استحصان سیم
و عدیل ندارد و در نزهت و لطافت ضرب المثل نظارگیان و شعرا سپند بست رفته بود دنیز بکور باطن
بود که چهراه بیدادی حکام آنرا ایستاسع قدسیه سیده نیتا مملکت ساوی برادران نمره کیش نمایان
شهامت اندیش رساند که فرحتی آن ملک اندر احاطه تصرف در آورند اگرچه حکام آنجا در جنگ و
جدال تقصیر نکردند اما چون نیت حق اساس محض خیر بود باحسن وجوه مفتوح شد و هم دران سرزمین

بلکہ یہ بات ہے اور یہ بات جو تحریر کی گئی تھی کہ احمد علی ایلچی کے آنے پر بعض علتے جو توقف رکھے ہوئے ہیں بخوبی دافع
ہو گئی۔ پس جہان ناپائدار سے اس ایلچی کے رحلت کر جانے کی حقیقت آپ کے گوش گزار ہوئی ہوگی کہ ہم سے رخصت
ہونے کے بعد یہ خوفناک واقعہ پیش آیا وہ ایلچی نیک ذات اور واقف کار تھا۔ اگر آپ کے دربار شاہی میں پہنچتا تو تم
عالی خاندان کو بہت سے دوستانہ راز اور اتفاق کے نکتے اس کی سچی زبان سے معلوم ہوتے۔ دوستانہ خیال والے دلیں
جو ارادہ پوشیدہ ہو باطنی پوشیدگی سے عالم ظاہری میں لائیں۔ اور ہر طرح کی امداد کا خیال جو دوستانہ حالت کے لئے
لازمی ہے حق پسند دل میں پیدا ہو۔ اس سے ہم کو مطلع فرمائیں تاکہ اس کے انجام دینے میں قابل شکریہ کوششیں
ظاہر ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ تخت حکومت پر ابتدائے تخت نشینی کے زمانے سے لیکر اب تک کہ ۴۰ سال کی مدت میں
سے دسواں برس ہے اور صبح اقبال کے شگفتہ ہونے کا آغاز اور سرسبزی کی بہار کے [illegible] کی ابتدا ہے [illegible] سے
ہماری سچائی پر بنیاد رکھنے والی نیت یہ ہے کہ اپنی غرضوں کا دھیان کیے دائمی طور سے دنیا داروں کے انتظام اور
میل ملاپ میں کوشش کریں۔ اور اس عمل کی برکتوں سے ہر اتحاد کی روشنی دینے والا ہے ہندوستان کی بڑی
ساری حکومت جو بہت سے بلند مرتبہ حاکموں پر بٹی ہوئی تھی ہماری قدرت کے احاطے میں اور قبضے کے حلقے میں آگئی
اور انسانی گروہ جو پہلے پہاڑوں اور مضبوط قلعوں اور دشوار گزار مقامات پر دور دراز زبردستی کے سر کو
بغیر فرمانبرداری کی زمین پر جھکائے ہوئے مخالفت کا راستہ چلتے تھے۔ (اب ہماری درستی نیت کے سبب انکا
دم قوت کی راہ پر چلنے میں۔ اور لوگوں کی مختلف جماعتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ طرز معاشرت کے مخالف ہوتے
ہوئے اور باہمی دشمنی طرح کے نہ ملتے ہوئے) دوستانہ سلسلے ظاہر ہو گئے ہیں چونکہ درستی نیت اور [illegible] اعتبار اور
اچھے کاروبار کا تذکرہ ہوتے ہوتے سلسلۂ گفتگو یہاں تک آپہنچا ہے اس لئے ضرورتاً خدائی عنایات میں سے کسی قدر کشش
کے تذکرے سے (خدا کا شکر ہے اور منصف پروردگار کی تعریف ادا کرکے) دوستانہ طبیعت کو خوشنود کرتا ہوں۔ تا کہ
آئینے جیسے دل پر جو عالم قدسی کی روشنیوں سے اثر پذیر ہے پنہاں اور پوشیدہ نہ رہے کہ اس زمانے میں جب کہ زمانہ
سواری کو ممالک پنجاب کی طرف آنے کا اتفاق ہوا۔ اگرچہ پہلے پہل تو [illegible] میں سیر و شکار کا خیال کیا تھا لیکن
کشمیر کے دلکش صوبہ کا فتح کرنا (چونکہ دنیا بھر کے بادشاہوں کے قدم اس وقت تک اس ملک میں جو خوشحالی اور
پسندیدگی میں مثل و نظیر نہیں رکھتا اور سیر کرنے والے مشہور پسندوں میں ممتاز [illegible] سے (باقی)

خجسته آئین که از عطیات مجددهٔ الٰهی بود رسیده شکر پروردگار بجا آوردیم و نیز چون سیر و شکار کابل و
گلگشت آن عشرت سرای مانوس طبعی بود تا اقصای کوهستان کشمیر و تبت سیر نموده و نوادر آن نگارستان
صنع الٰهی را بچشم عبرت بین نظاره کرده از راه ولایت پگلی و دمتور که از تصادم جبال و تراکم گریوه
و مغاک بجدیست که افکار آسمان سیر و اوهام بلندی پیمای جیوبرا ناب طریق باکله دشوار سپارند
جریده به عرصهٔ دلنشین کابل رسیده شد و نیز از مکنونات خاطر حق پرست آن بود که عالم نخشه را که
غربی مملکت ره فزون بر ساحل دریای شور است و به زیر دستان آن مرز بود در راه معدلت
نمی سپرد نخستین بفصل هوش افزا فرموده بشاهراه فرمانبرداری رهنمون گردد اگر از ناساعدی
بخت گوش نصیحت نیوش نداشته باشد آن ولایت را که مملکتی ست وسیع و ولایتیست آبادان بیکی
از دادگران فرمان پذیر سپرده آید چون عقل صلاح اندیش و دیدهٔ دوربین و گوش شنوا نداشت و
داستان موعظت را افسانه انگاشته از بادهٔ خودکامی سررشتهٔ هوشمندی گسیخت لشکری شایسته بآن
ناحیت فرستادیم و تا قریب دو سال بهادران اخلاص مند در هرگونه قطره و تردد اهتمام نموده
چه در دریا و چه در صحرا اقسام جنگ و جدل کرده چون همگی نیت حق پذیر بر رفاهیت عالمیان بود همه
جا نصرت و فیروزمندی قرین حال فرخنده مآل آن گروه عقیدت گشت و از آنجا که آئین
قدیم ست که کار معامله نشناسان کوتاه بین تباه گردد حاکم آنجا را شکست بر شکست افتاد
چون در نهاد او مایهٔ سعادت بود بزینهار روبیان اولیای دولت در آمد و تمامی آن مملکت
وسیع و قلاع آن دیار بداخل ممالک محروسه شد و با آنکه چندین جنگ و جدل کرده بود و بعد
از آنکه بخدمت مشرف شد از ناصیهٔ احوال او نقوش سعادتمندی فرا گرفته باز آن ملک را
که بجنگ عظیم بدست آمده بود باو مکرمت نمودیم و نیز از مطویات ضمیر صواب اندیش تنبیه و
تادیب نغانانغ خوش پیست بهایم سیرت که از مور و ملخ بیش بودند و در جبال حصینه سواد بجور و تیراه
مساکن ساخته همواره متعرض قوافل راه توران میشدند آن نیز بمقتضای عدالت صورت شایسته
پذیرفت اکثری حلقهٔ عدالت و انقیاد در گوش هوش کشیدند و گروهی از آن قطاع الطریق

جو خدا کی جدید بخششوں میں سے تھی ہم نے بھی جا کر شکر خدا ادا کیا۔ اور چونکہ کابل کو دیکھنا اور شکار کھیلنا اور اس عشرت خانے کی سیر کرنا ہمارے لئے طبعی طور سے مانوس تھا کشمیر و تبت کے آخری پہاڑی سلسلے تک کی سیر کر کے اور اس قدرت خدا کے نمائش خانے کو نصیحت اختیار کرنے والی نظر سے دیکھا۔ پگلی اور دمنو کے راستے سے (کہ پہاڑوں کا ٹکرانا اور گڑھوں اور ٹیلوں کا رکاوٹ پیدا کرنا یہاں تک بڑھا ہوا ہے۔ کہ آسمان کو عبور کرنے والے خیالات اور عرش پر گذرنے والے تفکرات اس خوفناک راستے سے عبور کرنے کو دشوار جانتے ہیں۔ تن تنہا کابل کے دل پسند میدان میں جا پہنچے۔ اور حق پرست دل رازوں میں ایک راز یہ بھی تھا کہ حاکم ٹھٹھہ کو (جو مغرب کی طرف دریائے شور کے کنارے پہ دن بدن بڑھنے والا علاقہ ہے۔ اور باوجود اس کے وہ خود اس ملک کے باشندوں اور رعایا کے ساتھ انصاف کا راستہ اختیار نہیں کرتا) عقل کی بڑھانے والی نصیحتیں فرما کر فرماں برداری کے راستے پر رہنمائی کروں اگر بد اقبالی سے نصیحت سننے والے کان نہ رکھتا ہو تو اس ملک کو جو ایک بڑی سلطنت ہے اور سرسبز علاقہ ہے زبان بجاد نصیحت ماتحتوں میں سے کسی ایک کو دیدیا جائے چونکہ بہتری کو خیال میں لانے والی عقل اور تجربے کار آنکھ اور نصیحت سننے والے کان نہ رکھتا تھا۔ وعظ و نصیحت کے تذکرے کو قصہ سمجھا اور خود غرضی کی شراب (پی کر) دانائی کے سلسلے کو توڑ ڈالا۔ ہم نے بھی واقف کار فوج اس طرف روانہ کی محبت کرنے والے بہادروں نے تقریبا دو برس تک ہر قسم کی محنت و کوشش سے تیاری کی۔ اور دریا کے موقعہ پر دریائی اور میدان کے مقام پر میدانی لڑائی لڑی چونکہ ہماری حق پسند نیت بالکل دنیا والوں کی خیرخواہی پر وابستہ تھی ہر موقعہ پر فتح و نصرت آئی اعتقاد کی طبیعت رکھنے والے اور مبارک انجام والے گروہ کی حالت کے نزدیک ہوئی۔ اور جیسا کہ پرانا طریقہ ہے کہ کم فہم اور نا تجربے کار دنیا کا کام بگڑ جایا کرتا ہے ٹھٹھہ کے حاکم کو بھی شکست پر شکست حاصل ہوئی۔ چونکہ اس کی ذات میں سعادتمندی باقی تھی۔ شاہی ملکوں کی پناہ اور وعدے پر چلا آیا۔ اور وہ تمام بڑی ساری سلطنت وہاں کے ضلعوں سمیت شاہی تصرف میں داخل ہو گئی۔ اور اگرچہ اس نے اتنی لڑائی بھڑائی کی تھی۔ لیکن جب وقت سے کہ ہمارے سامنے آیا اس کے حالات کی پیشانی سے سعادتمندی کی علامتیں پا کر پھر وہی ملک جو بڑی بھاری لڑائی سے ملا تھا اسی کو بخشدیا۔ اور چونکہ دلی درست خیالات میں سے ایک خیال یہ بھی تھا کہ جیوانوں جیسی طبیعت رکھنے والے اور جنگلیوں جیسی عادت رکھنے والے پٹھانوں کو سزا دیجائے اور تنبیہ کی جائے جن کی تعداد چیونٹیوں سے (بقیہ)

که بکار شقاوت و انحراف در دماغ آنها پیچیده بود پایمال پیلان کوه هیبت شده بسیاری
بچنگال سطوت قهر الهی اسیر شده بفروخت رفتند و نیز از مکنونات بطون حقیقت شئون اصلاح و
افلاح بلوچان به نهاده بود که پیوسته در خون و در جای انحراف و اطاعت نهاده بر بادیه
بیابان ایران راه میگرفتند و تجار افغانان تمام متأذی اکثری شهرهای خداداد بیگ و ... مایه
سیاحت آن هم بستوده و پسند تعقل است و هر گونه صورت ... هر که بتجمل صمیم حقیقی بود توفیق ازاله
بر منصه ظهور جلوه نما شد و از برکات نیک نیتی با آنکه رایات اقبال در پنجاب بود سلطان مظفر
گجراتی که با چهل هزار کس در نواحی ... مجاهدان ... گرفتار آمد و جمیع سرکشان و گردن فرازان
آن دیار زنار جواسته تماشه خراج ... کشید و از بدایع سوانح آنکه در بنگاله ... و در آن او
ببهبه خلافت ... را خود کشته و بهانه ... پنهان بود که خاطر ... در ... آمدی و ... الهی
لاخانه تمام دارد و بغالب آن بود که چون در پیشگاه ... آورده بسلامت ... تمام ... زمان
بیکار طلب سومنات مشهور ... و سایر ولایت سورته که جنوب رویه بر ساحل دریای ... است
در تصرف در آمد و نیز برهان الملک برادر نظام الملک حاکم ولایت دکن ... و از حوادث
روزگار پناه باینجانب آورده بود و ... بلاد ... میر سید ادرا
بعواطف جلیله ... فرموده تسخیر دکن را موقوف داشته بود که چون خبر طغیان و ستم رسید ... را
رسید امرای ولایت مالوه و خاندیس حکم والا را کاربند شده برهان الملک را حکومت آن
ولایت داده معاودت نمودند چون کوتاه حوصله بود نتاب باده مردم آزمائی نیاورده
... استقلال زد از آنجا که بر مسلک ناسپاسی شتافتن استیصال خویش ... است
اندک زمانی اثری از وی و از فرزندان او نماند ... سران آن دیار ... آن ... را
برداشته نخوت آرای شدند بتائیدات ایزدی عساکر ظفر طراز بسرکردگی غره ناصیه اقبال
قره باصره دولت و اجلال فرزند سعادتمند سلطان مراد رخصت فرمودیم بسیاری آن
ملک و ... را که هندوستان ... در حوزه تصرف در آوردند و نیز ...

دلوں کے دماغ میں سرکشی اور بغاوت کے خیالات سمائے ہوئے تھے۔ پہاڑ جیسے ڈراونے ہاتھیوں سے روندے
گئے۔ اور بہت سے افغان شاہی یا خدائی زبردست دبدبے کی رسی میں قید ہو کر پھانسی لٹکائے گئے اور حقیقت دل
کی پوشیدہ باتوں میں بدذات بلوچیوں کی آزادی اور بدمستی کا خیال بھی تھا جو ہمیشہ یا تو ہمارے خوف کے مارے
یا سرکشی کے پہلو کو اختیار کر کے یا بعض پوری اطاعت ظاہر کر کے ایرانی مسافروں کے راستے بند کر لیتے تھے۔
اور لوٹ مار کا عدول نام رکھا بہت سے خدا کے بندوں کو مفلس اور بے سروسامان بنا دیتے تھے۔ یہ خیال بھی
دل پسند طریقے سے پورا ہو گیا۔ اور جس طرح کی دل پذیر صورت دل آئینے میں پوشیدہ تھی۔ اس سے بھی بڑھ کر
ظاہر بھی نمایاں ہوئی۔ اور اگرچہ شاہی سواری پنجاب میں تھی مگر نیک نیتی کی برکتوں کے سبب سے سلطان
مظفر گجراتی جو چالیس ہزار لوگوں کو ہمراہ لے کر مغرورانہ دعویٰ کیا کرتا تھا۔ فتح مند جوانمردوں کی کوشش سے گرفتار
ہو گیا۔ اور اس علاقے کے سارے مغروروں اور سرکشوں نے پناہ مانگ کر مصولی زین کندھے پر اٹھایا یعنی
فرمانبرداری قبول کی اور عجیب واقعات میں سے یہ واقعہ ہے کہ جب اس کو دربار شاہی کی طرف گرفتار کر کے
لایا جا رہا تھا خودکشی کر لی۔ اور واقعی مصلحت خدا اسی میں تھی کیونکہ ہمارا محبت پسند دل قتل انسانی اور ظلم
بنیاد گرانے پر پوری پوری رعایت برتتا ہے۔ اور یہ ضروری تھا کہ جب لوگ بالک اس کو سامنے لاتے تو وہ زندہ
بچ جاتا۔ اور یہ بھی ہوا کہ سنگھو بہادروں کے اہتمام سے سورٹھ کا شہر جو اب جوناگڈھ کے نام سے مشہور ہے اور
تمام سورٹھ کا علاقہ جو دریائے عمان کے جنوبی ساحل پر واقع ہے قبضہ شاہی میں آگیا اور برہان الملک نظام الملک
کا بھائی جو دکن کے بڑے صوبے کا مالک تھا۔ اور زمانے کی مصیبتوں سے (تنگ ہو کر) ہماری پناہ میں آیا تھا
جب تک کہ صوبہ دکن کے شہروں کی خبر عدل و انصاف شاہی حق پسند کانوں میں پہنچتی رہی اس وقت تک
اس کو بیٹا پر بانیوں کی طرف متوجہ کر کے فتح دکن کو موقوف رکھ چھوڑا تھا۔ جب سرکشی کی اور رعیت پر ظلم کرنے
کی خبر پہنچی۔ صوبہ مالوہ اور صوبہ خاندیس کے امیر حکم شاہی پر عمل درآمد کر کے اور برہان الملک کو اس صوبے
کی حکومت دے کر واپس چلے آئے۔ چونکہ برہان الملک کم ہمت تھا وہ اس شراب کے نشے کو نہ سہار سکا (جو انسان
کی آزمائش کے لئے پلائی جاتی ہے) خود مختاری کا دعویٰ کیا چونکہ ناشکر گزاری کے راستے پر چلنا اپنے کو برباد کرنا
ہے تھوڑے دنوں میں اس کا اور اس کی اولاد کا نام و نشان بھی نہ رہا۔ اور صوبہ دکن کے سردار (بقیہ صفحہ

در اقصای بلاد شرقیه ولایت وسیع اوڑیسه که متصل بدریای شور است تسخیر نمودند و چندین هزار سپاهی امان یافته در سلک ملازمان عتبهٔ خلافت در آمدند چون تعداد نعمای ایزدی واستنانی در ازست برای انبساط خاطر آن عظمت دستگاه بهمین قدر بسند نموده بر دیباچهٔ اعلان می نگارد که چون مولانا حسینی بملازمت استسعاد یافت در ان نزدیکی بکارپردازان اشغال سلطنت اشارت شد که بزودی رخصت ارزانی دارند درین اثنا چندی از واژگونی بخت در عرصهٔ دلنشین کشمیر آغاز فتنه و فساد نموده با دولت خدا داد دم مخالفت ومنازعت زدند موکب اقبال با جمعی از مقربان بساط عشرت برسم شکار بر آمده بر مظاهر قدرت ایزدی چشم عبرت بین کشوده بود که آن شورش مسموع شد با وجود طغیان باد و باران بطریق ایلغار متوجه شدیم پیشتر از آنکه غازیان نصرت مند قطع کریوه ها نموده بآن ملک در آیند بعضی از سعادت اندوزان حقیقت مند که بحسب ضرورت در ان جمع فان بی تمیزی افتاده بودند قابو یافته سر گروه آنها آوردند چون موکب جلال نزدیک شده بود مجدداً بآن باغستان بهشت نشان عبور افتاده و بر آن گل زمین فیض بخش استلذاذ صوری و معنوی نموده فرستادن ایلچی در تعویق ماند چون رایات همایون مراجعت نموده در اثنای راه خبر واقعهٔ مولانا حسینی رسید که بابتلای امتلا در گذشت موجب مزید تاسف گشت بنا بران بعضی سخنان محبت افزا بسلالة الاولیاء العظام و خلاصة الاصفیاء الکرام خواجه اشرف که از قدیمان این دودمان والاست گفته فرستاده شد تا همه حقیقت حال را مشهود ضمیر انور گرداند و هم مبین روابط عهود و مواثیق که بوسائل رسل و رسائل تعیین و ترصیص یافته بود گردد و ترصد از جلائل مآثر محبت و یگانگی آنکه پیوسته بمژده های مسرت افزا حدیقهٔ باطن را طراوت بخشند

بعبدالله خان اوزبک قیمه زدیاد اتحاد

مرقوم شد رابطهٔ خلت و صفا واسطهٔ محبت و ولا یعنی کلام مصافات پیام موالات التیام که در مطاوی رقیمهٔ کریمهٔ فحاوی نمیقهٔ انیقه عالی مرتبت و معالی منقبت سلطنت و ابهت پناه رفعت و شوکت دستگاه فارس مضمار شهامت و ایالت مرتقی مدارج نصفت و عدالت نقاوهٔ دودمان عزت و علا عمادهٔ خاندان مجد و اعتلا مطرح اشعهٔ بوارق الهی مجلی انوار شوارق آگاهی

بہا بھاری ملک جو دریائے شور کے نزدیک ہے فتح کر لیا۔ اور ہزاروں سپاہی پناہ مانگ کر تخت شاہی کے ملازمین کی
شمار میں آگئے۔ چونکہ خداوند عالم کی نعمتوں کا گننا بڑا بھاری تذکرہ ہے۔ اس لئے تم بلند مرتبہ کی دلی خواہش کے لئے
اتنا ہی کافی سمجھا اور شروع اظہار میں یہ بھی تحریر کرتا ہوں۔ کہ جب مولانا حسینی ملازمت شاہی میں سربلند ہوا
(حاضر دربار ہوا) تو انہی دنوں میں سلطنت کے کاروبار کے ذمے واروں کو اشارہ کیا گیا۔ کہ اس آپ کے
ایلچی کو جلدی سے رخصت کر دیا جائے۔ کہ اسی زمانے میں تھوڑے دنوں کے لئے بد اقبالی سے کشمیر کے دلکشا [illegible]
میں فتنہ و فساد کی ابتدا ہو گئی۔ ہماری خداداد سلطنت کے سامنے (کشمیریوں نے) بگڑنے اور لڑنے کا دعویٰ کیا۔
شاہی سواری (بذات خاص) عیش و عشرت کے تخت کے نزدیک رہنے والوں کی ایک جماعت کے ساتھ شکار کھیلنے
کے لئے نکل کر قدرت خدا کے مقامات عجیبہ کے نظارہ کے لئے عبرت میں نظر کھولے ہوئے تھی۔ کہ شورش کشمیر گزارش گزار
ہوئی۔ باوجود ہوا اور بارش کی کثرت کے ہم ڈبل مارچ کرتے ہوئے اس طرف روانہ ہوئے۔ اس سے پہلے کہ فتنہ
بہادر ٹیلوں کو طے کر کے کشمیر میں داخل ہوں۔ بعض خیر خواہ شاہی اقبالمند (جو مصلحت وقت دیکھ کر اس طوفان
بے تمیزی میں (بظاہر شریک ہو گئے تھے) موقعہ پا کر ان بدمعاشوں کے سردار کا سر (کاٹ کر) لے آئے۔ چونکہ
افواج شاہی نزدیک پہنچ گئی تھی۔ اس سبب سے اس بے خزاں باغ یعنی کشمیر میں گزر ہوا۔ اور اس فیض بخش قطعہ
زمین پر ظاہری اور باطنی لذت حاصل کی۔ ان وجوہات سے ایلچی کے رخصت کرنے میں تاخیر پیدا ہو گئی۔ جب شاہی
سواری واپس ہوئی۔ تو راستہ ہی میں مولانا حسینی کے گزر جانے کی خبر معلوم ہوئی کہ زیادہ کھا جانے والی بیماری
یعنی ہیضے سے مر گیا جو زیادہ افسوس کا باعث ہوا۔ اس لئے کچھ باتیں محبت و اخلاص کو بڑھانے والی (خلاصہ
خاندان اولیائے عظام و برگزیدگان کرام) خواجہ اشرف کی معرفت (جو ہمارے خاندانی نوکر کے پرانے غلاموں
میں سے ہے) لکھ کر بھیجی جاتی ہیں۔ تاکہ سارے سچے واقعات ضمیر نور جناب پر واضح گردد۔ اور عہد و پیمان باہمی
کے سلسلے بھی (جو خط و کتابت کے ذریعہ سے مستحکم اور مستقل ہو چکے تھے) روشن ہو جائیں۔ محبت و اخلاص کی بڑی
علامتوں کی وجہ سے یہ امید کی جاتی ہے کہ ہمیشہ خوشی بڑھانے والی خبروں سے دلی تیاری کو ظاہر کرتے رہیں گے
عبداللہ خاں اوزبک کے نام محبت بڑھانے والا خط لکھا گیا۔ بزرگی اور دوستی کا سلسلہ محبت اور
پیار کا ذریعہ یعنی دوستانہ میل جلد بڑھانے والا) بارہی یہ خانی کا پیغام لانے والا [illegible] (بقیہ)

مشید ارکان شجاعت و حشمت مجمع محاسن بسالت و عظمت مسند نشین محفل عز و اقبال صدر آرای
بارگاه جاه و جلال الفائز من مبادی الفطرة بمعالی الهمم المتخلص بیامن العزیمة بجلائل النعم قطعه

گوهر افزای نگین و تیغ عبدالله خان — آنکه تیغش برده از آئینهٔ امید زنگ
اشهب اورا بمیدان تهور کار شیر — ادهم اورا بدریای وغا کام نهنگ

لازالت ارکان محبته مشیدة بالدوام و دعائم دولته موسسة بحسن الانتظام مندرج و مندمج بود
و نسبت قرابت و محبت سابقه را تاکیدی و تشییدی و قواعد صداقت صمیمی را تمهیدی رفته بود و بظهور پیوست
صورت صفای خاطر و مضمر انجلای باطن ظاهر شد مبانی یکجهتی و یگانگی استحکام پذیرفت و قوائم دوستی
و یکتا دلی استقامت گرفت بر مرآت ضمیر انور و خاطر ضیا گستر که از اشراقات عالم قدس الهامات عالم
انس انطباع می پذیرد مخفی و محتجب نماند که از ابتدای جلوس بر اورنگ جهانبانی تا حال
که مبادی قرن ثانی ست بمساعدت توفیق ازلی و معاضدت تائید سماوی در خاطر حق پرست
چنان جلوهٔ نمایش داده که مقصود از سلطنت و فرمانروائی و ابهت و کشورکشائی تقدیم
مراسم شبانی و اقدام بر لوازم پاسبانی ست نه جمع مال و منال کردن و در حظوظ نفسانی و تلذذات
جسمانی فرو رفتن لهذا طریق سلوک طریق این نیازمند درگاه الهی با دوست و دشمن و
خویش و بیگانه بغیر از مدارات و مواسات و معاطفت و مماسات امری دیگر نبوده و همواره خاطر
در ترفیه احوال و آسودگی اوضاع عموم خلائق و جمهور انام مصروف ست و عنان توجه
باطن باین مقصد بلند و مطلب ارجمند معطوف حق جل و علی شاهد است و کفی بالله شهیدا که
تسخیر و تفتیح ممالک هندوستان که مساحان ربع مسکون و سیاحان کوه و هامون سواد اعظم
و چهار دانگ عالم تشخیص کرده اند و از سه طرف بدریای محیط اتصال دارد بمقتضای
هوا و هوس نبوده است بل پیش نهاد همت غیر از رعایت ملهوفان و حمایت مظلومان امری
دیگر ملحوظ نگشته و ازین ست که بهر سمت همایون بهر جا که آورد دولت و اقبال بعزم استقبال
پیش آمد و عنان عزیمت مبارک بهر جا که معطوف داشت فتح و نصرت بطریق استعجال اتصال

بلند کنندۂ ارکان شجاعت و شوکت بنا نہندۂ بنیاد دولت و عظمت مسند نشین محفل عزت و اقبال صدر آرائے بارگاہ
جاہ و جلال جو بلند ارادوں میں ابتدائے پیدائش سے مقصد رہے۔ اور جو کامیابی کی برکتوں سے اعلیٰ نعمتوں
پر مخصوص کیا گیا ہے۔ قطعہ عبد اللہ خان تلوار اور مہر کو زینت دینے والا جس کی شمشیر نے امید کے آئینے سے زنگ کو
صاف کر دیا ہے (۲) ممدوح کا سبزہ گھوڑا بہادری کے میدان میں شیر کا کام دیتا ہے۔ اور کشتی گھوڑا لڑائی کے دریا
میں مگرمچھ کا حلق بن جاتا ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ اس کی محبت کے ارکان بلند رہیں۔ اور اس کی سلطنت کے ستون جس
استقامت سے مضبوط کئے جائیں (کی طرف سے) درج اور شامل تھا۔ اور جس میں قرابت داری کے لئے تائید اور یکدلی
محبت کی مضبوطی اور یکجائی کے پکے قاعدوں کی ابتدا کی گئی تھی ظاہر ہوا۔ جو دلی صفائی کا نتیجہ دینے والا اور ظاہری و
باطنی روشنی کا فائدہ دینے والا ہوا۔ اتفاق اور یگانگت کی بنیادیں پکی ہو گئیں۔ اور یک دلی اور دوستی کے مقدمات محکم
ہو گئے۔ روشن دلی کے آئینے پر اور نور پھیلانے والے قلب پر جو عالم ارواح کی روشنیوں سے اور محبت کی نشانات والے
الہاموں سے اثر قبول کرتا ہے پوشیدہ اور پنہاں نہ رہے۔ کہ تخت شاہی کی تخت نشینی کے زمانے سے لیکر اب تک جبکہ
دوسرے قرن کی ابتدا ہے (ایک قرن سے مراد ۳۰ سال ہوتے ہیں یعنی پہلے ۳۰ ختم ہو چکے اور دوسرے قرن کی ابتدا
ہے) خداوندی عنایت خدا کے اور آسمانی تائید کے سہارے سے ہمارے حق پرست جی پر ایسا جلوہ گر ہوتا رہا ہے۔ کہ
سلطنت و حکومت اور شان شوکت سے اور ملکوں کو فتح کرنے سے جہانبانی کے قاعدوں کا پورا کرنا اور
نگہبانی کے اسباب پر عمل درآمد کرنا مقصود ہے۔ (حسن دولت اکٹھا کرنا۔ اور نفسانی خواہشوں اور جسمانی
لذتوں میں مصروف ہونا مراد نہیں ہے)۔ اس لئے مجھ درگاہ خدا کے نیازمند کا بھلائی درآمد کرنے کا اور نیکی کی راہ
پر چلنے کا طریقہ۔ دوست اور دشمن اور اپنے اور پرائے کے ساتھ آؤ بھگت خاطر تواضع عنایت و مہربانی اور رفاہ
و خیر خواہی کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اور ہمارا دل ہمیشہ سے عام مخلوقات اور ساری خلقت کے اوضاع و
اطوار کی آسودگی اور ان کے حالات کی درستی میں لگا ہوا ہے۔ اور باطنی توجہ کی باگ اس بلند مقصد اور اعلیٰ
مطلب کی طرف پھیری ہوئی ہے۔ خدائے بزرگ و برتر گواہ ہے اور اسی کا گواہ ہونا کافی ہے۔ کہ ہندوستانی
ملکوں کا فتح کرنا اور زیر کرنا جس کو بسنے زمین کے ناپنے والوں نے اور جنگل و میدان کے پھرنے
والوں نے اکیلا اقلیم اور دنیا کا چہارم حصہ تجویز کیا ہے۔ اور جس کے تین بڑے مسلے متوسط ملے ہوئے ہیں)

نمود هرگاه که شیمهٔ قویمه و سجیهٔ مرضیهٔ ما با سائر عباد الله چنین باشد بال سلطنت و دستگاه که از
عهده تائید یافتگان درگاه کبریای الهی اند و معتقد امر رابطه آشنائی جانبین ضوابط محبت فیمابین
متحقق و متمکن ست و قرابت قریبه سابقه بضمیمه نسبت لاحقه شده باشد و بر هوشمندان حق شناس
ظاهر ست که یکی ازین روابط در التیام محبت و ولا کافیست فکیف که اینهمه دواعی جمع شده باشد غیر از
دوستی و یکجهتی منظور نظر حق بین حقیقت آئین نخواهد بود و پیداست که میامن برکات این موافقت
و موالات وسیله انتظام احوال عالم و عالمیان و نظام اوضاع جهان و جهانیان خواهد شد
اینکه در وادی سوانح ارسال رسل و رسائل مرقوم شده بود هر چند در نظر عقل دوربین سخن
در آن باب ناکردن ترجیح بر سخن کردن داشت اما اغماض از آن وادی در رنگ تطویل کلام
در آن مقام نا ملائم پنداشته باین قطعه که از اجله و اکابر دین منقول ست اکتفا نمود قطعه
قیل ان الاله ذو ولد * قیل ان الرسول قد کهنا * ما نجا الله و الرسول معا * من لسان الوری
فکیف انا * الحمد لله که از بدو انکشاف صبح ایجاد و تکوین و ظهور شعشعه نیر سلطنت سعادت قرین
همواره مطمح نظر منهج قویم ملت و دین و مسالک مستقیم حق و یقین بوده لاجرم بموجب الملک و الدین
توامان ارتقای مدارج سلطنت همایون و اعتلای اعلام دولت روزافزون بکمال بیداری
ارا لیلی تا طلوع و تجلی ساطع ست الله تعالی همگنان را در مرضیات خویش راسخ دم و ثابت
قدم دارا د و چون جوامع همم سلاطین عدالت انتما که صدر نشینان اریکه حضور اند آنست
که کافه خلائق و جمهور برایا که بدائع ودائع حضرت صمدیت اند در مهاد امن و امان بوده در لوازم
عبادات الهی و مراسم معاش خیرخواهی جهد بلیغ نمایند بنا بر آن در سر حدت ترتیب و انتظام این
ممالک وسیع فسیح که بعض چندین سلاطین عالیمقدار و حکام ذوی الاقتدار بود سعی مبذول و بعنایت
ایزدی که شامل حال این نیازمند درگاه الهی بوده از سر انجام مهام این ممالک فراغ کلی دست دا-
امکنه و جبال که از زمان طلوع نیر اسلام الی هذه الایام حوافر خیول سلاطین کشورکشا و لمعات
سیوف خواقین فرمانروا پیرامون آن نگردیده بود مساکن و مواطن اهل ایمان شد و کنائس

جسوقت کہ ہماری سچی عادت اور پسندیدہ خصلت سارے بندگان خدا کے ساتھ اس روش کی ہو تم جیسے سلطنت پر قابو یافتہ کے ساتھ (کہ خدائی درگاہ کے عمدہ تائید یافتہ لوگوں میں سے ہو) - اور ساتھ ہی دونوں طرف سے دوستانہ سلسلے اور باہمی محبت کے قاعدے صاف اور مستحکم ہیں پہلی قریب کی رشتے داری۔ (وہ رشتے داری یہ تھی کہ قراچار اور چنگیز خاں دونوں چچیرے بھائی تھے۔ اکبر قراچار کی اولاد سے ہے - اور عبداللہ خاں اور نک چنگیز خاں کی نسل سے ہے) موجودہ تعلقات میں شامل ہو گئی ہو - تو حق شناس داناؤں پر ظاہر ہے کہ ان سلسلوں میں سے ایک سلسلہ محبت و دوستی کے میل ملاپ کے لیے کافی ہے خاص کر جب کہ اتنے اسباب اکٹھے ہو گئے ہوں) حقیقت کا طریقہ رکھنے والی سچائی کو دیکھنے والی نظر میں سوائے دوستی اور ملاپ کے اور کچھ منظور نہ ہوگا - اور ظاہر ہے کہ اس دوستی و ملاپ کی برکتیں دنیا اور دنیا والوں کے انتظام حال کا وسیلہ اور جہان و جہان والوں کے انتظام معاشرت کا سبب ہونگی (عبداللہ خاں اوزبک نے جب یہ سنا کہ اکبر نے ایک نیا مذہب گھڑ لیا ہے جس کا نام دین الٰہی ہے تو اس نے خط و کتابت بند کرنے کے لیے لکھ دیا تھا ابو الفضل اس کی صفائی کرتا ہے اور ٹالتا ہے بقول اشارتاً آپ کے خط میں باہمی خط و کتابت کے میدان کو بند کرنے اور روکنے کے لیے جو تحریر کیا گیا تھا - اگرچہ دوربین عقل کی نظر اس بارے میں بولنے کی نسبت خاموش رہنے کو مناسب سمجھتی ہے لیکن اس موقعہ پر اس باب میں چشم پوشی کرنا ایسے چھوٹے جواب کی صورت میں تو ناموزون تھا۔ یہ مختصر سا قطعہ جواباً کافی ہے جو مذہبی بزرگوں اور بڑوں سے نقل کیا گیا ہے۔ قطعہ۔ کہا گیا ہے کہ بیشک خدا صاحب اولاد ہے (یعنی عیسیٰ کو فرزند بتایا گیا ہے) اور رسول خدا کے لئے کہا گیا ہے کہ واقعی وہ (جادوگر یا کاہن ہے (جو جنات اور شیطانوں کو قابو میں کرکے خبریں منگواتا ہے عرب کے کفاروں کا قول تھا) (۲) جب کہ خدا اور رسولؐ دونوں نے خلقت کی زبان سے نجات نہ پائی پھر ہم کیونکر بچ سکتے ہیں۔ شکر خدا ہے کہ پیدائش و ایجاد کی صبح صادق کے ظاہر ہونے کے وقت سے اور اقبالمند کوکب شاہی کے چمکنے کے ابتدائی زمانے سے (لیکر اب تک) مذہب و دین اسلام کا سیدھا راستہ اور حق و یقین کی راہ مستقیم پیش نظر رہی ہے۔ اس قول کے بموجب (جو ابو البقا اردشیر بابکان کا مقولہ ہے) کہ ملک اور مذہب دو جڑواں بچے ہیں۔ (جو اکثر صحت و مرض میں شریک ہوتے ہیں) سلطنت مبارکہ کے درجوں کی بلندی اور دولت افزا بادشاہت کے جھنڈوں کا اونچا ہونا ہماری انتہائی دینداری کی مستقل دلیل و روشن حجت ہے (بقیہ)

ومعابد اهل کفر و ضلال مساجد طاعت و مشاعر عبادت ارباب یقین گردید الحمد لله تقدس و
تعالی آنچنان که دل میخواست انتظام و التیام یافت و حسب المدعا سامان و سر انجام
پذیرفت جمیع سرداران و گردن کشان از جنود هند و غیرهم حلقهٔ اطاعت بگوش اعتقاد
کشیده داخل عساکر نصرت مآثر شدند و طوائف انام را باهم ارتباط و انضباط تمام دست داد
و ما نیز بمصداق احسن کما احسن الله الیک همگی توجه به تمهید قواعد رأفت و تأسیس مبانی نصفت
و اشاعت انوار عاطفت مبذول داشته حدائق امانی و آمال ایشان را از رشحات
سحاب مکرمت و احسان و قطرات مطرات فضل و امتنان تازه و سرسبز میداریم و پیش نهاد
همت خاطر فیاض آن بوده است که چون ازین مهمات فراغ کلی دست دهد بمدد عنایت الهی
و هدایت ازلی کفار فرنگ که در جزائر دریای شور آمده سر بشور انگیزی بر آورده اند و دست
تعدی بر زائران حرمین شریفین زادهما الله شرفا دراز کرده و جمعی کثیر انبوه گشته سنگ
راه زائر و تاجر شده اند خود بتوفیق ایزدی متوجه شده آن راه را از خار و خس پاک سازد
لیکن چون شنیده میشود که بعضی از امرای عراق نسبت بوالی خود در مقام اختلاف شده
از عروه وثقا و حسن عقیدت که باعث ارتقای ایشان بمراتب علیه بود دست کشیده و بعضی
بی اندامیها کرده اند در خاطر حق شناس می گذشت که یکی از فرزندان کامگار نامدار
که بارقهٔ سعادت از ناصیهٔ حال ایشان روشن و آثار رشد از زایچهٔ طالع اقبال
مثال مبرهن است بدان جانب تعیین فرمائیم و تا غبار از مخالفت آنجا جمع نشود
بامری دیگر متوجه نشویم الحال که سلطان روم عهود و مواثیق جد و پدر خود را کان
لم یکن انگاشته نظر بعنت صوری والی عراق کرده بدفعات افواج فرستاده اند
قطع نظر از آنکه از شاهراه سنت و جماعت انحراف ورزیده اند بعضی از انتساب نبوت بخاندان
نبوت خود متوجه شده معاونت فرمائیم تا که تعارف اسلاف منظور باشد علی الخصوص درین وقت
که مسموع میشود که فرمانروای ایران علی قلی سلطان همدانی دعلی را با تحف و هدایا بالتماس کمک

مسلمانوں کے عبادت خانے اور مسجدیں ہو گئے۔ خدائے بزرگ و برتر کا شکر و احسان ہے کہ جس طرح اور جو کچھ کرنا چاہتا تھا ویسا ہی انتظام اور باہمی میل جول ہو گیا۔ اور مقصد کے بموجب تیاری بھی ہوئی اور خاتمہ بھی ہو گیا ہندو فوجوں کے مغرور آدمی اور سردار اور ان کے علاوہ اور باشندے غلامی کا حلقہ اعتقاد کے کان میں پہنکر شاہی فتحمند لشکروں میں داخل ہو گئے۔ اور رعایا کے مختلف گروہوں میں باہمی میل جول اور پوری درستی پیدا ہو گئی۔ اور ہم بھی اس قول کے بموجب (جس طرح خداوند عالم نے تیرے ساتھ نیکی کی اسی طرح تو بھی اوروں کے ساتھ بھلائی کر) پوری پوری توجہ کو (مہربانی کے قاعدوں کے بنانے اور انصاف کی بنیادوں کو مضبوط کرنے اور بخشش و عنایت کی روشنیوں کے پھیلانے میں) صرف اور خرچ کر کے مخلوق کی آرزوؤں اور امیدوں کی کیاریوں کو (بخشش و نیکی کے بادل کی بوندوں سے اور مہربانی و بھلائی کی بارش کے قطروں سے) تر و تازہ اور ہرا بھرا رکھتے ہیں۔ اور سچی دل کے مدنظر یہ بات رہی ہے کہ جب ان کاروبار سے پورا پورا اطمینان حاصل ہو جائے عنایت خدا کی راہنمائی اور ذاتی ہمایت سے کافر انگریز جو دریائے شور کے جزیروں میں آکر شورش مچا رہے ہیں۔ اور مکے مدینے کے حاجیوں پر ظلم کا ہاتھ بڑھا رہے ہیں بلکہ بڑا بھاری جھگڑا ہو گیا ہے۔ زیارت کرنے والوں اور حاجیوں کے راستے کی رکاوٹ ہو گئے ہیں۔ مدد خدا سے بذات خاص اس طرف متوجہ ہو کر اس راستے کو (غیروں) کے کوڑے کرکٹ سے صاف کر دیں۔ چونکہ سنا جاتا ہے کہ عراق کے بعضے امیروں نے اپنے مالک سے بے محبتے ہو کر (کہ وہ حاکم ان کے اچھے مذہب کا مضبوط دستہ تھا بلکہ مراتب عالی پر ترقی کرنے کا اچھا ذریعہ تھا) نافرمانی کی ہے اور اکثر بے ادبیاں کی ہیں۔ اس لئے ہمارے حق پسند دل میں آتا تھا کہ اپنے نامور اقبالمند بیٹوں میں کسی بیٹے کو (کیونکہ ان کے حال کی پیشانی سے سعادتمندی کی روشنیاں چمکتی ہیں اور ان کے بھاؤ ان نصیبے کے زائچے سے ہدایت کی نشانیاں ظاہر ہیں) اس طرف تعینات کریں۔ اور جب تک مکے مدینے کی امداد سے یا حاکم عراق کی مدد سے دل مطمئن نہ ہو جائے دوسرے کام کی طرف دھیان نہ دھریں۔ مگر اب جب کہ سلطان روم نے باپ دادا کے عہدوں اور پیمانوں کو غنیمت و نابود سمجھکر حاکم عراق کی ظاہری کمزوری پر نظر کر کے کئی بار اس طرف فوجیں روانہ کی ہیں اس امر سے قطع نظر کر کے کہ وہ لوگ یعنی عراق والے سنی مذہب سے پھر گئے ہیں اور شیعہ ہو گئے ہیں۔ صرف خاندان رسول کی اولاد میں ہونے کی وجہ سے یا سیّد ہونے کے سبب سے نجات (بقیہ)

و مدد روانه کرده است بر همت عالی همت ما واجب و لازم ست که عنان عزیمت بصوب عراق و خراسان منعطف شود بخاطر چنان میرسد که چون رابطهٔ محبت و نسبت های قرابت پناه سلطنت دستگاه از قدیم الایام ست و تجدید آن از فرستادن مکتوب محبت اسلوب منسوب بسیادت نقابت پناه میر قریش ضوابط وداد و قواعد اتحاد و استحکام گرفته است در آن زمان که حدود خراسان مخیم سرادقات اقبال و مضرب خیام عز و جلال گردد آن سلطنت پناه نیز از ولایت خود متوجه شده بآن حدود تشریف شریف ارزانی دارند تا آن سرزمین مجمع البحرین عز و علا و مطلع السعدین مجد و بها گردد و بالمشافهه بی وساطت قاصد و پیغام اساس محبت و یگانگی مستحکم تر ساخته بعضی سخنان دلآویز و اسرار حقیقت آمیز که مخزون و مکنون خاطر ست و شرح حق شناسی و حق پرستی که بقدر استعداد بافاضت فیاض علی الاطلاق حاصل یافته است مذکور مجلس انس سازد و از نفائس حقائق الهی و غرائب و دقائق آگهی که بر خاطر عاطر آن ابهت دستگاه پرتو انداخته باشد نیز استماع نماید که خلاصهٔ زندگانی و زبدهٔ کامرانی صحبت اشباح انسانی و موانست اجسام روحانی است فکیف که اجتماع در میان دو برگزیدهٔ خدا و دو منظور کردهٔ بارگاه کبریا متحقق شود هر آئینه اجتماعی باعث شمول فیض و عموم فضل خدا بود و در آن زمان که بعنایت الهی این آرزو بوقوع آید چون همت منظوران الهی و سرفراز کرده های خدا بر تحصیل رضای حق تعالی ست نه استحصال نام و تسلط بر افراد انام بنابر آن مرکوز خاطر حق جو آن ست و امید که مطلب و مقصد ایشان نیز آن باشد که در یکی که حق شناسی و حق طلبی بیشتر باشد آن دیگری استرضای خاطر او را لازم دانسته در مقام کمال یکجهتی بوده از اصلاح او درنگذرد و الحال که نسبت یگانگی و اتفاق بر عالمیان ظاهر و آشکارا شده است در بارهٔ امداد و کمک حاکم عراق و خراسان آنچه صلاح دید ما و شما خواهد بود از مکمن ایجاب بمنزل ظهور خواهد آمد و مقدر رفت که در باب قضیهٔ فرزند شاهرخ مرزا رقم زدهٔ کلک محبت نگار شده بود مستحسن خاطر انصاف گزین افتاد الحق که مشار الیه بواسطهٔ خردسالی با خود پسندی ها از رهگذر کم فطرتی و بدمعاشی منشاء چندین امور نالائق

علی قلی اوغلی سلطان ہمدان کو یا سلطان احمد اوغلی کے فرزند علی قلی کو ایلچی بنا کر تحفوں اور نذرانوں کے ساتھ خواہش
امداد پر روانہ کیا ہے۔ ہماری عالی خیال ہمت پر واجب ولازم ہے کہ ارادے کی باگ عراق وخراسان کی طرف
موڑ دی جائے۔ ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ جب تم باہمی رشتے دار ہو نے سلطنت پر قابو رکھنے والے
سے دائمی طور سے محبت وقرابت کا سلسلہ جاری ہے۔ اور حال میں جب کہ سرداری وشرافت کے پناہ دینے والے
میر قریش کے ہمراہ محبت وپیار والے خط کے بھیجنے سے دوستی کے ضابطے اور میل ملاپ کے قاعدے مضبوط ہو گئے
جن دنوں میں کہ خراسان کا علاقہ ہمارے اقبال کے پردوں کی خیمہ گاہ اور عزت وجلال کے ڈیروں کی قرارگاہ ہو،
آپ بھی اپنی ولایت سے روانہ ہو کر اس علاقے میں تشریف لائیں۔ تاکہ وہ ملک عزت وبزرگی کے دو دریاؤں کا اور
بڑائی وہیبت کے زہرہ اور مشتری دو نیک ستاروں کا جمع کر دینے والا ہو جائے۔ اور زبانی بات جیت سے قاصد
اور پیغام کے بغیر محبت اور اتفاق کی بنیادیں اور پکی ہو جائیں۔ اور بعض دل پسند باتیں اور اصلی اصلی بھید جو
جی میں پوشیدہ اور پنہاں ہیں۔ اور خداشناسی اور خداپرستی کی تشریح جو لیاقت کے موافق خداوند کریم کی بخشش
سے معلوم ہوئی ہے آپس کے پیار ومحبت کے جلسے میں بیان کروں۔ اور خدائی حقیقتوں کی نفیس نفیس باتیں
اور رازِ الٰہی کے بڑے بڑے نکتے جو تم شان وشوکت والے کے خوشبو دار دلپذیر روشنی اور رنگ ڈالنے والے ہوئے
ہوں۔ ان کو بھی سنوں۔ کیونکہ انسانی قالب سے ملنا جلنا اور روحانی آدمیوں سے پیار ومحبت کرنا کامیابی کا
خلاصہ اور زندگی کا مقصد ہے۔ خاص کر جب کہ یہ صورت خدا کے دو پسندیدہ شخصوں میں اور درگاہ خدا کے
دو منظور نظر آدمیوں میں واقع ہو بے شک یہ بات عام مہربانی اور بخشش خدا کے شامل ہونے کا باعث ہوگی
اور بسبب عنایت خدا سے یہ خواہش پوری ہو جائے۔ بلکہ تم اور ہم دونوں خدا کے منظور کردہ اور بلند کردہ
بادشاہوں کی ہمت پروردگار کی رضامندی حاصل کرنے پر وابستہ ہے۔ نہ کہ ملک کے گروہوں پر غلبہ پانے
اور ناموری حاصل کرنے پر شامل ہے۔ اسی لئے سچائی پسند کرنے والے دل میں یہ بات پوشیدہ تھی اور امید
ہے کہ آپ کا مقصد ومطلب بھی یہی ہوگا۔ کہ جس کسی میں حق شناسی اور حق طلبی زیادہ تر ہو وہ دوسرا اس کی
رضاجوئی لازمی سمجھ کر پورے پورے اتفاق کی صورت میں رہ کر اس کے مشورے سے باہر نہ ہو۔ اور اب جب
ہمارا تمہارا ایکا اور ملاپ لوگوں پر ظاہر اور آشکار ہو گیا ہے۔ حاکم عراق وخراسان کی مدد کے بارے میں رقعہ

گردیده بود که هر کدام از آنها با نفراده مستدعی آن بوده که کار او باین درجه رسید اولاً
بواسطهٔ اغوای بعضی کوته بینان از لوازم اطاعت و مراسم عبودیت ما بسیار تساهل نمود
و ثانیاً با آن عظمت دستگاه که قطع نظر از مواد مودت و قرابت که میان ما و آن نعمت دستگاه
واقع ست از روی حالت و رتبت طرف نسبت نمیتواند شد بی ادبانه پیش آمد تا لقا بجد بزرگوار
خود که چندین حقوق دینی و دنیوی بر ذمهٔ او داشت آنچنان سلوک نمود و بتنبیه که نسبت
باو واقع شد از قسم القای ربانی و الهام یزدانی بود الحال چون شاهرخ مرزا از خواب
غفلت بیدار و از مستی غرور هشیار شده التجا و اعتصام بعروهٔ وثقای عاطفت ما نمود
غیر از آن که بتفقدات و تلطفات عز امتیاز بخشیم امری دیگر منظور نمیگردد و مامول از مراسم
مودت و قرابت آن عظمت دستگاه نیز آنست که از زلات و اقدام او اغماض نمایند و
بجهت تشیید مبانی محبت و استحکام قواعد مودت افادت و حکمت پناه زبدهٔ مقربان با اخلاص
و عمدهٔ محرمان کار آگاه حکیم همام را که مخلص راست گفتار و مرید درست کردار ست
و از ابتدای ملازمت ملازم بساط قرب بوده دوری او را بهیچ وجه تجویز نکرده بودیم برسم
رسالت فرستادیم چون در ملازمت ما او را آن نسبت متحقق ست که مدعیات را بی واسطهٔ دیگری
بوقت عرض میرساند اگر در مجلس تشریف ایشان هم این اسلوب مرعی باشد گویا فیما بین
مکالمه بیواسطه خواهد بود و بجهت پرسش واقعهٔ غفران پناه رضوان دستگاه اسکندر خان انار الله
برهانه سیادت مآب نقابت نصاب میر صدر جهان که از اعاظم سادات کبار و اجلهٔ اتقیای این دیار ست
مقرر کرده بودیم و بواسطهٔ بعضی امور در خبر تراخی افتاده بود درینولا برفاقت حکمت پناه مشار الیه
فرستادیم و انموذجی از تحف و هدایا بتحویل عمدة الخواص محمد علی بموجب تفصیل علحده
ارسال نمودیم باید که بمقتضای عزای نهاد و اتحاد و الیوم اکملت فرموده همواره از طرفین طریق ارسال
رسل و اتحاف تحف مسلوک باشد و از فرغانه طلب اشتعن فرستادن کبوتران پری پرواز و آمدن
حبیب عشقباز طائر ذی بال شوق در انتعاش و اهتزاز آمده استشمام شمائم یکجهتی و ودادی نمود اگرچه توجه

کرنا لائقوں میں سے بڑا نالائق بذاتِ خود اس امر کی موجب تھی جس کے سبب سے کام معاملہ اس ذلت و خرابی تک
پہنچا۔ کیونکہ پہلے پہل بعض کم عقلوں کے بہکانے پر ہماری اطاعت و فرمانبرداری کے قاعدوں سے سب سستی
ظاہر کی۔ اور دوسرے تم زبردست طاقت رکھنے والے کے ساتھ (اُن رشتہ داری اور دوستی کی باتوں سے قطع
نظر کر کے کہ جو ہم میں اور تم میں موجود ہیں کہ رتبے اور حالت کی کمی کی وجہ سے شاہرخ مرزا تمہارے برابر نہیں
ہو سکتا) بے ادبانہ طریقے سے پیش آیا۔ تیسرے اپنے بزرگوار دادا کے ساتھ جو دینی اور دنیاوی بہت سے حق
اس پر رکھتا تھا۔ ایسا سلوک کیا (شاہرخ مرزا نے اپنے دادا شاہ سلیمان کو قید کر دیا تھا یا اندھا کر دیا تھا۔
اس کی طرف اشارہ ہے) جس قسم کی تنبیہ اور سزا تم نے اس کو دی گویا خدا نے دل میں ڈالی تھی اور حق بجانب
تھی۔ چونکہ اب شاہرخ مرزا نے خوابِ غفلت سے چونک کر اور غرور و مستی سے جاگ کر ہمارے مہربانی کے مضبوط
دستے کو پکڑ کر پناہ لی۔ سوائے اس کے کہ عنایات اور مہربانیوں سے معزز کروں کوئی اور صورت دل میں
نہیں پھرتی۔ اور تم بلند مرتبے والے کی قرابت داری اور دوستانہ تعلقات سے بھی یہ امید کی جاتی ہے کہ
اس کے قدموں یا گناہوں کی لغزش سے چشم پوشی کریں۔ محبت و پیار کی بنیادوں کے مضبوط کرنے اور
دوستانہ قواعد کے پکا کرنے کے لئے حکمت و دانش کے پناہ دینے والے خیر خواہ ملازموں میں سے خصوصیت
رکھنے والے تجربے کار رازداروں میں سب سے عمدہ تجربے کار اور رازدار حکیم ہمام نامی جو سچ بولنے
والا دوست اور درست کام کرنے والا معتقد ہے اور نوکری کے ابتدائی زمانے سے کر (اب تک اعتبار کے)
درجے پر ملازم رہا ہے۔ کسی صورت میں بھی اس کی دوری پسند نہ کی گئی تھی۔ مگر اب تمہارے پاس ایلچی
بنا کر بھیج دیا ہے۔ ہمارے دربار میں اس کو یہ حق حاصل ہے کہ مقدمات کو بذاتِ خود پیش کرے۔ ہم میں
اور اس میں کسی دوسرے کے وسیلے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر جناب کے دربار میں بھی اس قاعدے
کا خیال رکھا جائے تو اس کا آپس میں باتیں کرنا گویا بیچ کے بغیر ہماری تمہاری بات چیت کے برابر
ہو جائے گی۔ ۔۔۔ [illegible] بہشت کا درجہ رکھنے والے مغفرت کی پناہ میں داخل ہونے والے [illegible]
والد جناب کی ماتم پرسی کے ۔۔۔ [illegible] آخرت میں سوال جواب کے وقت ان کی [illegible]
کرے۔ سرداری کو پناہ دینے والے بزرگ درجہ رکھنے والا امیر صدرِ جہان کو بہت ۔۔۔ (باقی)

باین مشتی برندہا کہ در نظر اولی از لہو و لعب بیش نمی نماید و لیکن در نظر ثانوی بجرخ و بازی آشنا آوازنسبت شوقی و مناسبت ذوقی بارباب وجد میدید و موجب توجہ بمبداء میشود دگرنہ حضرت واجب تعالی بر سرائر ضمائر آگاہ است کہ اشتغال صوری احیاناً با مثال این امور بر کمال توجہ بمبداء جلیاپی بیش نیست و بجز وبال و بر ظاہری اکتفای خاطر حق اندیش نہ اسید کہ ہموارہ بارسال غرائف صحائف محبت و جلائل رسائل مودت تحریک سلاسل اخلاص و تاسیس مبانی اختصاص نماید شعر نامہ بحروف اختصاص تمام کردہ شد والسلام والاکرام

بہ عبداللہ خان اوزبک سپہدار ملک توران درجواب

استشمام گلدستۂ بہارستان یکتادلی و یگانگی و استطلاع کارنامۂ نگارستان دوربینی و فرزانگی کہ آراستہ گلبندان بوستانسرائے آشنائے و نگاشتۂ نقش پیوندان نگارخانۂ دل فروزی و دلگشائی آن والا دودمان خجستہ خاندان گوہر افزای افسر و اورنگ پردہ کشای چہرۂ دانش و فرہنگ صدرنشین ایوان شہریاری جابک خرام پیشگاہ سپہداری سپہ سالار نبردگاہ دلاوری و دلیری شہسوار جولانگاہ شیر مردی و شیری خدیو کامگار کشور داد گستری نوآئین نامدار جہان دانش پروری فروزندۂ چراغ خانی فرازندۂ چتر کیانے بود در خوشترین ہنگامیکہ کوس نوروزی آوازۂ جہان افروزی در گنبد نیلگوں بلند ساختہ و نیر اعظم عطیہ بخش عالم یعنی آفتاب جہانتاب کہ سلطان جہانبانش ایام و قہرمان ہفت اقلیم اجرام است سایۂ فرخی و فرخندگی برتارک جزو کل انداختہ بود و بادبہاری روح نباتی در کالبد نورسان شہرستان آب و گل دمیدہ و ابر آذارے پای نورسیدگان لشکر بہار را از گرد راہ شست و شو دادہ پیرایۂ خوشدلی و خرمی و سرمایۂ دلکشائی و شادمانی شد بنیاد دوستی از سر نو بلندی گرفت و آئین یکتادلے تازہ ارجمندی یافت سخنان دلاویز از دوستی و خویشی و یگانگی و نیک اندیشی کہ بخامۂ عنبرین شمامہ

اگرچہ تھوڑا سا ہے پر ضرور ہے۔ جو ابتدائی نظر میں کھیل کود سے بڑھکر نہیں دکھائی دیتے۔ لیکن دوسری گہری نظر میں ان کا چلکر کاٹنا اور اُڑنا صاحبان عشق کے ذوق و شوق اور مستی و حال کی خبر دیتا ہے اور خدا کے گیان کی طرف توجہ کا باعث ہوتا ہے۔ ورنہ خدا کے بزرگ دلی رازوں سے خبردار ہے۔ کہ کبھی کبھی ایسے کام جو دنیاوی دھندے ہیں۔ خدا کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ایک پردے سے بڑھ کر نہیں ہیں اور راست اندیش دل کے لئے ظاہری پردہ بال کے سوا اور کچھ نہیں۔ امید ہے کہ ہمیشہ محبت کے بڑے بڑے رسالوں اور دوستانہ بزرگ خطوط کے روانگی سے مخلصانہ سلسلوں کو حرکت دیں گے اور مخصوص بنیادوں کو مضبوط کریں گے۔ شعر۔ خط لفظ خصوصیت پر ختم کر دیا گیا۔ تعظیماً سلام قبول ہو۔

عبداللہ ازبک سپہ سالار توران کے خط کا جواب

یگانگت اور اتفاق کے بہار دار باغ کا خوشبودار گلدستہ دوربینی اور دانائی کے نقاش خانے یا تصویر خانے کا واقفیت نامہ یعنی خط جو تم بلند خاندان والے مبارک گھرانے والے تاج و تخت کی زینت بڑھانے والے عقل و دانش کے چہرے سے پردہ اٹھانے والے محل شاہی کے صدر پر بیٹھنے والے سپہ سالاری کی وقت آگے آگے چلنے والے۔ میدان جنگ کی بہادری و دلیری کے سپہ سالار مردانگی اور زبردستی کے میدان چابک سواری کے شہسوار شہر انصاف کے کامیاب بادشاہ ملک و دانش کے نئے قاعدوں والے سلطان سرداری کے چراغ کو جلانے والے۔ شاہی چھتر کے لگانے والے کی طرف سے (لکھا گیا تھا)۔ ایسے اچھے وقت میں جب کہ نوروز کے نقارے نے دنیا کے سنگار کو نیلے آسمان کے گنبد میں رونق و شہرت سے بلند کیا اور بڑے ستارے دھرتی پر دیا کرنے والے یعنی جگت کے چمکانے والے سورج نے جو اوقات دنیاوی کی گدی کا مہاراجہ اور ماؤں اور چاند ستاروں کی ساتوں ولایتوں کا سورما ہے مبارکی اور بھاگوانی کا سایہ سب کے سر پڑا لا تھا اور بہار کی ہوا نے شہر آب و گل کے پودوں کے ڈھانچے میں نباتاتی روح پھونک دی تھی اور ماہ چیت کے بہار والے ابر نے لشکر بہار کے بوٹوں یا پھولوں کے پاؤں کو راستے کی گرد و سوکھ ڈالا تھا (قاعدہ ہے کہ جب مسافر راستے کی مسافت طے کر کے آتا ہے تو اس کے پاؤں پر گرد و غبار ہوا کرتا ہے جن کو منزل پر پہنچ کر دھویا کرتے ہیں۔ لہذا نوروسیدہ سے مراد وہ نباتات ہے جو موسم بہار میں نکلتی

نگارش یافته بود و به کلک گوهرین سلک گذارش پذیرفته بموضوع پیوست که روان دانش
پسند و دیدهٔ آسمان پیوند که گنجینهٔ راز خداوندی و آئینهٔ چهرهٔ هوشمندی است
پوشیده نخواهد بود که این نیازمند درگاه بی نیاز در این سی سال که از نیروی آسمانی
بخت کامرانی رسیده همیشه پیش دیدهٔ دانش و بینش آن داشته که این همه جهانگیری و فرمانروایی
و تیغ گذاری و کشورگشائی برای بجا آوردن گیر و دار شاهانه و سر کردن کار و بار بایسته
ست نه گرد آوردن گنجهای زر و سیم و آراستن تخت و دیهیم و پا بگل ماندن خواهشهای
ناپایدار و سر فرو بردن در گریبان آرزوهای نااستوار چنانچه همیشه با دوست
و دشمن و خویش و بیگانه جز نیکی و نیکخواهی چیزی دیگر در دل نبوده و همواره
در آسودگی جهانیان از خرد و بزرگ و مهربانی با مردم روزگار از نزدیک و دور
کوشش نموده خدا آگاه است که پاک ساختن چهار دانگ هندوستان خس و خاشاک
برفتن از این بوستان که از سه پهلو بدریای شور پیوسته است از سر خود خواهی و خودکامی
نبوده و پیش نهاد آرزو جز نوازش خاکساران و گدازش ستمگاران نشده و از این نیت هر سو
که روی آورده کارهای دشوار بآسانی کشایش یافته و چهرهٔ آرزو از پرده امید بخوبی نمایش
پذیرفته هرگاه که شیوهٔ فرخندهٔ ما با دیگر بنده‌های خدا چنین باشد با آن والادودمان
که از بزرگ باریافتگان درگاه خداوندی اند و بانیمعنی پیوند دوستی قدیمی و خویشی
نزدیکی در میان باشد بر هوشمندان خرده بین هویداست که یکی از نشانهای یگانگی و یکدلی
سرمایهٔ آبادانی جهان و پیوند جهانیان خواهد شد و آنکه در دیر فرستادن نامه‌های گرامی و
و عدم اظهار لوازم دوستی ایمانی از موانع غریب رفته بود نهان در پردهٔ کتمان پوشیده و پنهان
ماند چه دل نگرانی ایشان از دشمنان دیگر بود از نبرد با سرکشان روزگار چون بریں خواهد داشت
و گفتگوی چندی از سخن سازان بیباک و تبه کاران کج نهاد نقطه بیخردی چند از خود
بهجر و عیب پسندند بزعم نهر دوده شوند از پیدا نمی رسند یاد شوند از بیجرانی رسند

جو دلپسند باتیں دوستی رشتہ داری اتفاق اور بھلائی سمجھانے کی بابت لکھی گئی تھیں واضح ہوئیں۔ آپکے دانش پسند
دل پر اور بلند مرتبہ نظر کے (جو دل خدائی بھیدوں کا خزانہ اور دانائی کے چہرہ کا آئینہ ہے) سامنے پوشیدہ نہ رہیگا
کہ یہ درگاہ خدا کے نیاز مند بندے نے اپنی سلطنت کے ۳۰ سال میں (جب سے آسمانی مدد کیساتھ حکومت کے
تخت پر بیٹھا ہے) ہمیشہ عقل و بینائی کے مدنظر یہ رکھا ہے کہ یہ تمام امورات خواہ ملک کا فتح کرنا ہو یا حکومت
کرنا چاہے شمشیر زنی ہو یا کشور کشائی ہو سب کچھ چرواہے پنے کی نگرانی کے بجا لانے اور چوکیداری کے کام
کو پورا کرنے کیلئے ہے۔ نہ کہ چاندی سونے کے خزانوں کو جمع کرنے کے لئے اور تاج و تخت کو آراستہ
کرنے کے لئے اور نہ ناپائدار خواہشوں میں پھنس جانے کے لئے۔ اور بے فائدہ آرزوؤں کے گریبان میں سر پیچ
بجا کرنے کے لئے۔ اسی لئے ہمیشہ دل میں دوست دشمن اپنے پرائے کے لئے سوائے نیکی اور خیر خواہی
کے کسی قسم کا خیال نہیں آیا۔ اور ہمیشہ دنیا والوں کی بھلائی میں چاہے اپنے سے چھوٹا ہو یا بڑا اور زمانہ
بھر کے آدمیوں کے ساتھ چاہے دیسی ہو یا پردیسی نیکی کرنے میں کوشش کی گئی۔ خداوند عالم کو خبر ہے
کہ اس ہندوستان کو غیروں سے پاک کرنا جو کہ اور ملکوں کی نسبت دوگنا ہے۔ اور اس باغ سے کیڑے
کرکٹ کو جھاڑنا جسکے تین کنارے دریائے شور سے ملے ہوئے ہیں خود غرضی اور خود مطلبی کے طور سے واقع نہیں
ہوا ہے بلکہ عاجزوں پر مہربانی کرنے اور ظالموں کو مار ڈالنے کے سوا اور کسی قسم کی آرزو دل میں نہیں کی گئی
اور یہ نیت کر کے جسطرف رخ کیا۔ دشوار کام سہولت سے ہوگئے۔ اور آرزو کا چہرہ امید کے پردے سے
اچھی طرح دکھائی دینے لگا۔ جسوقت کہ اور بندگان خدا کے ساتھ ہمارا اچھا شیوہ اس روش پر ہو تو تم
بلند خاندان کے ساتھ درگاہ خدا کے بلند دخل یافتہ لوگوں میں سے ہو اور باوجود اسکے قدیمی دوستانہ
تعلق اور قریبی رشتہ داری بھی ہو تو پھر سیانے داناؤں پر کھلی بات ہے کہ اتنے تعلق میں سے ایک ہی
تعلق اتفاق اور ایکے کے لئے کافی ہے جبکہ اسقدر معاملات اکٹھے ہوگئے ہوں تو ظاہر ہے کہ سوائے
یگانگت اور کچھ آپسمیں نہ ہوگا۔ اور یہ یگانگت اور دوستی دنیا کی آبادی کا سبب اور دنیا والوں کے
اتفاق کا وسیلہ ہوگی۔ اور آپ نے اپنے بزرگانہ خطوط کے ذریعہ میں بھیجنے اور اسباب دوستی کے ظاہر
کرنے کے بارے میں جو کچھ اشارہ کیا تھا وہ تو عجیب قسم کی رکاوٹوں میں سے تھا (عبد اللہ خاں نے

که از تیرگی درون و کوتاهی دریافت در اینجا ساخته بودند گروهی از ساده دلان
هیچمدان را رو گردان کرده سخنان ناشایسته بتقریب این کس بسته اند خود چه گنجایش
این معنی داشته باشد چه دروغ بیفروغ این گروه بی سرانجام بر مردی که اندک
پرتو دریافت دارند پیداست که آن والا دودمان که برگزیدهٔ درگاه خداوندی اند در
دوراندیشی و باریک بینی ایشان بر همه روشن چه گنجایش داشته باشد که گوش هوش
برین سخنان ناسزا انداخته از نامه و پیام دوستی باز ایستند و اگر چندی وا مانده های درگاه
و درمانده های گمراه از هندوستان آزرده دل رفته باشند و براه سالوسی درآمده دروغ را
راست والموده خواهند که این سخن را پایه خواهش دم زدن کنند و بدان شوند که گردی به
دامن دوستی نشیند و سرچشمهٔ یگانگی بخاشاک بیگانگی انباشته شود سزاوار دوستی آن بود که
ایلچیان دانا فرستاده مغز سخن میشگافتند و از ته کار آگاه میشدند خدا نخواسته باشد اگر بودی
این سخنان در راز کار می یافتند رونق دوستی آن بود که دانشوران سنجیده را فرستاده از
چگونگی آن می پرسیدند باری گذشت آنچه گذشت اکنون [illegible] و ثوق تبار [illegible]
خرم و سرسبز شده دل بیغش بدان شد که اندکی از سرگذشتها [illegible] نگاشته [illegible] سازد
پوشیده نماند که از نیرین کتاب و سنت بر ساحت ضمیر آگاهان تافته و به شهادت نظر دقیق و اشارت
ارباب کشف و تحقیق استیضاح یافته و بالجمله باتفاق اهل عقل و نقل مقرر شده آنست
که عمده موجبات شرف رتبت و رفعت منزلت نوع انسانی که [illegible] اقتباسش
توقیع و فضلناهم علی کثیر ممن خلقنا [illegible] گوهر گرانبهای عقلست که شناخت
خداوندی بدو وابسته است و به دریافت کارگاه آفرینش بدو باز بسته و باتفاق اصحاب
نقل و ارباب عقل نورانیت این گوهر [illegible] پادشاهان بزرگ [illegible] شهنشاهان [illegible]
از همه روشن تر دارند و دانشوری تاجداران [illegible] از همه بیشتر
است چه هرگاه که در کارخانهٔ آفرینش هر کس را فراخور احتیاج و استعداد دانش

یعنی دل کے اندھے پنے سے اور سمجھ کی کمی سے ہمارے یہاں گھڑی تھیں اور ان باتوں کو لکھ کر نادانوں اور سیدھے سادھوں کی ایک ٹولی ہماری طرف سے بہکا کر منحرف کر کے ناموزوں باتیں ہمارے شکار بند میں باندھی ہیں یا ہم پر چھپکا لگایا ہے ایسی پوچ باتیں ہمارے متعلق کیا حقیقت رکھتی ہوں گی۔ کیونکہ ان لوگوں نے جو کچھ بھی دریافت کا مادہ رکھتے ہیں اس گروہ کا سفید جھوٹ ظاہر ہے تو پھر آپ جیسے بلند خاندانی کے سامنے (کہ درگاہ خدا کے منتخب لوگوں میں سے ہیں اور آپکی دور اندیشی اور تجربہ کاری سب پہ روشن ہے) تو کیا حقیقت رکھتی ہوں گی کہ اس نالائق گروہ کی باتوں کو دھیان سے سنکر دوستانہ خط و کتابت کو بند کر دیں اور اگر کچھ لوگ دربار کے نکالے ہوئے اور گمراہ مجبور و لاچار ہندوستان سے رنجیدہ دل ہو کر چلے گئے ہوں اور فریب دہی پر آمادہ ہو کر جھوٹ کو سچ بنا کر خواہش کریں کہ اس طرح تمہارے دربار میں بات چیت کا موقع پائیں اور بولنا چاہیں اور یہ ارادہ کریں کہ دوستی کے چشمہ پر گرد جم جائے اور یگانگت کا چشمہ غیریت کے کوڑے سے بھر جائے تو دوستانہ خیال سے یہ مناسب تھا کہ سیانے ایلچی روانہ کر کے بات کی کھال نکالتے اور کام کی تہ سے واقف ہوتے۔ خدا ایسا نہ کرے اگر تمہیں کام کی بو بھی پا جاتے تو دوستانہ روش اس بات کی متقضی تھی کہ سیانے شرتوں کو بھیجکر اس کی کیفیت دریافت کرتے۔ خیر جو ہونا تھا ہو چکا۔ اب جبکہ دوستی کا باغ نئے سرے سے ہرا بھرا اور تر و تازہ ہو گیا ہے تو صاف دل اس امر پر آمادہ ہوا کہ پچھلے واقعات میں کچھ قلم راز سے تحریر کرے پوشیدہ نہ رہے کہ روشن دلوں کے سینے پر قرآن و حدیث کے دوستاروں سے یہ امر روشن شدہ ہے اور صوفیوں اور خدا رسیدہ لوگوں کے اشارے اور گہری نظر کی شہادت سے یہ بات ثبوت پا کے ہوئے ہو گیا کہ تمام حقدار مذہب والوں اور ناحق مذہب والوں کے اتفاق سے جو بات کہ ان میں کی ہے وہ یہ ہے کہ اشرف المخلوقات انسان کی قوم میں جو چیز سب سے زیادہ شریف رتبہ اور بلند درجہ ہے کہ جس کی اقبالمندی کا حکمنامہ اس آیت کی بزرگ سرخی سے آراستہ ہے (جن لوگوں کو ہم نے پیدا کیا انہیں سے بہت سوں کو اکثر و بیشتر عقل سے بزرگی دی ہے) وہ عقل ہے جو شب چراغ موتی کی مانند ہے کہ جس عقل پر خدا کی شناخت وابستہ ہے اور دنیا کے کارخانہ کی جانچ پڑتال بھی اسی پر منحصر ہے۔ اور عالم اور حکیم سب متفق ہیں

سیاده باشند هر آئینه این طائفهٔ علیه بمزید فهم و ذکا موصوف خواهند بود اکنون که دانش پناه
فضیلت دستگاه مولانا مرزا جان سرآمد دانشمندان نامدار و یگانهٔ اوستادان روزگار
و از اکابر علمای دین و اعاظم اصحاب یقین است هر چند پادشاهان دانشور را
همنشینی با این نوع مردم پیدا است جائیکه خرده ورین دانش خدا آفرین آن عظمت دستگاه
خواهد رسید فهم افادت پناه مذکور با دنخواهد رسید و چون بر فطرت صاحبان این در یکتا لازم است
که این یاقوت بی بها و فیروزهٔ خاتم کبریا را معطل نگزارند و همواره در مسالک معاش و معاد
استعانت و استمداد از و طلبند خصوصا در وقت صحبت با خوانده های سیاه دل و سیه کاران
تیره درون که از برای خواهش جاه و زبردستی و خودی و خود پرستی چشم بر کاغذ دوخته اند
و فرمان آسمانی و نامهٔ جاودانی را که فرستادهٔ خدا و رسانیدهٔ پیغمبر است از شاهراه گردانیده
برنگ دیگر وا می نمایند و محملات و نصوص را تاویلات و تسویلات منموده می خواهند که
در فرمانروائی و کارگزاری شریک پادشاهی باشند از رهگذر دل دانش گزین
همواره در تحصیل مرضیات الهی میباشد چون اختلافات بسیار در هر باب بسمع همایون میرسد
در مطالب علمی و عملی طلب دلائل و براهین می نماید و همواره استکشاف غوامض مسائل
دین و تنقیح مقاصد مجتهدین و مستنبط اعتقاد سلف و مآخذ اقاویل خلف و تفحص
موارد خلاف و تنقیح مواقع اختلاف و منشار خلافی که درین یکهزار سال میان علمای امت
متنازع فیه بوده چنانچه کتب سته ولیه بسطور تفاصیل آن مشتملست مینماید و در مبادی احوال
گفتگوی این معنی باعث سیر دقتی و کساد بازاری نادانان که به تلبیس و تزویر در لباس ارباب
دانش در آمده اعتبار تمام پیدا کرده بودند می شود و موجب پیش آمدن جمعی از ارباب دانش
و اعتبار گرفتن آنها که او اسطه بد نفسی طائفهٔ اولی در زوایای خمول بودند میگردید و این
نادانان دانا نما بموجب تنقیح سریرت و سوء سیرت خود تیره شده و از طریق برگشته نسبتی
مقدمات نالایق را شهرت داده موجب فرمان روائی چیند از امرای بنگاله در انقضای ...

توبیشک بادشاہوں کا گروہ عقل اور تیزی ذہن کی زیادتی سے زیادہ موصوف ہوگا۔ اب جبکہ عقل کو پناہ دینے والے ہوشیاری پر قابو رکھنے والے مولوی مرزاخان جو نامور سیانوں کے سردار دنیا بھر کے استادوں میں یکتا ہیں اور مذہب کے بڑے عالموں میں سے اور زبردست خدا شناسوں میں سے ہیں (جو ہمارے دربار سے نکل کر دوبارہ تمہارے دربار میں چلے گئے ہیں۔ اگرچہ عقلمند بادشاہوں کو اس قسم کے لوگوں کی صحبت میں تو رہنا چاہیئے مگر یہ امر بھی ظاہر ہے کہ جس مقام پر تم بلند مرتبہ کی خداداد عقل اور دوربین سمجھ نہ پہنچے گی وہاں تک بہتری کو پناہ دینے والے مولانا مرزاخان کی عقل نہ پہنچے گی اور جیسا کہ عقل سے یکتا مناقی رکھنے والے بادشاہوں کی ذات پر لازم ہے کہ اس چڑھیا یاقوت اور بڑی انگوٹھی کے فیروزے جس سے مراد عقل ہے خالی اور بیکار نہ رہنے دیں اور ہمیشہ دنیا و آخرت کے معاملات میں عقل سے مدد واعانت لیتے ہیں۔ خاصکر سیاہ دل علما اور بیٹے کے اندھے گنہگاروں کی صحبت کے وقت جو مرتبے اور اختیارات اور خودغرضی اور خودبینی کے لئے کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور آسمانی احکامات اور دائمی قرآن شریف کو (جو خدا کا نازل کیا ہوا اور رسولؐ کا پہنچایا ہوا ہے) راہ مستقیم سے ہٹا کر دوسرے رنگ میں ظاہر کرتے اور تشریح طلب اور غیر تشریح طلب قرآنی جملوں کی ہیرپھیر دیکر اور سنگار کر کے حکومت اور کارگذاری میں بادشاہت کے شریک ہونا چاہتے ہیں۔ سیانا دل ان واقعات سے (پریشان ہوکر) خدا کی مرضیوں کو حاصل کرنے کا درپے رہتا ہے (چونکہ ہر بات میں بہت سے اختلاف گوش گزار ہوتے ہیں۔ علمی اور عملی مطلبوں میں ثبوت اور دلیلیں مانگی جاتی ہیں اور ہمیشہ (مذہبی سوالات کی باریکیوں کا جاننا اور قاضیوں کے مقصدوں کا سمجھنا اور پیچیلے اعتقادوں کا پرتالنا اور پچھلی باتوں کا نکاس لینا اور خلاف مقامات کا کھوج لگانا اور اختلافی صورتوں کا سمجھانا اور اس خلاف مذہب بات کا منشا معلوم کرنا جو علمائے اسلام کے درمیان ہزار برس تک سبب نزع و فساد رہی ہے۔ چنانچہ بڑی بڑی مروجہ کتابیں ان مسائل کی تشریحوں پر مائل ہیں) ایسے سوالات کی تحقیق کیا کرتے ہیں۔ اور ابتدائی حالت میں اس قسم کی گفتگو نادانوں کے بازار کی بے رونقی اور راہ مارنے کا باعث ہوئی ہے جنہوں نے پہلے فریب اور دھوکے سے سیانے لوگوں کے کپڑے پہنکر کافی اعتبار پیدا کر لیا (باقی)

ممالک شرقیه هندوستان تعین بودند بموجب بدسرشتی و کم فطرتی اراده لغی جوهر دماغ
ایشان را فاسد داشت و مدتی مدید از در خانه دور بوده دست آویزی برای نه
آمدن در خانه و باغی شدن میخواستند اندیشیدند چنانچه این جماعه تا آن گاهی نسبت
ادعای الوهیت و گاهی نسبت دعوی نبوت بایں جانب نموده خود را در گرداب بلا
و موج خیز طوفان عناد زده رسوای خاص عام شدند و خاک ندامت و گرد خجالت بر فرق
روزگار خود انداخته بدار البوار شتافتند فی الواقع ساحت قدس مساحت جناب کبریای
الهی را خس و خاشاک امکان چه نسبت و در سراپردهٔ عصمت نبوت پایه بندگان عقال هوا و
هوس را چه مناسبت باعث تعجب میشود که در مجالس ارباب دولت که از تائید یافتگان
الهی اند امثال این مقدمات بسبیل احتمال هم جا نگیرد و سفیهان بیهوده گو را برای
چه اجازت این مقدمات باشد حق تعالی شاهد است که چون همگی همت مصروف بر تحصیل
رضای الهی است از سخنان مذکورهٔ ارباب نفاق غباری در مشرب عذب خاطر راه نمی
یافت چه هرگاه حضرت واجب تعالی از دست کوته دستان کم بین خلاص نشده باشد
و حضرات انبیا را از سرزنش بیخردان بد آئین نجات نیافته باشد سائر بندهای خدا را از
آن چه اندیشه و از بدنامی چه ملاحظه الحمد لله و المنة که همیشه دیده دانش و بینش فرموده خدا
و پیغمبر او بوده در روز افزونی بخت همایون گواه حال بر این است الله تعالی همگنان را در
مرضیات خود راسخ دم و ثابت قدم داراد و چون همگی همت سلاطین عدالت انتما
آنست که در رضای خالق و آسودگی خلایق بوده بنوعی سلوک نمایند که خلق خدا
از آسیب ارباب شرارت در امن بوده در لوازم عبادت الهی و مراسم معاش نیز خواهی خود
فارغ البال باشند بنا بر آن محض از برای رفاهیت کافه رعایا و عامه برایا
که بدایع و دایع الهی اند در بیست سال در پاک کردن زمین هندوستان
چندان کشش بجا آورده که جا ماسی دشوار از چنین ... فرمانروا و سرکشان را سزا

(جو ہندوستان کے مشرقی ملکوں کے آس پاس تعینات تھے۔ اور اونچے اور بدذات ہونیکی وجہ سے بغاوت کا
ارادہ ان کے جوہر دماغ کو خراب کر رہا تھا اور عرصہ تک دربار سے دور رہنیکے سبب باغی ہونے اور دربار
میں نہ آنے کیلیے سند چاہتے تھے) ہوئے ہیں چنانچہ یہ بدنصیب کبھی تو ہماری جناب میں خدائی دعوی کی اور
کبھی پیغمبری دعوی کا جھنڈا لگا کر اپنے آپ کو مصیبت کے بھنور میں اور سختی کے طوفانی لہروں میں ڈالکر پبلک میں
بدنام ہوئے اور اپنے سر پر ذلت اور حقارت کی گرد ڈالکر دکھیا نگری میں چلے گئے۔ یعنی ہلاک ہوگئے۔ واقعی
پاکیزگی سے بنے ہوئے دربار خدائے بزرگ کے میدان کو (ہم جیسے) دنیا کے کوڑے سے کیا نسبت ہے اور
پیغمبری کے معصوم خیمے میں خواہشات نفسانی کی رسی سے بندھے ہوئے لوگوں کو کیا تعلق ہے تعجب تو یہ ہے کہ ان جیسے
صاحبان اقبال کی مخصوص ہیں جو خدا کے تائید یافتہ لوگوں میں سے ہیں اس قسم کی باتیں شک و شبہ کے غور
پر بھی کیوں ہونے پائیں۔ اور ہمارے کمینوں کو ان معاملات کے کہنے کی کیوں اجازت دیجائے۔ خدائے بزرگ
گواہ ہے کہ چونکہ رضائے خدا کے حاصل کرنے پر ہمہ تن ہمت صرف ہو رہی ہے۔ منافقوں کی مذکورہ بالا بیہودگیوں
سے دل کے چشمہ شیریں میں کسی قسم کی دشمنی سے غبار راستہ نہیں پایا کیونکہ جب خداوند عالم ناسمجھ کم حوصلہ لوگوں
کے طعنے سے نہ بچا ہوا اور پیغمبر بھی برگزیدہ انبیا بیعقلوں کی ملامت سے نہ چھوٹا ہو تو ہم بندگان خدا کو ان لوگوں
سے کیا خوف ہے اور انکی بدنامی کا کیا خیال ہے۔ خدا کا شکر اور احسان ہے کہ خدا و رسول کے احکام ہماری
عقل و بینائی کے پیش نظر رہے ہیں اور اقبال مندی ہمیشہ کی روزانہ ترقی [illegible] کی پوری گواہی ہے۔ ہماری
دعا ہے کہ خداوند عالم ساری مخلوق کو اپنی مرضیوں پر پکا دعوے کرنے والا اور مستقل چلنے والا رکھے۔
اور چونکہ منصف بادشاہوں کا پورا پورا دلی ارادہ یہی ہے کہ خدا کی رضامندی اور خلقت کے آرام کے
خیال پر رکھا ہی طریقہ پر رفتار اختیار کریں کہ پبلک شریروں کی تکلیف سے بیفکر عبادت الٰہی
کی تیاری میں اور ہماری خیر خواہ ہو کر دعا دی کاروبار میں بیفکر رہیں۔ اسی واسطے صرف عام رغبت
اور تمام مخلوق کی بھلائی کے واسطے پروردگار کی عجیب و غریب امدادوں میں تیس سال تک ملک
ہندوستان کو پاک کرنے میں ایسی کوشش کی گئی کہ کئی مقامات بہت سے فرمانروا راجاؤں
اور نالائق سرکشوں سے

بدست آمد وهمگی سرانجام آن بدانگونه که بایستی شد چنانچه بتخانهای هندوان بدکیش
خانقاه درویشان خدا اندیش گردید وبجای آواز ناقوس بت پرستان بانگ نماز بلندی
گرفت وهمه کارهای اینجا چنانچه دل میخواست همچنان شد از رونی خواهش سامان سر
انجام پذیرفت وهمه سرداران وگردنکشان کمر بندگی بر میان جان بسته وگوشوارهٔ فرمانبرداری
در گوش فروتنی کشیده به لشکر فیروزی اثر در آمدند واین همه مردم گوناگون را باهم پیوند دست
داده ما نیز سر نیاز بر زمین خاکساری وتارک امید بدرگاه خداوندگارے نهاده بوستان
آرزوی این مردم را بسر چشمهٔ داد ودهش سرسبز وشاداب ساختیم وپیش نهاد خاطر آن بود
که چون این کار وبار سامان وسرانجام یابد بشوریده بختان فرنگ که در دریاے شور
در آمده سر بشورانگیزی بر آورده اند وسنگ راه دریانوردان هفت کشور شده سیما
بر زائران حرمین شریفین زادهما الله شرفاً آزار بسیار میرسانند خود یورش نموده آن راه را
ازین خار وخاشاک پاک سازیم لیکن چون شنیده می شود که اوباش قزلباش از
جادهٔ عقیدت واخلاص بیرون آمده بوالی خود بلی ادیها کرده اند بخاطر حق جوئی میرسد
که یکے از فرزندان کامگار را بدان جانب تعیین فرمائیم قطع نظر از آنکه از شاهراه سنت و
جماعت انحراف دارند رعایت خاندان نبوت بر ذمت همت ما لازم ست علی الخصوص
که حقوق اسلاف سابقه در میان باشد وتا خاطر از این رهگذر جمع نشود نهضت بجای دیگر
نکنیم دراینحال که سلطان روم عهود جدید ومواثیق اکید گوار خود را کان لم یکن انگاشته نظر به
ضعف صوری والی عراق انداخته بدفعات افواج فرستاده اند ومسموع میشود
که والی عراق سلطان علی قلی همدان او علی را به جهت طلب کمک باینجانب فرستاده
[illegible] خاطر چنان میرسد که عنان عزیمت بصوب عراق وخراسان منعطف
سازیم واعلاے اعلاے امداد واعانت بروجه اتم واحسن بنمائیم ودر دل چنان میگذرد
که چون آئین یگانگی و[illegible] الاد ودیان سالهاست که سبب تجدید مراسم محبت لوازم

مل گئے اور جس طرح ہونا چاہیئے تھا اسی طرح بخوبی تکمیل ہوگیا چنانچہ بذات ہند وؤں کے مندر خدا پرست درویشوں
کے عبادت خانے ہوگئے اور بت پرستوں کی سنکھ کی آواز کے بجائے بانگ نماز بلند ہوئی اور دنیاوی کاموں کے کرنے
کی جیسی دلی خواہش تھی ویسے ہی ہوگئے اور آرزو کے بموجب درست او ختم ہوگئے اور سارے سرداروں اور مغرور لوگوں
نے غلامی کی پیٹی جان کی کمر پر کس کر اور فرمانبرداری کا حلقہ عاجزی کے کان میں پہنکر ہماری فتحمند فوج میں داخل
ہوگئے اور اتنے مختلف مذاہب گروہوں میں باہمی اتفاق پیدا ہوگیا۔ اور ہم نے بھی عاجزی کا سر خاکساری
کی زمین پر اور امید کا ماتھا درگاہ خدا میں جھکا کر ان لوگوں کے امیدوں کے باغ کو بخشش و کرم کے چشمہ
سے تروتازہ اور سرسبز کردیا اور دلی منشا یہ تھا کہ جب کاروبار کام کاج ختم ہوجائے بدنصیب انگریز جو دریائے
شور کے جزیروں میں آکر شورش مچا رہے ہیں اور ساتوں ولایت کے مسافروں کیلئے رکاوٹ بن گئے ہیں (خاص کر
مکہ مدینے کے حاجیوں کو۔ خدا ان دونوں کی آبرو بڑھائے) بہت ستاتے ہیں۔ بذات خود حملہ کرکے اس راستے کو
کوڑے کرکٹ سے صاف کردیں۔ چونکہ سنا جاتا ہے کہ قزلباشوں کے بدمعاش گروہ نے عقیدت اور محبت کے
راستے سے باہر ہوکر اپنے حاکم سے بے ادبیاں برتی ہیں۔ دوستی اور راستی تلاش کرنے والے جی میں آتا ہے
کہ اقبالمند بیٹوں میں سے کسی کو اس طرف لگا دیں۔ اس امر سے قطع نظر کرکے کہ ایران والے سنی مذہب
سے پھرے ہوئے ہیں۔ ہماری ذمہ داری ہمت کے لئے خاندان رسولؐ کی رعایت کرنا ضروری ہے۔ خاص کر
جبکہ سابقہ بزرگوں کے حقوق کا خیال درمیان میں ہو یعنی جب ہمارے والد بزرگوار ہمایوں بادشاہ ہندوستان
سے شکست کھا کر ایران گئے تھے۔ تو شاہ طہماسپ والی ایران نے جو امدادی فوج ان کے ہمراہ کی تھی اس
نے دوبارہ ہندوستان فتح کرکے سلطنت مغلیہ کی بنیاد ڈالی تھی جب تک اس طرف سے دل مطمئن نہ ہوجائے
اس وقت تک دوسری جانب روانہ نہ ہونگے اور اس وقت سلطان روم نے اپنے بزرگوار باپ دادا کے عہد
پیمان کو نیست و نابود سمجھ کر حاکم عراق کی ظاہر کمزوری پر نظر کرکے کئی بار مقابلے کے لئے فوجیں روانہ کی ہیں
اور سنا جاتا ہے کہ حاکم عراق نے سلطان قلی ہمدانی ازخلی کو مدد چاہنے کے لیئے ہمارے پاس بھیجا ہے۔ دل میں آتا
ہے کہ ارادہ کی لگام عراق و خراسان کی طرف موڑ دیں اور امداد و مدد کے جھنڈے پوری طرح اور بخوبی بلند
کریں اور ساتھ ہی جی میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ تم عالی خاندان کے ساتھ برسوں سے دوستی اور یگانگی کی رسم ہے

قرابت از فرستادهٔ مکتوب محبت اسلوب مصحوب سیادت پناه سعادت دستگاه میر قریش
استحکام یافته است میخواهیم که چون نزدیک بخراسان رسیده شود آن والا دودمان نیز
از آنجا از راه دوستی آمده در آن سرزمین سپهر آیین بدیدار گرامی شادکام سازند و بگفت
و شنود دلاویز پرده کشای چهرهٔ یگانگی گردند امید که سخنان خدادانی و رازهای پنهانی که در دل
ما جا گرفته یک یک گفته شود و آنچه از دوربینی و خداپرستی در دل آن والا دودمان پرتو انداخته باشد
شنیده آید خوشا فرخنده حالی که اینچنین دو برگزیدهٔ خدا برای خدا فراهم آمده زبان بگشایند
و سخنان دانشوار باهم بگویند چون پیش دید سرفراز کرده های خدا خواهش برآوردن تام بلند
و سرافرازی نمودن پسندیده های [illegible] نیست دل چنان میخواهد و امید که ایشان همچنین میخواسته
باشند که در هر هیچیکه خداشناسی و خداندیشی بیشتر باشد آن دیگری پیروی و دلجویی او خواهد
یکدلی و یکرویی او فروگذاشت ننماید و الحال که نسبت یگانگی و اتفاق بر عالمیان ظاهر شده
درباره امداد و کمک [illegible] و خراسان بموافق صلاح دید آن حشمت دستگاه بعمل خواهد آمد دیگر
آنچه از فرزند شاهرخ میرزا نوشته اند بسیار خوب نوشته اند سخن آنست که آن سنجا که خرد سالیها و خودسریها
او بود با اینهمه کوتاهی [illegible] پشیمان نباشد سزاوار چندین ناشایستگی شده بود که هر کدام
از آنها پایین پایه میرساند چه از آن بی پروائیها که از بندگی ما کرده و چه از آن گستاخیها که با آن
والا دودمان نموده هرچند از دوستی و خوشی که با دارند چشم پوشیده شود او را چه پایه آن
بود که [illegible] او [illegible] آید و چه از بداندیشیها که به پدر کلان بزرگ دار خود نموده هر
چه باو رسید از خدا رسید [illegible] آنهمه آوارگیها بود اکنون چون شاهرخ میرزا
از خواب پریشان بیدار شده [illegible] هشیار گشته باینجانب رسیده است جز مهربانی
نمودن و از کاسهای او [illegible] چیزی دیگر در دل نمیگذرد و امید از دوستی و خوشی
آن والا دودمان نیز چنانست که از گستاخیهای او چشم پوشند و [illegible] محبت و استحکام
قواعد مودت افاضت [illegible] مهربانان کارآگاه حکیم همام

اور از سر نو سیادت پناہ سعادت دستگاہ سید قریش کے ہمراہ محبت نامے کے روانہ کرنے سے پیار کی راہیں اور
قرابت داری کے اسباب مضبوط ہو گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جب شہر خراسان کے قریب پہنچیں تم عالی
خاندان بھی دوستانہ خیال سے وہاں سے روانہ ہو کر اس آسمان جیسی آراستہ زمین میں اپنے دیدار مبارک
سے خوشنود کریں اور دل پسند بات چیت کر کے دوستی کے چہرے سے پردے کو ہٹا دیں۔ خدا سے امید
ہے کہ معرفت خدا کی گفتگو اور پوشیدہ بھید جو ہمارے جی میں موجود ہیں ایک ایک کر کے بیان کر دئے جائیں
بہت ہی خوش نصیبی کا باعث ہے کہ ایسے دو خدا کے پسندیدہ بندے للّٰہی جمع ہو کر راز دلکو بیان کریں
اور آپس میں دل خوش کن باتیں کریں۔ اور چونکہ دونوں معززین خدا کے مد نظر بندہ نوازی حاصل کرنے
اور ناموری پیدا کرنے کے سوا اور کوئی بات نہیں ہے۔ میری دلی امنگ یہ ہے اور یہ سمجھتا ہوں کہ آپ
بھی یہی مناسب سمجھتے ہوں گے کہ ہم تم دونوں میں سے جس کسی میں خدا شناسی اور خدا پرستی زیادہ ہو
دوسرا اسکی پیروی اور رجوع کو پسند کرے۔ اور اس کی طرفداری اور دوستی میں پہلو تہی نہ کرے۔ اور
اب جبکہ دوستی اور اتفاق کے تعلقات دنیا بھر پر ظاہر ہو گئے ہیں تو حاکم عراق و خراسان کی مدد کے بارے
میں تم شان و شوکت والے کی مشورہ و صلاح کے موافق عملدرآمد کیا جائیگا۔ اور جو کچھ شاہرخ مرزا
کے بارے میں لکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ چونکہ اس میں طفلانہ حرکات اور خود پسندانہ اطوار تھے باوجود
نیز ذات ہمیشہ نیکو کی کم عقلی کے اتنی نالائقیوں کا موجب ہوا تھا کہ جن میں سے ہر ایک اس امر کا مستحق
کرتی تھیں کہ اس کی یہ نوبت پہنچے۔ چاہے وہ بے پروائیاں ہوں جو ہماری ملازمت میں کی ہیں اور خواہ
وہ گستاخیاں ہوں جو تم عالی خاندان کے ساتھ برتی ہیں چاہیے آپ اس دوستی اور رشتہ داری کا
خیال کر کے جو ہم میں اور تم میں ہے شاہرخ مرزا کی خطاؤں سے چشم پوشی کریں۔ اسکو کیا حق حاصل
ہے کہ وہ بے ادبانہ طور سے پیش آئے۔ اور چاہے وہ نازیبا حرکات ہوں جو اپنے بزرگ دادا کے ساتھ
کی ہیں ان سعادت کے عوض میں ایسا بدلہ اسکو ملا وہ خدا کی طرف سے ملا۔ اور بیشک وہ اتنی پریشانیوں
اور مصیبتوں کے لائق تھا جو اسپر پڑیں۔ اب جبکہ شاہرخ مرزا خواب پریشان سے بیدار اور دوستی کی وجہ
سے جو سرشاری ہوتی ہے اس سے ہوشیار ہو کر ہمارے پاس آیا ہے مہربانی کرنے اور تربیت کرنے کو

که مخلص راست گفتار و مرید درست کردار ست و از ابتدای ملازمت ملازم بساط قرب
بوده دوری او را بهیچ وجه تجویز نکرده بودیم برسم رسالت فرستادیم چون در ملازمت ما
او را آن نسبت متحقق ست که مدعیات را بی‌واسطهٔ دیگری بموقف عرض میرساند اگر در مجلس
شریف ایشان همچنین اسلوب مرعی باشد گویا مکالمه فیما بین بی‌واسطه خواهد بود و بجهت
پرسش واقعهٔ غفران پناه رضوان دستگاه اسکندر خان انار الله برهانه سیادت مآب
نقابت نصاب صدر جهان را که از اعظم سادات کبار و اجلهٔ اتقیای این دیار ست مقرر
کرده بودیم و بواسطهٔ بعضی امور در حیز تراخی افتاده بود در نیولا برفاقت حکمت پناه مشار الیه
فرستادیم و انموذجی از سوغات بتحویل عمدة الخواص خواجه محمد علی بموجب تفصیل علیحده ارسال
نمودیم ترقب آنکه بمقتضای عزای اتحاد و اتحاد بواعمل فرموده همواره از طرفین طریق
ارسال رسل و اتحاف تحف مسلوک باشد دیگر از فرستادن کبوتران بهی پرواز و آمدن
حبیب عشقبازشهپر مرغان شوق در جنبش آمد و گلزار خواهش گل گل شگفت اگرچه بحسب
نمود جز بازی بیش نمی‌نماید اما در معنی یاد از مواجید ارباب ذوق میدهد بعهد اشتغال
صوری با این مشتی پرنده چون بدیدهٔ خرده بین بازمی‌نگرد جز پردهٔ برچهرهٔ راز نسبت و بر
همین بال و پر چشم امید باز نه امید که همواره همبرین آئین نامه و پیغام خوشدل
و شادکام میساخته باشند بیت چون قلم آمد لفظ شادکام ❊ ختم شد خط محبت والسلام

خطاب حضرت شاهنشاهی به شاه عباس تخت نشین کشور ایران

ستایش و نیایش عتبهٔ کبریای احدیت جل جلاله و تقدس اسماؤه بمثابه ایست که اگر جمیع نقاط
عقول و جداول فهوم با جنود مدرکات و عساکر علوم فراهم آیند از عهدهٔ حرفی
از آن کتاب یا پرتوی از آن آفتاب نتوانند برآمد اگرچه در دیدهٔ تحقیق جمیع ذرات مکونات
سرچشمهٔ سمانیردی اند که از زبان بیزبانی برآمده تشنه لبان و تفسیده زبانان ببداهی بیدا

جو سچ بولنے والا دوست اور دیانت کام کرنیوالا معتقد ہے۔ اور نوکری کے ابتدائی زمانے سے لیکر ابتک
قریبی درجے پر ملازم رہا ہے۔ کسی صورت میں بھی اس کی جدائی پسند نہ کی گئی تھی۔ مگر اب تمہارے پاس
ایلچی بنا کر بھیجدیا ہے۔ ہمارے دربار میں اسکو یہ حق حاصل ہے کہ مقدمات اور مطالب کو خود پیش کرے
ہم میں اور اس میں کسی دوسرے کے بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہوتی اگر جناب کے دربار میں بھی
اسی قاعدے کا خیال رکھا جائے تو اسکا آپ سے باتیں کرنا گویا بچولئے کے بغیر ہماری تمہاری بات
چیت کے برابر ہو جائے گا۔ اور رضوان بہشت جیسا درجہ رکھنے والے مغفرت کی پناہ میں داخل ہونے
والے اسکندر خاں والد جناب کی ماتم پرسی کے لئے (خداوند عالم آخرت میں سوال وجواب کے
وقت ان کی دلیل کو روشن کرے) سرداری کو پناہ دینے والے بزرگ درجہ رکھنے والے میر صدر
جہاں کو جو بہت بڑے سادات میں سے اور اس شہر کے بڑے پرہیزگار۔ دوست ہیں مقرر کر دیا تھا
جو بڑے کاموں کی وجہ سے تاخیر میں پڑا ہوا تھا اسوقت حکمت پناہ حکیم ہمام کے ساتھ روانہ کر دیا۔
تحفوں اور سوغاتوں میں سے کچھ تھوڑا سا بطور نمونہ عمدہ خواص محمد علی کی سپردگی اور ذمہ داری میں
علیحدہ بھیجا ہے (جسکی تفصیل اس کے پاس موجود ہے) مناسب ہے کہ اس حدیث پر (مسلمانوں تم
آپس میں تحفے اور سوغاتیں دو تاکہ دوستی زیادہ ہو) عمل کرکے ہمیشہ دونوں طرف سے خط وکتابت
اور سوغاتوں کی روانگی کے طریقے جاری رہے۔ پہلے اڑنیوالے کبوتروں کے پہنچنے سے اور حبیب
کبوترباز کے آنے سے شوق کے پرندوں کے پر پھڑپھڑانے لگے اور خواہش کا باغ باغ باغ ہو گیا اگرچہ
یہ امر دکھاوٹ میں تو کھیل سے بڑھکر نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن دراصل صاحبان ذوق شوق کی فریفتگیوں
کو یاد دلاتا ہے۔ خیر خواہ یاد دلائے یا نہ دلائے جب باریک بین نظر سے غور کرتا ہوں تو ان
تھوڑے سے پرندوں میں ظاہری طور سے مشغول ہوجانا انکے چہرہ پر پردہ ڈالنے کے
سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اور ان ظاہری بال وپر پر امید کی آنکھ نہیں کھلتی۔ بلکہ حقیقت کیطرف غور کرتی
ہے) امید ہے کہ آپ ہمیشہ اسی طرح خط وکتابت اور پیغام وسلام سے خوشدل اور خوشنود کرتے رہینگے
مجھیت۔ جب قلم لفظ شاد کا مسودہ لکھنے لگا تو اسی لفظ پر خط محبت ختم ہو گیا۔ اور زیادہ سلام قبول (تقیہ)

حمد حقیقی را تر زبان و سیراب دار نمی‌بس همان بهتر که کمند اندیشه از کنگرهٔ جلال صمدیت که جانهائی پاکان آویختهٔ اوست کوتاه داشته در جلائل نعوت گروه قدسی شکوه حضرت انبیا ورسل علی نبینا وعلیهم التحیة والسلام در آمده اولاً شرائف حالات وثانیاً نبائل عطیات که جمهور انام را از گریوهٔ ضلالت وغوایت بشاهراه عنایت وهدایت آورده اند بر بنا بر تبیال ادا نموده شرح معالی احوال ومکارم اخلاق طائفهٔ مقدسهٔ اهلبیت که رازداران اسرار کبریا وپرده کشایان سرائر انبیا اند بران افزوده از ذروهٔ عزت استدعای رحمتی تازه یادگرد لیکن چون بدیدهٔ انصاف ملاحظه سکیند مدارج این مظاهر کونی والهی ومعالی این مجامع انفسی وآفاقی را که مستهلک در حقیقت حق وفانی در بقای مطلق اند ظل محامد کبریای خداوندی وپرتو صفات علیای ایزدی می‌باید شایسته آنست که ازان داعیه نیز دست باز داشته نکته چند از مقاصد متعارفهٔ ارباب دانش وبینش که بموجب حکمت عملی انتظام سلسلهٔ امکانی بآن منوط است در دیباچه اظهار نهد که هر آئینه درین صورت روان گرم روان مسالک دین وسیراب دلان مناهل یقین که ارادهٔ جداول ظهور وبطون پیش نهاد همت قدسی اساس داشته اند باین دست آویز نیاز مستفیض سعادت خاص میگردد والمنة لله تعالی واعدهٔ کرمشاهدهٔ صفوت نامهٔ گرامی که بمصحوب یادگار سلطان حسین شاملو مرسل شده بود در اواسط ایام بهار و مناظر اعتدال لیل ونهار اهتزاز انبعاث باطن مهر آگین شده با وجود آب منیر شقایق ریاحین در دماغ روزگار پیچیده بود که این گلدستهٔ محبت دولا نکهت رسان مشام یگانگی گشت واو بنچه در توقف تسطیر تماثیل خلت وداد رقم پذیر کلک ظهور شده بود بغایت در موقع خود جلوهٔ استحسان داد فی الواقع روابط معنوی چنان اقتضا میکرد که این همه دیر نکشد لیکن از صادر ووارد مسموع شده باشد که چگونه مشاغل عظیم ومحاربات قدیم با سلاطین ممالک هندوستان واساطین این مرز وبوم که سلطان جداول آسمانی چهار دانگ هفت اقلیم گفته اند اتفاق افتاده بود درین مدت مدید

کے خشک زبانوں اور پیاسوں کو پانی سے سیراب اور کو بالیدہ [illegible] رکھتے ہیں اس لئے یہ مناسب
ہے کہ خدائی بزرگی کے کنارے سے جیسے کہ سر میں یہ ہنر کا رنگ [illegible] خیالات کی کمند
کو چھوٹا رکھکر پاک دبدبہ رکھنے والے گروہ یعنی پیغمبروں اور رسولوں کی نعت و تعریف کی بزرگیوں میں داخل
ہو کر ہمارے رسول صلعم پر اور باقی سارے پیغمبروں کی روحوں پر دعا و سلام بھیجے تو بزرگانہ کمالات
(جو اپنی ذات خاص میں رکھتے تھے) دوسرے بڑی بڑی اعلیٰ بخششیں جن سے ساری مخلوق کو گمراہی
اور فریب کے ٹیلے سے بچا کر عنایت و ہدایت کے راستے پر لاتے ہیں [illegible] طریقے سے بیان کر کے
خاندان رسول صلعم کے گروہ پاک کے بزرگانہ اخلاق اور ان کے حالات کی بلندی کی تشریح جو خدائی
بھیدوں سے خبردار ہیں اور پیغمبروں کے باطنی حالات کو ظاہر کرنے والے ہیں) حمد و نعت میں [illegible]
عزت و آبرو کے گوشے سے رحمت خدا کی خواہش کرنی چاہئے۔ لیکن جب نظر انصاف سے دیکھتا ہوں تو
معلوم ہوتا ہے کہ ان خدائی اور دنیاوی گروہ کے مقام ظہور کے درجے اور راستی جمالی اور روحانی جمع
ہونیوالی جماعت کی بزرگیوں کے لئے (جو حقیقت خدا میں اپنے آپ کو مارے ہوئے اور خالص زندگی
برتے ہوئے ہیں جنکو [illegible] خدائی بزرگ سے [illegible] اور [illegible] کی دعا کی
ضرورت ہے) یہ مناسب ہے کہ [illegible] خیال سے [illegible] اور سمجھداروں کے
عام مقصدوں کی کہ (جو ملکی سیاست کی رو سے) دنیاوی مخلوق [illegible] شامل ہے ابتدائی مضمون
میں بیان کروں ضروری ہے کہ ان مقاصد کے بیان کرنے سے مذہبی راستوں کے تیز چلنے والوں
کی روحانی قوت اور یقین کے چشموں کے سیراب دلوں کی روحانی قوت جنہوں نے دنیا و آخرت کی
نہروں کی سیرابی اپنی پاکباز نیت کے مد نظر رکھی ہے اس [illegible] وسیلہ کے ذریعہ سعادت خاص سے
فیضیاب ہوتی ہے۔ خدائے پاک کا شکر و احسان ہے کہ آپ کے پاک اعزاز نامہ کا مشاہدہ کر کے دل
یادگار سلطان شاہ ملوک کے ہاتھ بھیجا تھا ٹھیک [illegible] اعتدال
کی نظر رکھتے تھے محبت آلود دلکو خوشی بخشنے والا ہوا [illegible] کے دماغ [illegible] خوشی آمیز ہوا
بھری ہوئی تھی کہ محبت و پیار کا گلدستہ یا خط یگانگت کے دماغ میں خوشبو پہنچانیوالا ہوا (بقیہ)

این سواد اعظم با همه وسعت و فسحت که در میان چندین رایان خودرائے و فرمانروایان سپه آرائے انقسام یافته بود و همواره بر سر تمرّد و تجبّر بوده باعث تفرقهٔ خواطر خلق الله میشدند به نیروی توفیقات آسمانی به تسخیر اولیای دولت قاهره درآمده از گریوهٔ هندوکوه تا اقصای دریای شور از سه طرف جمیع سرکشان و گردن فرازان و فرمانروایان زبردست و راجه‌ها و رایان بدبست و افغانان کوه‌نشین کوتاه‌بین و بلوچان بادیه‌پیمائے بادیه‌گزین و سائر قلعه‌نشینان و زمینداران شمولاً و استقلالاً در ظل اطاعت و انقیاد درآمدند و در التیام صدور و ایتلاف قلوب طبقات انام مساعی شرائف مبذول شد و میامن توفیقات غیبیه آنچه در پیشگاه ضمیر حق گزین مے تافت به وجه اتم ظهور داد و اکنون که صوبهٔ پنجاب مستقر رایات منصوره شده مکنون خاطر حقیقت ناظر بود که بیکے از طرز دانان بساط عزت روانه شود درین اثنا همی چند سانح شد اعظم آنها استخلاص عموم رعایا و کافهٔ سکنهٔ ولایت دلپذیر کشمیر از ایادی فتنهٔ متسلطهٔ او باش بود باوجود غایت استحکام و انسداد طریق و ارتفاع جبال و تراکم اشجار و وفور گریوه و مغاک که عبور مواکب اوهام بے ارتکاب مصاعب از آنجا صعب تواند بود باشتیاق عروه توفیقات الٰہی و استمداد از ارواح طیبهٔ حضرات ائمه معصومین سلام الله علیهم اجمعین باتیغ شگرف حکم بمرور عساکر عالیه فرموده شد چند هزار خارا تراش چابکدست منزل بمنزل پیش پیش رفتند و در قلع احجار و قطع اشجار ریه طولی نموده در تفتیح و توسیع طرق و مسالک میکوشیدند چنانچه در اندک فرصتی آن ولایت دلکشا مفتوح شد و عموم رعایا از الویهٔ معدلت استظلال نمودند و چون آن عشرت آباد که ممدوح جمهور نظارگیان حسن سبب از عنایات مجددهٔ الٰہی بوده خود نیز در آن گل زمین رسیده سجدات شکر پروردگار بجا آوردیم و تا به کوهستان تبت سیر کرده از راه ولایت پکھلی و دستور که راه نہیت

یہ زبردست بڑے علاقوں والا ملک اپنی چوڑان چکلان کے ساتھ جو بہت سے مغرور راجاؤں اور فوج کے آراستہ کرنیوالوں حاکموں میں بٹا ہوا ہے جو ہمیشہ سرکش اور زبردست ہو کر مخلوق کے دلوں کو پریشان کیا کرتے تھے غیبی مددوں کی طاقت سے ہماری سلطنت کے زبردست حاکموں نے فتح کریں اور کوہ ہندوکش کی بلندی سے لیکر دریائے شور کے تینوں پہلوؤں کے آس پاس تک سارے سرکش اور سورما اور زبردست حاکم اور بدمست راجہ مہاراجہ اور ناسمجھ پہاڑی پٹھان اور جنگلی نکمے بلوچی اور کل قلعوں والے اور زمیندار ایکدوسرے کی دیکھا دیکھی خود مستقل ہو کر اطاعت شاہی اور فرمانبرداری میں داخل ہو گئے اور رعایا کے دلوں کی دلجوئی اور سینوں کی صفائی اور میل ملاپ میں اعلیٰ اعلیٰ کوششیں صرف کی گئیں۔ اور غیبی برکتوں کی امدادوں سے جو کچھ حق پسندوں کے سامنے روشن ہوتا تھا پوری پوری صورت میں ظاہر ہوا اور ان دنوں جبکہ صوبہ پنجاب فتحمند جھنڈے کا قیام گاہ ہو گیا ہے۔ ہمارے حقیقی نظر رکھنے والے دلمیں پوشیدہ تھا کہ دربار معزز کے واقفکاروں میں سے ایک آدمی بھیجا جائے کہ اتنے ہی میں کئی لڑائیاں ہو گئیں کہ جن میں سے سب سے بڑا کام بدمعاش زبردست ٹولی کے شہر دلپذیر کشمیر کے باشندوں کا اور عام رعایا کا چھڑانا تھا از حد مضبوطی اور راستوں کی بندش اور پہاڑوں کی اونچائی اور پیڑوں کے جھنڈوں اور ٹیلوں اور گڑھوں کے بکثرت ہوتے ہوئے وہ جہاں سے بغیر سختی جھیلے خیالی فوجوں کا گزرنا دشوار تھا۔ خدائی امداد کے دستے کو مضبوط تھامکر اور پاک اماموں کی پاک روحوں سے مدد لیکر دکھ ان پر خدا کا سلام اور رحمت خدا ہو) اچھے طریقے سے فوج شاہی کے گزرنے کا حکم دیا گیا کئی ہزار ماہر سنگتراش (سلاوٹ) ہر پڑاؤ پر آگے آگے چلتے تھے۔ اور سنگتراشی کرنے اور پیڑوں کو کاٹنے میں پوری مہارت ظاہر کرکے راستوں اور سڑکوں کے پھیلانے اور کشادہ کرنے میں کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ تھوڑے عرصے میں وہ کشمیر کا دلکش علاقہ فتح ہو گیا۔ اور عام رعیت زشاہی منصفانہ جھنڈوں کے نیچے پناہ گیر ہوئی۔ اور چونکہ وہ عشرت آباد کشمیر رجس کے حسن پر تماشائیوں نے تعریف کی ہے) خدا کی نئی اور تازہ مہربانیوں سے ملا ہے۔ ہم نے بھی اس بہار نگری میں پہنچکر شکر پروردگار کے سجدے ادا کئے۔ اور تبت کے پہاڑی علاقہ تک کی سیر کرکے شہر پکلی اور دستور کے راستے

سے۔

در نهایت صعوبت عبور نموده عرصهٔ کابل و غزنین مخیم عساکر اقبال شد و تنبیه افغانان
سباع سیرت و قطاع سریرت که در ولایت سواد بجور و تیراه و بنگش سنگ راه
مترددان توران می بودند و تادیب بلوچیان بد نهاد و دیگر صحرانشینان بهائم طبیعت
اغلب خدیعت که خار راه مسافران ایران میشدند نیز بطریق استطراد روی داد و
اصل در توقف بعد از سنوح واقعهٔ ناگزیر حضرت شاه علیین مکان انار الله
برهانه عدم انضباط احوال ایران و هرج مرج آن دیار بود که بتقاضای سجایا
وقوع یافت درینولا که ایلچی خجسته پیغام رسید معلوم شد که آن اختلال روی در
کمی نهاد بهر آئینه از استماع این خبر خاطر نگران رو باطمینان آورد در باطن حقیقت تاسیس
میرسخیت که درین وقت محض پرسیدن شایان آئین مروت و فتوت نباشد درین هنگام
چنان پرسش بظهور رسد که هر گونه کمک و امداد که مطلوب باشد بوقوع آید لیکن
چون مهم قندهار در میان بود و میرزایان آنجا در لوازم معاونت و مخاصمت آن دودمان
عالی تکاسل و تقاعد مینمودند و در مواقع حوادث و مکاره که محل استطلاع عیار جوهر
وفاق است قطعاً آثار یکجهتی و یگانگی بظهور نیاورده اند نیز بپاس رفع ماکرمت صاحبان
ناز و نعم است توسل شایسته بتقدیم نرسانیدند محظور حواشی باطن بود که اولاً قندهار را
بکسان خود بسپاریم و میرزایان اگر نشئهٔ دولت روزافزون نداشته باشند و از ماجرای
سوالف ایام نادم گشته اعانت و خدمت آن جانشین نقاوهٔ طیبین و طاهرین را ملتزم شوند
درینصورت افواج قاهره با ایشان بوده هر گونه امدادی که مرکوز خاطر آن قرة العین باشد
بجا آورند لیکن چون میرزایان از منتسبان این خاندان قدسی بودند بی آنکه استفسار
شود فرستادن جیوش منصوره در نظر عوام کوتاه بین مشتبه بعدم ارتباط میشد از این اراده
منصرف گشت درین اثنا رستم میرزا ورود سعادت نمود و صوبهٔ ملتان که بچندین مرتبه
زیاده از قندهار بود باختصاص یافت و مظفر حسین میرزا شمول عواطف در روابط با

(جو نہایت دشوار گزار راستہ ہے) اُترے۔ اور غزنی و کابل کا میدان اقبال مند [illegible] کا خیمہ گاہ بنا۔ اور
درندوں جیسی حالت رکھنے والے اور ڈاکوؤں جیسی خصلت والے افغانوں [illegible] جو علاقہ [illegible] و تیراہ
و بنگش میں تورانی مسافروں کی رکاوٹ بنا کرتے تھے) اور بذات بلوچیوں اور [illegible] جیسے [illegible] اور چوپایوں
کی سی طبیعت رکھنے والے جنگلیوں کی سزا بھی (جو ایرانی مسافروں کے رستے میں جھگڑا کرتے تھے)
ضمناً ہو گئی۔ (آمدیم بر سر مطلب) اور خط و کتابت میں تاخیر کرنے کی [illegible] والد بزرگوار
جنت نشان شاہ طہماسپ صفوی کے بیوقت مرنے کی خبر سے (خدا [illegible])
کو روشن کرے) حالات ایران کا ٹھکانے پر نہ ہونا اور اس کی ملکی [illegible]
واقع ہوئی۔ اس وقت جبکہ مبارک پیغام لانیوالا ایلچی آیا تو معلوم ہوا کہ [illegible] واقع ہو گئی)
واقعی اس خبر کے سننے سے فکرمند دل کو تسلی ہو گئی۔ اور حقیقت کی بنیاد رکھنے والے [illegible]
کہ ایسی آکھاڑ پچھاڑ کے زمانے میں حالات دریافت کرنا دوستی اور محبت کے قاعدے [illegible] نہیں ہے
ایسے وقت میں اس طرح پوچھ گچھ کی جائے کہ جس قسم کی مدد اور سہارے کی ضرورت ہو [illegible] چونکہ
قندھار کی لڑائی بیچ میں واقع ہو گئی تھی اور قندھاری مغل تم جیسے عالی خاندان [illegible] کی امداد و اعانت
میں سستی و کاہلی کیا کرتے تھے۔ اور مصیبتوں اور دکھوں کے وقت (جو حقیقت [illegible]
کا وقت ہے) محبت و پیار کی نشانیاں بالکل ظاہر نہیں کی ہیں۔ اور ہماری بلند [illegible]
عیش و آرام والوں کا دیس ہے) تجھ تک رسائی پہنچ حاصل نہیں کیا کرتے تھے۔ [illegible]
کہ پہلے تو اپنے آدمیوں میں سے کسی کو قندھار سپرد کر دیں۔ اور مغل اگر [illegible] اقبال کا [illegible]
ہوں اور پہلی بیتی سے چھپ کر تم پاک بارہ اماموں کی قائم مقامی کی مدد و خدمت کے لئے تیار ہو جائیں
اس صورت میں زبردست فوج آپ کے ساتھ ہو گی۔ تم فوراً نظر کے [illegible] مدد کا خیال [illegible]
بجا لائیں۔ چونکہ مغل اس خاندان مبارک کے متعلقین میں سے تھے۔ [illegible]
بلکہ عام تر تاہ نظر لوگوں کی آنکھ میں [illegible] شبہ ڈالتا تھا۔ [illegible]
کہ اسی عرصے میں رستم مرزا قندھاری جیسے آسودہ ہوئے) اور [illegible] (بقیہ

شنیده والده و پسر کلان خود را اینجا فرستاده عزیمت آمدن دارد و بعد از آمدن او
عساکر فیروزمند در قندهار بوده هر گونه امداد و معاونت و نصرت بآسانی خواهد نمود و چون در
آئین سلطنت و کیش مروت اتفاق مرجح بر اختلاف و صلح اصلح از حرب است علی الخصوص نیت
حق طویت ما که از مبادی انکشاف صبح شعور تا این زمان همواره اختلاف مذاهب و
افتراق مشارب منظور نداشته و طبقات انام را عباد الله دانسته در انتظام احوال
عموم خلایق کوشش نموده ایم و برکات این نیت علیا که مقتضای طلبیت عظمی مرةً بعد اخری
مشاهده ملحوظ گشته در نیولا که ممالک پنجاب مخیم عساکر نصرت جلال گشت مکرر عازم جازم
شده بود که انتهاض الویه عالیه بجانب ماوراء النهر که ملک موروثی ست اتفاق افتد تا هم آن
بلاد در تصرف اولیای دولت درآید و هم معاونت خاندان نبوت بطرز دلخواه سمت ظهور
یابد درین اثنا متواتر و متوالی ابهت پناه و شوکت و ایالت دستگاه عبدالله خان والی
توران مکاتبات محبت طراز که متذکر قرابت سابق و ممهد محبت لاحق باشد بوساطت
ایلچیان کاردان فرستاده محرک سلسلهٔ صلح و صلاح و مؤسس مبانی وداد و وفاق
گشت چون در جنگ زدن با کسی که در صلح زند در ناموس اکبر شریعت غرّا
و قسطاس اعظم عقل بیضا ناپسندیده و ناسنجیده است خاطر ازین اندیشه
باز آورده شد و عزیمت تا آنکه هنوز از واردان آن صوب اخبار تدارک اختلال ایران و
ایرانیان که موجب اطمینان تمام گردد شنوده نمی شود و قرارداد خاطر دولت اساس
آن صفوت نژاد انکشاف صریح نمی یابد مأمول آنکه خاطر مهر گزین ما را متوجه هر گونه مطلب
و مقصد خود دانسته و طریق و آئین مراسلات را مسلوک داشته حقائق احوال یومیه
را ابلاغ نمایند و امروز که ایران زمین از دانایان کاردیده و عاقبت بین بسیار کم
شده است آن نقاوهٔ اصلاب کرام را در انتظام ملک و التیام احوال جمهور انام جهد
بلیغ نموده در هر کاری مراتب حزم و مآل اندیشی بکار باید برد و بتسویلات

اپنی ماں اور بڑے بیٹے کو یہاں بھیجکر (ہمارے دربار میں) آنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اسکے آنے پر تمہند نوجیں قندھار میں ہوں گی جو آسانی سے ہر قسم کی مدد و اعانت دے سکیں گی اور چونکہ سلطنت کے قاعدے میں دوستانہ طریقے میں میل ملاپ پھوٹ سے بڑھکر اور صفائی بہ نسبت لڑائی کے زیادہ موزوں ہے خاصکر ہماری راستی پسند سنت جو نور عقل کے پھیلنے کے وقت سے لیکر ابتک ہمیشہ مذہبی اختلافات اور ملتی پھوٹ کو نظر انداز کرکے اور دنیاوی گروہوں کو اللہ کے بندے سمجھکر عام مخلوقات کے حالات کی درستی میں کوشش کرتے رہے ہیں اور اعلیٰ نیت کی برکتیں ہماری بلند سلطنت کے مطابق یکے بعد دیگرے ملاحظ کی گئیں اور دیکھی گئی ہیں اس وقت میں جبکہ پنجاب ملک عزت و بندگی والی فوجوں کے خیمہ گاہ بن گئے کئی بار مستقل ارادہ کیا گیا تھا کہ دراہ نہر کیطرف (جو ہمارا موروثی ملک ہے شاہی سواری کے جھنڈوں کو کوچ کا موقع ملے تاکہ وہ شہزادے شاہی حاکموں کے قبضہ میں آجائیں اور خاندان رسول کی اولاد بھی دل پسند صورت میں ظاہر ہو۔ اسی زمانے میں دبدبہ کے پناہ دینے والے شان و شوکت اور سرداری پر قابو رکھنے والے عبداللہ خاں حاکم توران نے محبت والے خطوط (جو سابقہ رشتے داری کو یاد دلانیوالے اور موجودہ محبت کے بڑھانے والے ہوں) تجربہ کار ایلچیوں کے ہاتھ بھیجکر صفائی اور درستی کی زنجیر کو ہلانے والا اور محبت و پیار کی بنیاد ڈالنے والا ہوا۔ چونکہ ہر شخص سے لڑائی کا دروازہ کھٹکھٹانا جو صلح کے دروازے کو حرکت دے روشن مذہب اسلام کے بڑے احکامات میں اور عقل منور کی بڑی ترازو میں ناپسند اور ناموزوں ہے۔ اس طرف سے دھیان ہٹا لیا گیا۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ابھی تک اسطرف کے آنے جانے والوں سے ایران اور ایران والوں کے فساد کے دور ہونے کی خبریں جو پوری تسلی کا سبب ہوں نہیں سنی جاتی ہیں۔ اور تم شریف خاندان با اقبال کا دلی ارادہ کھلم کھلا ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ امید کیجاتی ہے کہ ہمارے محبت کرنے والے دل کو اپنے ہر قسم کے مطلب و مقصد کی طرف متوجہ سمجھکر اور خط و کتابت کے سلسلے کو جاری رکھکر روزانہ حالات کی حقیقت پہنچاتے رہیں۔ اور اس زمانے میں جبکہ ملک ایران تجربہ کار اور عاقبت اندیش سیانوں سے بہت خالی ہو گیا ہے تم شریف خاندانوں کے تعلقات کو ملکی انتظام اور ملک کے حالات کی درستی میں بڑی کوشش کرنی چاہیے۔ اور ہر ایک کام میں دور اندیشی و انجام بینی کے پہلوؤں کو کام میں لانا چاہیے۔

ارباب [illegible] ایشان مفسد خاطر خود را مشوش نساخت و بمردباری اغماض
نظر از زلات [illegible] ملازمان موروثی و بندگان جدیدی شیمه کریمه خود نموده
ارباب [illegible] آورد اصحاب نفاق را هنوز [illegible] باقی
[illegible] آدمی و هدم بنیان ترتیبانی احتیاط تمام بتقدیم رسانید
[illegible] سازی دشمنان خودکام ز انبساط قرب دور شده خونابه
[illegible] دوست نما لباس عقیدت پوشیده در تخریب
اساس دولت [illegible] مراقبه ضمائر این مردم توجه موفور مبذول باید
داشت و [illegible] نثار فاتحه را بمرحمیات الٰهی معاضد و معاون
[illegible] ودایع و خزائن ایزدی اند بنظر اشفاق
[illegible] فرمود و رحمت عامه الٰهی را شامل حال
جمیع [illegible] هر چه تمامتر خود را [illegible] همیشه بار صلح کل در آورده
[illegible] افزائی خود باید داشت که ایزد توانا بر خلایق مختلف
[illegible] والاهی سلاطین که
[illegible] از دست [illegible] آفرینش گردد
[illegible] جمهور عالم آورده است [illegible]
[illegible] که [illegible] دیده و دانسته
[illegible] و مستلزم هستند [illegible] حال برآمده
[illegible] خود مستر شده [illegible] منهاج
[illegible] خلائق [illegible] و مقدار میل
[illegible] شورش و سرزنش و در فراخی حوصله در انتظام
[illegible] و مشتمل عمر و دولت پرده کشا [illegible] از نتایج این شیمه

اور بیری دشمنی لوگوں کے فریب دغا اور فسادی باتوں کے جھوٹ پر آپ جی کو پریشان نہ کرنا چاہئے اور
نئے نوکروں اور پرانے ملازموں کی غلطیوں سے چشم پوشی اور سہار کرنے کو اپنی عادت بنا کر محبت و پیار کرنیوالوں
کو جمع کرنا چاہئے اور مہربانی کی روشنی سے منافقوں اور بیریوں کی سیاہی کو صاف کر دینا چاہئے اور فتنہ
کے قتل کرنے اور خدائی بنیاد کے گرانے میں پوری پوری احتیاط کرنی چاہئے۔ کیونکہ بہت سے جانی دوست
خودغرض دشمنوں کی مکاری پر شاہی نزدیکی کے فرش سے دور ہو کر موت کا کچھ لہو پیتے رہتے ہیں اور بہت سے
دوستی جتانیوالے دشمن اعتقاد کا لباس پہنکر شاہی نیو کے گرانے میں کوشش کرتے رہتے ہیں (اس فقرہ
میں ماضی قریب بمعنی استمرار ہے) اس قسم کے لوگوں کے دلوں اور بھیدوں کی نگرانی میں زیادہ دھیان دینا
چاہئے اور اس مٹنے والی دنیا کے مانگے تانگے دھن دولت کو خدائی مرضیوں میں مددگار و معاون بنانا چاہئے
اور انسانی جماعتوں کو جو خدائی گنجے اور عجیب و غریب امانتیں ہیں پیار کی نظر سے دیکھکر دلوں کی دلجوئی میں
کوشش کرنی چاہئے۔ اور خدا کی عام مہربانی کو سارے مذہبوں اور دھرموں پر شامل حال جان کر پوری
پوری کوشش سے اپنے کو صلح کل کے پر بہار گلشن میں لا کر ہمیشہ ذاتی (آفتاب ترقی اقبال کے) مقابلہ پر
نظر رکھنا چاہئے کیونکہ خدا تعالیٰ طرح طرح کے مذہب والوں اور جدی جدی حالت والوں پر بخشش
کا دروازہ کھول کر مہربانی کرتا ہے۔ اس لئے بادشاہوں کی بلند ہمت کیلئے (جو سایہ خدا ہیں) ضروری
ہے کہ اس روش کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ کیونکہ دنیا کا آفریدگار شاہوں کے بلند طبقے کو دنیاوی انتظام اور
رعایا کے چوکیدار کے لئے (دنیا) میں لایا ہے تاکہ جماعت مخلوق کی عزت و آبرو کی حفاظت کریں ۔ انسان
دنیاوی کام کاز [illegible] (جو گزرنیوالی ہے) جان بوجھکر غلطی نہیں کرتا تو مذہب و ملت کے بارے میں (جو
باقی رہنے والا ہے) کس طرح سے سستی کرے۔ اس صورت میں ہر مذہبی گروہ کی حالت دو پہلوؤں سے
خالی نہیں ہے۔ یا تو سچائی اسکی طرف ہے۔ ایسی حالت میں منصف ہدایت پانیوالے لوگ پیروی کرینگے [illegible]
نہ تنگیں گے اور اگر خاص مذہب کے اختیار کرنے میں غلطی یا بھول چوک ہو گئی ہے اور جہالت کا راستہ لے رہا ہے تو رحم
اور مہربانی کرنیکا موقع ہے نہ جھنجھلا کر ملامت [illegible] بہت بڑا نہیں کوشش کرنی چاہئے۔
کہ جسکی برکتوں سے دنیا و آخرت کی کشادگی اور عمر و دولت کی ترقی ظاہر ہیدا ہی ہے اور اس اقبالمند [illegible] نہیں سنے ہے۔

دولت افزا آنست که در هنگام کم فرصتی و استیلای قوت غضبی دوستان باشتباه دشمنان
پایمال نشوند و دشمنان دوست نما را روائی مکر و فریب نماند و در پاس قول بر سند سعی
باید نشست که ستون بنیان فرمان روائیست و تحمل و بردباری را مصاحب دائمی خود
گردانید که اساس دولت پایدار در ضمن این منطویست بر ضمیر دلپذیر مخفی نماند که از اراده
چنان بود که یکی از مختصان حریم عزت را مصحوب یادگار سلطان فرستاده شود تا اوضاع
ایران از قرار واقع دیده بعرض مقدس رساند درین اثنا در ولایت کشمیر جمعی از شوره بختان
بغی و طغیان ورزیدند و ناخیریده سعیدی از ملازمان رکاب سعادت اعتصام در شکارگاه
بودیم که این خبر رسید باشاره ملهم اقبال خود بطریق یلغار بآن ناحیت روان شدیم هنوز
رایات مقصد [illegible] رد به کشمیر نرسیده بود که بهادران نصرت منش که بحسب ضرورت همراه این
فرقه طاغیه [illegible] بودند رو بوی یافته سر آن سرمایه فساد را بدرگاه والا آوردند چون این
ممالک بمیامن برکات قدوم عالی مهبط امن و امان گشت سعادت فرموده بهدارالملک
لاهور نزول اجلال شد درین هنگام حاکم سیوستان و ٹھٹھه و نواحی سنده که سر راه
ایران ست با لشکر نصرت قرین از بخت برگشتگی در پیکار بود و راه عراق مسدود فرستادن
ایلچی در توقف افتاد و اکنون که خاطر اقدس از همه امور فراغ یافت و سیوستان و ٹھٹھه در سلک
ممالک محروسه درآمده و میرزا جانی بیگ حاکم آنجا بآستان بوسی استسعاد یافت چون نقوش
ندامت گذشته و حروف عقیدت آینده از لوح پیشانی او ظاهر بود آن ملک بجنگ گرفته
را باز باو مرحمت فرمودیم و راه عراق و خراسان نزدیک تر و ایمن تر از سابق پدید آمد
مشارالیه را رخصت فرمودیم و سلالة الکرام مخلص معتمد ضیاء الملک را فرستادیم و
چندی از مقدمات محبت اساس و کلمات خیریت اقتباس بزبان او تفویض یافت
که در وحدت سرای خلوت الفت ابلاغ نماید و نیز حقیقت احوال ایران را از قرار واقع فهمیده
معروض دارد و [illegible] خواجه بنام فرستاده شد که تفصیل علیحده بگذراند

کہ کم فرصتی کے وقت اور قوت غضبی کے چھا جانے سے دوست دشمنوں کے شر سے برباد نہ ہو جائیں، اور دوست نما دشمنوں کو مکر و فریب کے پھیلانے کی سکت نہ رہے اور اپنی بات کی پاسداری میں کوشش والی گدی پر بیٹھنا چاہئے (کیونکہ بات کی پچ کرنا) حکومت کی نیو کا کھمبا ہے اور سہار و برداشت کو دائمی ہمنشین بنانا چاہئے کہ دولت کی پائدار بنیاد اس کے اندر لپٹی ہوئی ہے۔ دلپذیر دل پر پوشیدہ نہ رہے کہ ارادہ یہ تھا کہ ہمارے معزز دربار کے کسی خاص شخص کو یادگار سلطان کے ہمراہ بھیجا جائے جو ایران کی پوری حالت دیکھکر ہمارے گوشگزار کرے۔ ہم اسی خیال میں تھے کہ صوبہ کشمیر میں ایک کم نصیب جماعت نے فساد و سرکشی اختیار کی اور ہم تن تنہا صرف رکاب کے چند آدمیوں کے ہمراہ شکار میں تھے کہ یہ خبر پہنچی۔ اقبال کے فرشتے کے اشارے سے خود ڈبل مارچ کر کے اس علاقہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی شاہی سواری کشمیر نہ پہنچی تھی کہ یہ فتحمند بہادر جو مصلحتاً اس باغی گروہ کے ساتھ ہو گئے تھے موقعہ پا کر خاص فساد کے بانی کا سر کاٹ کر دربار شاہی میں لے آئے۔ جب یہ ملک ہمارے قدموں کی برکتوں سے امن و امان کی قیام گاہ بن گیا۔ اس موقعہ پر سیوستان ٹھٹھہ اور علاقہ سندھ کا حاکم (جو ایران کے سرے پر واقع ہے) قسمت پلٹ جانے سے ہماری فتحمند فوج سے لڑ رہا تھا اور اس جھگڑے کی وجہ سے عراق کا راستہ بند تھا۔ ایلچی کی روانگی میں دیر ہو گئی۔ اس وقت جبکہ شاہی دل سارے کاموں سے فارغ ہو گیا اور سیوستان و ٹھٹھہ شاہی ملکوں میں داخل ہو گئے اور وہاں کے حاکم مرزا جانی بیگ نے ہماری آستان بوسی سے عزت حاصل کی۔ چونکہ گزشتہ حالات کے لئے شرمندہ صورت بنکر آئندہ کیلئے اعتقاد کی باتیں اس کی پیشانی کی تختی سے ظاہر ہوتی تھیں۔ اس لئے وہ لڑ بھڑ کر فتح کیا ہوا ملک پھر اسی کو بخشدیا اور عراق و خراسان کا راستہ بہ نسبت پہلے کے زیادہ محفوظ اور قریب کا نکل آیا۔ یادگار سلطان کو رخصت کر دیا گیا۔ اور بزرگوں سے سلسلہ نسب رکھنے والے دوست اور قابل اعتبار شخص ضیاء الملک کو بھیجا۔ اور بہت سی پیار و محبت والی باتیں اور خیریت حاصل کرنے والے کلمے اس کی زبان کے سپرد کر دیئے گئے (پوشیدہ طور سے بتا دیئے گئے) تاکہ تنہائی کے موقع پر عرض کر دے اور ایران کی اصلی حالت کو بخوبی سمجھ کر بیان کرے۔ اس شہر کی تھوڑی سی سوغات خواجہ ابو النصر کی ذمہ داری میں بھیجی گئی ہے۔ کہ سب کو جدا جدا پیش کرے۔

مرحوم آنکه این دو خاندان را خانه خود دانسته برخلاف ایام گذشته سلوک نمایند و ارسال
رسل و رسائل را که ملاقات روحانی و مجالست معنوی ست همواره از شمائل یکجهتی و یگانگی
شمارند حق سبحانه و تعالی آن نقاوهٔ خاندان اصطفا و ارتضا و خلاصهٔ دودمان اجتبا و اعتلا
را از مکاره و مکائد آخر الزمان محفوظ و مصئون داشته بتائیدات غیب الغیب مؤید و مشید داراد

نامهٔ حضرت شاهنشاهی بوالی ولایت کاشغر ایزد جهان آرای را ستایش
و آفرین که نزهتگاه عالم را به فروغ آگهی مردم پذیرای نور گردانید و این شگرف
انجمن را بلوامع داد و دهش فرمانروایان والا شکوه آسودگی کرامت فرمود آگاه
دلان بیدار بخت آن تواند بود که شناسای همین بخششهای الهی شده سجود نیایش
بدرگاه داد و دهش نمایند و به گزیدگی اندیشه و سنجیدگی کردار سپاس گذاری را اساس
نهند و مراسم کارسازی شایسته آنکه چراغ قدردانی افروخته باندازهٔ آن دوستی و خیر
سگالی بجا آورند بنابرآن چشمداشت از آن نقاوهٔ دودمان عز و علا و عصارهٔ خاندان مجد و
اعتلا آنست که نظر بر وفور عنایت ایزدی که درباره این نیازمند عتبهٔ کبریاست و
سلاطین روزگار را داده رنگ نشینان زمان سلسله جنبان مصادقت و یکجهتی شده همواره
بارسال رسل و رسائل بهجت پیرای خاطر مقدس میگردند آن گوهر اکلیل سعادت با وجود
چندین روابط بیشتر از همه طریق مراسلت گشاده چهره آرای خوب کرداری شوند
خصوصاً که گلستان همیشه بهار کشمیر در حوزهٔ تصرف اولیای دولت قاهره درآمده
و قرب مسافت دست داده باشد راه صفوتکدهٔ محبت و یگانگی گشوده از نفائس
هندوستان که مجمع هفت اقلیم ست هرچه خواهش باشد بی تحاشی التماس نمایند و مارا مستظهر
سترگ دانسته جویبار خجسته‌مندی را سیراب سازند درین هنگام که عزم سیر کشمیر بود در رایات
گیتی کشا شد چنان بمسامع اقدس رسانیدند که در پیش زمان سعادت منشی و هوشمندی
بغایه محمد ابراهیم رسالت فرستاده بودند باعث مزید عاطفت ضمیر آسمان پیوند شد جل درینولا

یہ امید کی جاتی ہے کہ ہمارے گھر تو اپنا ہی گھر تصور کر کے گذشتہ زمانے کے برخلاف سلوک کریں اور خط و
کتابت کی روانگی کو جو روحانی مقامات اور باطنی ہمنشینی کے برابر ہے ہمیشہ یگانگت اور ایکے کی صورتوں
میں شمار کریں۔ پاک و بلند خدا تم پسندیدہ اور برگزیدہ خاندان کے خلاصے کو اور بلندی و بڑائی کے
خاص گھرانے والے کو دنیا بھر کی تکلیفوں اور فریبوں سے بچا کر غیبی امدادوں پر تائید یافتہ
اور مضبوط و بلند رکھے۔

اکبری خط ولایت کاشغر کے حاکم کے نام سے

اس جگت کے سنوارنے والے پروردگار کی بھلائی اور اچھائی (بیان کرنی چاہیے) جس نے کہ
دنیاوی سیر گاہ کو انسانی واقفیت (یا عقل) کی ترقی کے لیے روشنی قبول کرنے والا بنا دیا اور اس
اچھی انجمن کو دنیا کے بلند شدہ حاکموں کے انصاف کی روشنیوں سے آرام بخشا جو کوئی شخص خدا کی اعلیٰ
اور مفید بخششوں کا پھیلانے والا بنیگا۔ وہ ہمیشہ دور رہیں سے بلند اقبال ہو سکے گا۔ اور یہ شغل
خدائی درگاہ میں عاجزانہ سجدہ کر دعائیں اور پسندیدہ خیالات اور عمدہ کاروبار کے شکریہ (ادا کرنے کی)
بنیاد ڈالیں۔ اور عمدہ کام کاج میں سے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ قدردانی کا چراغ جلا کر اس کے
موافق دوستی اور خیر خواہی بجا لائیں اس سے تم بھلائی اور برتری کی قوت اور بڑائی و بلندی کے
گھرانے کے خلاصے سے یہ امید کی جاتی ہے کہ خدا کی بہت ساری عنایت کو دیکھ کر (جو ہم جیسے آستانہ خدا
کے نیازمندوں کے ساتھ ہے) اور جہان گیر کے بادشاہ اور دنیا بھر کے شہنشاہ اتفاق و راستی کی زنجیر
کو ہمیشہ حفاظت کر کے قلب شاہی کو خوشنود کرنے والے ہوتے ہیں۔ تم تاریخ اقبال کے موتی
سے تعلقات کے ہوتے ہوئے سنتے ہیں کہ عمدہ خدا کی قدرت سے چہرہ اچھی رفتار (زمانہ) پر چہرہ آراستہ کرنے
والے بنو۔ خاص کر جس وقت کہ عمدہ بہار کشمیر ہماری سلطنت میں بدستور حاکموں کے قبضہ میں آ گیا
ہوا اور یہاں کا راستہ مل گیا ہے بہت وہ رستہ جو تھا بہ بہشت کو کھول کر ہندوستان کی نفیس سامان جو
سوغاتوں والا تھا کا مجموعہ ہے کہ تم بھلا طلب کریں اور ہم کو اپنا اچھا مددگار تصور فرما کر تابعداری کی
مہر کو بھیج دیا کریں۔ اس وقت جب کہ کشمیر کو دلکش میدان دنیا کے فتح کرنے والے جھنڈوں کا قیام گاہ

او حوادث زده از راه حجاز بدرگاه مقدس آمد نوازش کرده روانه فرمودیم تا جلائل مکارم
و جزائل عاطفت ما دل نشین آن قرة العین سلطنت گرداند دیگر چنان به پیشگاه باطن قدسی
پیوند میرسد که یکی از ظرف دانان محفل همایون را بایلچی گری حضرت خصت فرمائیم انچه مصلحت دید
آن دودمان اجلال باشد بموقف ابلاغ رسانند و از آنجا که وقوف بر احوال زمانیان
شمع افروز دیده دریست همواره جویای سوانح اقالیم بوده از آن نسخه دانش افزا دوستان
نیکو اهتمام مدعی ست که از ختا خبر منقح در میان نیست انچه از اوضاع آن ناحیه معلوم شده
باشد به تفصیل رقم زدهٔ کلک اختصاص گردانند فرمانروائی گیتی دو الک آویزش دارد
در روش پاسبانی و معدلت پژوهی بر چه حال ست و از دانایان حکمت اندوز
تجربه کار و جستجویان نفس ذو فنون که امروز دران ولایت بزم افاضت گرم دارند
چه کسانند بر چه کیش اندو از نادره کاران سپهر پیرو در صنعتهای غرابت بخش کدام
غازیه شهرت بروی دارد و بجهت آنکه برخی از سخنان دل آویز را زبانی نیز
گزارش نماید معتمد الخواص ابراهیم را فرستادیم و فتا حاکه از بازرگانان جهان نوردست
و باین عتبه اقبال بازگشت و ارادهٔ سیر ختائی کند زیاده چه نویسد والسلام

نامه حضرت شاهنشاهی به شرفای کرام مکه معظمه منوره صانها الله
تعالی عن ذمائم الانفس والافاق الحمد لله وکفی وسلام علی المجتبی المصطفی و
علی عباده الذین اصطفی سیما علی معشر الشرفاء الحنفاء چون همگی توجه اشرف اقدس
مصروف بر آنست که طوائف انام از خواص و عوام و کافهٔ برایا و سائر رعایا که ودایع
بدائع حضرت منعم اند جلت نعماءه مرفه الحال و منشرح البال بوده در اداء مراسم عبادات
و لوازم طاعت مواظبت نمایند و بوجه من الوجوه دست تسلط و تعدی ابنای روزگار رجال
خلق الله خصوصا عجزه و فقرا دراز نگردد و خلائق بقدر میسور بوسیله جمیله مازموائد نعم
وافره که بعنایت الهی تقسیم آن مفوض بما شده محظوظ و متلذذ باشند سیما ساکنان

اس وقت جب آپ کا ایلچی ڈیٹروں کے ہاتھ سے (لڑکر) مصیبت کا مارا حجاز سے ہوتا ہوا درگاہ والا میں آیا
اس پر مہربانی کرکے واپس کر دیا۔ کہ ہماری بڑی زبردست مہربانیاں اور اعلیٰ اعلیٰ نیکیاں تم نورچشم سلطنت
کے دلنشین کر دے اور ولی پاک پیشگاہ میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے دربار مبارک کے کسی واقفکار کو شہر
ختا میں ایلچی بنا کر روانہ کروں۔ تم عالی خاندان والے نوجوان کی جو کچھ اس بارے میں رائے ہو اس سے
مطلع کرو۔ اور چونکہ دنیا داروں کے حال سے خبردار ہونا ہوشیاری اور بینائی کو ترقی دیتا ہے ہمیشہ روئے
زمین کے ملکوں کے حالات سے خبردار ہو کر تم جو زیادہ عقل والی کتاب کے مانند ہو اس سے ایک
داستان سُننی چاہتا ہوں۔ مدت ہو چکی کہ شہر ختا کے اصلی حالات معلوم نہیں ہوئے۔ جو کچھ اس علاقہ
کے رنگ ڈھنگ سے پتہ چلا ہو وہ واقعات قلم خاص سے لکھکر بھیجیں کہ کون حاکم ہے اور کس سے لڑنا
پڑتا ہے۔ اور نگرانی و انصاف کس رنگ پر ہے۔ اور سیانے ۔۔ رتے سمجھدار فریبی نفس سے
لڑنے اور مقابلہ کرنے والے (جو آج ملک ختا میں فیض پہنچانے کی محفل کو روشن رکھتے ہیں) کون لوگ
ہیں اور کس مذہب کے پیرو ہیں۔ اور ہنرمند کاریگروں میں سے اور عجیب و غریب دستکاریوں میں کون
آدمی شہرت کے چہرے پر پوڈر ملے ہوئے ہے اور اس لئے تاکہ تھوڑی سی دل پسند باتیں زبانی بھی
عرض کرے۔ اپنے خاص معتمد ابراہیم نامی کو بھیجدیا ہے۔ اور قماع نامی جو سیاح سوداگروں میں سے
ہے۔ اور ہر پھر کر ہمارے دربار میں لوٹ آتا ہے۔ شہر ختا کی سیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ بس اب سوائے
سلام کے اور کیا لکھوں۔

اکبری شاہی فرمان شہر مکہ معظمہ کے بزرگ شرفا کے نام

جس کو خدا تعالیٰ روحانی و جسمانی برائیوں سے بچائے رکھے

ساری تعریف خدا کیلئے موزوں ہے۔ اور وہی خدا ہم کو کافی ہے۔ اور پاک و پسندیدہ رسولؐ پر
سلام ہو اور بالخصوص لیسے بندوں پر جو مقبول خدا ہیں۔ خاصکر سرور ذات کے پاک گروہ پر سلام پہنچے۔
چونکہ ہماری پاک اور بزرگ توجہ اس امر پر مصروف ہے کہ رعایا کے گروہ چاہے خاص ہوں یا عام اور عام
پبلک اور کل جہاں جو نعمت دینے والے خدا کی عجیب و غریب امانتیں ہیں۔ اس کی نعمتیں بہت بڑی ہیں

آن خیر البلاد و متوطنان آن احسن البقاع علی الخصوص زمرهٔ منتسبان خاصه آن موقف مقدسا
که محل ورود جنود ملائک و غایت مقصد و مقصود و همه منتسبان متمکنین فیها علی الا [illegible]
است مشمول انواع عواطف ما باشند بنا بر علی هذا قرار یافته که هر سال یکی از ملازمان درگاه
خلایق پناه را که بمزید حسن ظن متصف بوده باشد میر حاج ساخته ادرارات و انعامات از
نقود و اجناس بقدر تفاوت درجات و تناسب طبقات میفرستاده باشیم چون در سنه
تسع و ثمانین و تسعمائه بعضی نمکحرامان قدم از جادهٔ اطاعت بیرون نهاده طریق بغی پیموده
بودند و باعث تفرقه خاطر عباد الله گشته بنا بر آن بجهت دفع و رفع فتنه باغیه و تخلیص عجزه
از مکائد اشرار متوجه تسویهٔ ممالک پنجاب و کابل شده بودیم و بتائیدات الهی و توفیقات
نامتناهی با عساکر بسیار و اقبال بی شمار تا کابل پیروزی شد در روزی چند کابل مخیم سرادقات
عز و جلال گشت الحمد لله که تادیب و تنبیه مخالفان باحسن طریق کرده شد و هر کس هر جا که
بخبث باطن و قبح سریرت خود خیال فتنه کرده بود بکتم عدم رفت مجدداً بمقتضای
مراحم ذاتیه و مراسم جبلیه عفو جرائم محمد حکیم میرزا نموده کابل را باو عنایت فرمودیم بشرطیکه در
احیای مراسم شریعت غرا مساعی جمیله نماید و در ترفیه احوال عباد الله نهایت جد و جهد بجا آورد
و از آنجا مراجعت فرموده دار الخلافة العالیه مستقر رایات ظفر آیات شد بواسطه کدورت
و شامت این طائفهٔ باغیه در سال مذکور ارسال خیرات بمردان حرمان دست داد و امید که
من بعد قضای آن عینی نشود و دیگر مسموع شد که شیخ عبد النبی و مخدوم الملک حکیم الملک جدا جدا
مبلغی که در هر سال مرقوم شده بود که بشرفای عظام و قضات کرام و بعضی مصارف شریفه دیگر
بی مشارکت احدی باستر و الکتمان رسانند باید که تفصیل آن مبلغ بکیفیتی که بمشار الیهم رسانیده
باشند بمهر شرفا و قضات نویسانیده فرستند که ملاحظه نموده شود و چون حکم شده بود که بعضی
از اشیای غریبه و نفیسه که در نظر آید بمبلغ وفا کند بعضی مبلغ معهود را صرف آن کرده ابتیاع
خواهند نمود بنا بر آن تعیین آن مبلغ نشده دیگر چنان بمسامع علیه رسید که بعضی اشرار فجار

خاصکر خانہ خدا کے باشندے اور مکہ مدینے کے رہنے والے اور بالخصوص اس پاک مقام سے تعلق رکھنے والوں کی جماعت (کیونکہ وہ کعبہ فرشتوں کی نوجوں کے اترنے کا مقام ہے اور وہ لوگ جو بہشت میں چھپر کھٹوں پر تکیہ لگا کر صدا میں بیٹھنے والے ہیں۔ ان کا آخری مقصد و مطلب ہے) ہماری مہربانیوں اور بخششوں میں شامل رہیں۔ اسی لئے یہ قرار پایا ہے کہ ہر برس درباری نوکروں میں کوئی جو دیانت اچھے گمان سے موصوف ہو۔ حاجیوں کا سردار بنا کر روپئے اور وظیفے خواہ نقدی ہو یا اسباب ہر ایک شخص کے درجے کے بموجب اور جماعتوں کا لحاظ کر کے بھیجتے رہیں۔ چونکہ سنہ ۹۸۹ھ میں بعضے نمک حراموں نے اطاعت کے راستے سے قدم باہر نکال کر ابغاوت کا راستہ اختیار کیا تھا اور بندگان خدا کی دلی بے چینی کا سبب ہو گئے تھے۔ اس بنا پر شریروں کی مکاریوں سے غریبوں کو چھڑانے اور باغی گروہ کو رفع دفع کرنے کیلئے صوبۂ پنجاب و کابل کے ملکوں کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔ خدائی امدادوں اور بے انتہا عنایتوں سے بہت سارے لشکر کے ساتھ اور از حد اقبال کے ساتھ کابل تک کی سیر کی گئی اور کابل چند روز تک عزت و بزرگی کے پردوں کی خیمہ گاہ رہا۔ خدا کا شکر ہے کہ دشمنوں کو بخوبی سزا دی گئی۔ اور تنبیہ کی گئی۔ اور جس کسی نے جہاں کہیں اندرونی برائی اور اپنی طبیعت کی بدی سے فساد برپا کرنے کا خیال کیا تھا وہ نیست و نابود کر دیا گیا۔ از سر نو ذاتی مہربانیوں کی وجہ سے اور پیدائشی قاعدوں کی بنا پر محمد حکیم مرزا کی خطائیں بخشکر کابل اسی کو دیدیا گیا۔ بشرطیکہ روشن مذہب اسلام کے طریقوں کو (جو درست کی مثال ہیں) زندہ کرنے میں بخوبی کوششیں کرے۔ اور رعایا کی خوش حالی میں بہت محنت و مشقت اٹھائے۔ شاہی سواری وہاں سے لوٹی اور دار الخلافہ فتحپور چند روز کا قیام گاہ ہو گیا۔ اس گروہ باغی کی خوشنودی اور سختی کے خیال سے اس سال وظیفوں اور خیرات کے روانہ کرنے میں ناکامیابی حاصل ہوئی۔ امید ہے کہ آئندہ یہ سلسلہ بند نہ ہوگا اور دوسرے یہ کہ شیخ عبد النبی اور مخدوم الملک اور حکیم الملک ہر ایک کے روپے کی تشریح (اس رقم کے علاوہ جو رجسٹر میں لکھدی گئی تھی کہ اس کو بڑے سادات اور بزرگ قاضیوں کے پاس اور بعضے اور اعلیٰ اخراجات میں کسی دوسرے کو شریک کئے بغیر خفیہ اور پوشیدہ صورت سے پہنچا دیں) ان صاحبان نے پہنچایا ہوگا۔ قاضیوں کی اور شرفائے کی مہریں لگوا کر بھیج دی جائیں۔ تاکہ اس کو دیکھ لیا جائے۔ (بقیہ)

بنسبت فضائل مآب کمالات اکتساب شیخ معین الدین محمد هاشمی شیرازی بمقتضای بغض
و عداوت و حسد تهمتی کرده در مقام ایذاء و اهانت مشارالیه شده بودند و دران اثنا مذکور
نموده بودند که در رساله که بنام نامی ما موشح ساخته فرستاده بود بعضی سخنان که موافق
شریعت اطهر و موافق ملت اطهر نبوده مندرج بود مخفی و محتجب نباشد که آن محض افتراء
بهتان و عین کذب و طغیان بود. نعوذ بالله من شرور انفسهم اصلاً و قطعاً از مشارالیه
امری و حرفی که مخالف معقول و منقول بوده باشد بسمع اشرف اقدس نرسیده و از ان
باز که بعتبه بوسی مشرف شده بغیر از صلاح و تقوی و اتباع شریعت محمد مصطفی صلی الله
علیه و آله و سلم امری دیگر معلوم خاطر اقدس نشده باید که آن شرره فجره و حسده و مرده را تنبیه
و تادیب نمایند و مشارالیه را از دست ظلم و ستم اهل فتنه و فساد نجات بخشند و عجب از بعضی
ناقصان که این افتراهای صریح که بلهان و صبیان تصدیق نه نمایند اصغا نموده در
صدد آزار این نوع مردم می شوند باید که امثال این مردم را از ان
امکنه شریفه بیرون آورده راه ندهند و خاطر اشرف ما را متوجه انتظام
احوال ستوده مآل خود دانسته در آن بقعه قدسیه با دعیه ماثوره اشتغال
نموده هنگام ملاقات حقائق احوال و سوانح ایام را می نوشته باشند که همواره
باعث مزید توجه عالی خواهد بوده والسلام مفاوضه حضرت شاهنشاهی بدانایان
فرنگ سپاس بیقیاس نثار بارگاه پادشاه حقیقی که مملکتش مصون از صدمه زوال است
و سلطنتش مامون از لطمه انتقال فضای بدیع تمامی زمین و آسمان گوشه ایست
از اقطاع ابداع او و بیدای ناپیدائی لامکان قطعه ایست از جهان اختراع او مدبری
که انتظام عالم و نظام بنی آدم بدستیاری عقل پادشاهان عدالت پیشه و پامردی عدل
شهریاران نصفت اندیشه منوط و مربوط ساخته مقدری که مرابطه محبت و ضابطه مودت
طنطنه ایتلاف و التیام و دبدبه امتزاج و استیناس در افراد کائنات و انواع مکونات

کہ بعضے بدکار شریر بزرگیوں کے پناہ دینے والے کمالات حاصل کرنے والے شیخ معین الدین محمد ہاشمی شیرازی پر دشمنی و بیر کی وجہ سے الزام لگا کر انکی حقارت و ذلت کے درپے ہوئے تھے اور اسوقت بیان کیا تھا کہ مولانا نے اس رسالے میں جو ہمارے نام پر آراستہ کر کے بھیجا تھا) بعض ایسی باتیں جو پاک شریعت کے موافق اور روشن مذہب اسلام کے بموجب نہ تھیں لکھی تھیں۔ تم پر پوشیدہ اور پنہاں نہ رہے کہ وہ بالکل دھوکا اور فریب اور سفید جھوٹ ہی نہ تھا۔ بلکہ اسلامی سرکشی تھی۔ خدا ان دھوکے بازونکی ذاتی شرارتوں سے بچائے رکھے۔ بالکل صاف اور قطعی طور سے معلوم ہو جانا چاہئے کہ مولانا کی کوئی بات جو عقل و مذہب کے خلاف ہو ہمارے کانوں تک نہیں پہنچی اور جسوقت سے کہ آستانۂ شاہانہ پر مشرف ہوا ہے کہ بادشاہی دل کو پارسائی اور پرہیزگاری اور اسلام کی پیروی کے سوا (رسول پر اور رسول کی آل پر دعا و سلام ہو) اور کسی بات کی خبر نہیں لگی۔ تم کو چاہئے کہ ان شریروں بدذاتوں حاسدوں۔ مردودوں کو تنبیہ کرو اور مولانا مذکور کو فسادیوں اور فتنہ انگیزوں کے ظلم و ستم کے ہاتھ سے نجات بخشو۔ اور بعضے کم عقلوں پر تعجب ہوتا ہے کہ ان کھلم کھلا الزاموں کو سنکر جن کو بے وقوف اور بچے تک سچ نہ سمجھیں اس قسم کے آدمیوں کو ستانے کے درپے ہوتے ہیں۔ مناسب ہے کہ اس قسم کے نالائقوں کو ان شریف مقامات سے باہر نکال کر پھر نہ آنے دیں اور ہمارے مبارک دل کو اپنے نیک انجام حالات سے انتظام کی طرف متوجہ جانکر اس پاک مقام میں مقبول دعاؤں کے پڑھنے میں مشغول ہو کر ملاقات کے موقعہ تک اصلی حالات اور دلی خبریں لکھتے رہا کریں جو ہماری زیادہ توجہ کا باعث ہوگا۔ والسلام

اکبر شاہی فرمان یورپ کے ڈاکٹروں کے نام

بیحد شکر اس بادشاہ حقیقی کے دربار پر نچھاور ہو جسکی حکومت زوال سے بچی ہوئی ہے اور تمام خاص اور اسی خدا کی بادشاہی تبدیلی کے تغیروں سے محفوظ ہے۔ خدا کے پیدا کئے ہوئے علاقوں کے سلسلے سارے زمین و آسمان کا عجیب و غریب میدان ایک گوشے کے برابر ہے اور اس کی بنائی ہوئی دنیا کے روبرو جہان بھر کا ناسعلوم بھرا ایک قطعۂ زمین جیسا ہے۔ وہ ایسا تدبیر کرنے والا ہے جس نے کہ دنیا کی انتظام اور انسانی وضع کو بادشاہان عادل کی عقل کی مدد پر اور منصف خیال شاہونکی منصفانہ طاقت پر (بقیہ)

انداخته و درود نامحدود و ثنای بی‌پایان بر ارواح طیبه معاشر انبیا و رسل علی نبینا و علیهم الصلوٰة
والسلام که سالکان اصول طرق و هادیان اهل سبل اند عموماً و خصوصاً بعد بر ضمائر ارباب
بصائر مقتبس از انوار ولایت و تجلی از اشعه حکمت و درایت اند مخفی و محتجب نیست که
درین عالم ناسوت که مرآت عالم لاهوت ست هیچ چیزی به محبت فائق نیست و هیچ امری
چون مودت لائق نی چه مدار صلاح عالم و نظام کون را بر تودد و تالیف نهاده اند و
به مهرورزی که آفتاب محبت پرتو انداز جهان جان و عالم روح روان را از ظلمت بشریت که
پرداز تکلف و تقید [illegible] که صلاح این طائفه صلاح عالم و عالمیان ست متحقق شود
بنا بر علی هذا یکی همت عالی نهمت آن حضرت مصروف ست که روابط محبت و وداد و ضوابط ارتباط
و اتحاد میان عباد الله موکد و مشید باشد سیما در طائفه علیه ملوک که بمزید عنایت الهی شرف
اختصاص دارند خصوصاً با آن سلطنت مآب خلافت قباب مورد تجلیات معنوی محی مراسم
عیسوی الغنی عن التعریف و التوصیف که تفوق نسبت بوساطت یگانگی متحقق ست
در رعایت حقوق جوار و محبت با آن عمده سلاطین نامدار متحقق و موکد از شرف مقتضیات
محبت جانی و اکمل موجبات مودت روحانی تالف صوری و تانس ظاهری ست چون
بواسطه موانع عظمی و بواعث کبری احراز شرف ملاقات جسمانی [illegible] و توقف می‌نماید مرتبه [illegible]
آن شرف منحصر شد در ارسال رسل و رسائل ست که از [illegible] و ذکا آثار تا که مقام مکالمه
و مکاتبه بجای مجالست و مصاحبت تواند رسید که علی التواتر و التوالی ابواب ارسال رسل و رسائل از جانبین
مفتوح باشد و مدارج احوال و لطائف اعمال از نظر عین الیقین منصرح گردد بر ضمیر منیر واضح
خواهد بود که باتفاق جمیع ارباب ملل و نحل و اصحاب دین و دول اشتین دینی و دنیوی
و عالم صوری و معنوی مشخص و متعین و مدلل و مبرهن ست که نشأه صوری دنیوی
در برابر نشأه معنوی اخروی چه قدر دارد عقلای روزگار و کبرای هر دیار در تحصیل
این عالم فانیه ظاهره چه قدر مساعی جمیله و دواعی جزیله باتمام میرسانند

را

اور از حد تعریف و دعا رسولوں اور پیغمبروں کے گروہوں کی پاک روحوں پر پیش ہو خواہ رسول پیغمبر ہوا اور
دیگر پیغمبروں پر دعا و سلام قبول ہو جو بہت ہی درستی کے چنے زمانے اور تحصیل خدا کے ... کی
ہدایت کرنے والے ہیں۔ ہر ایک نبی اس میں داخل ہے اور خاصکر حضرت محمد صلعم خدا کی حمد اور رسولوں کی تعریف کے
بعد سیانوں کے دل پر کچھ چھپا ہوا نہیں ہے (کیونکہ وہ حکومت محبت کی روشنیوں سے چمکے ہوئے اور حکمت و
دانائی کے نوروں سے بھرے ہوئے ہیں) کہ اس دنیاوی عالم میں جو عالم الٰہی کا نمونہ ہے کوئی چیز محبت سے خالی
نہیں اور کیسا ہی کام ہو دوستی سے بڑھا نہیں کیونکہ دنیاوی بہتری اور انسانی انتظام کا دارومدار میل جول
پر رکھا ہے۔ اور جس دل میں کہ محبت کا سورج چمکتا ہے روحانی دنیا کو انسانی تاریکی سے خالی کر دیتا ہے خصوصاً کر
یہ محبت دنیا کے بادشاہوں میں حقیقی طور سے پایا جاوے کیونکہ بادشاہوں کی دوستی پر دنیا اور دنیا والوں کی بہتری
منحصر ہے انہی باتوں کا دھیان کر کے ہماری بلند ہمت پورے طور سے اس امر پر آمادہ ہے کہ محبت و دوستی کے سلسلے
اور میل جول کے قاعدے خدا کے بندوں میں مضبوط اور پکے ہو جائیں اور خاصکر بادشاہوں کے ساتھ (کیونکہ وہ زمین
کو ہر روز رہتے جاتے) کیونکہ وہ خدا کی زیادہ مہربانی پر مخصوص ہوتے ہیں خاصکر آپ جلالت کو پناہ دینے والے شاہی
گلشن کے باطنی روشنیوں کے قیامگاہ عیسیٰ علیہ السلام کے اوصاف سے جلا دینے والے تعریف و توصیف سے بالا
ہونے والے کہ ہمارے ہمسایہ ہونے کی وجہ سے آپکا پورا تعلق ہے اور تمام مرحوم بادشاہوں کے ساتھ محبت
پیدا ہونے کے ... خیال رکھنا ہمارے لئے ثابت و مستحکم ہے اور محبت دلی کی خوشبو ... ہے جو
اور روحانی دوستی کے اسباب میں سب سے کامل دنیاوی میل ملاپ اور ظاہری محبت کے چار ... بڑی
رکاوٹوں کی وجہ سے اور ضروری کام کاج کے سبب سے زیارت باہمی کا واقع ہونا امکانات کی صورت پر منحصر
رہجاتا ہے اور اب جو بات کہ اس بزرگانہ ملاقات کی قائم مقام ہو سکتی ہے وہ خط و کتابت کی روانگی ہے
جسکو سیانے سمجھتے لوگ باگ بات چیت کا قائم مقام اور باہمی جواب و سوال کا نائب جانتے ہیں۔ امید ہے کہ برابر لکھے پڑھے
خط و کتابت کے دروازے دونوں طرف سے کھلے رہیں اور حالات کی صورتیں اور اچھی امیدیں دونوں جانب
سے آشنا و رفاقت ہوں۔ آپ کے روشن دل پر واضح ہو گا کہ دو جہان یعنی دنیا و آخرت کے اور جسمانی و روحانی
دونو عالم سے مذہب ملت والوں اور دھرم و بادشاہت والوں کے نزدیک اندازہ کیا گیا مقرر کیا گیا کہ (بقیہ)

و خلاصهٔ اعمار و زبدهٔ اوقات را در استحصال مقاصد صوریه بچه طریق صرف مے سازند و
در مستلذات سریع الزوال و مشتهیات قریب الانتقال چگونه مضمحل و منهمک اند
الله تعالیٰ ما را بمحض عنایت ازلی و ہدایت لم یزلی خود با چندیں مشاغل عوائق
در ادبط و علایق ظاہری در طلب خود کرامت فرموده با آنکه ممالک چندیں سلاطین
عالی مقدار را در حوزهٔ تصرف ما در آورده و بمقتضاے عقل در انتظام و التیام
ایں ممالک بر نهجی که جمیع رعایا و کافهٔ برایا مرفه الحال و منشرح البال باشند
سعی باید مبذول و توجه بریں باید داشت اما الحمد لله که استرضای الہی و شوق ما ہو الحق
سر سلسلهٔ مطالب و فاتحهٔ ہمه مآرب ست و چوں اکثر ابناے روزگار اسیر ربقهٔ تقلید
اند ہر که طریقهٔ آبا و اجداد و اقارب و معارف مشاہده مے نماید بے آنکه تامل
در دلائل و براہین نماید آن کیش که در اہل آں نشو و نما یافته اختیار میکنند و از شرف تحقیق که
علت غائی ایجاد عقل ست محروم میمانند بنا بر آں در اوقات طیبه با دانایان جمیع ادیان
صحبت داشته از کلمات نفیسه و مقاصد عالیه ہر کدام مستفید و مستفیض می شویم چوں تباین
السنه و لغات در میان ست لائق آنکه بارسال ایں طور کسیکه آں مطالب عالیه
با حسن عبارت خاطر نشان کند سر در سازند و بسمع ہمایوں رسید کتب سماوی مثل توریت
و انجیل و زبور بزبان عربی و فارسی در آورده اند اگر آں کتب مترجم با غیر آں که نفع آں
عام و فائده آں تام باشد در آں ولایت بوده باشد فرستند درینولا بجهت تاکید مراسم
وداد و تشیید مبانی اتحاد سیادت مآب فضائل اکتساب صادق العقیده و الاخلاص سید
مظفر را که بمزید التفات و عنایت سرفراز و مخصوص بوده فرستادیم سخنے چند بالمشافهه
خواهد گفت اعتماد نمایند و ہمواره ابواب مکاتبات و مراسلات را مفتوح دارند والسلام
علی من اتبع الهدیٰ ۲۰ شهر ربیع الاول سنه نهصد و نود نگاشته شد
نشان حضرت شاهنشاهی بجواب صحیفت والا نژاد شاہزاده مراد در

اور اپنی عمروں کے خلاصے کو یعنی اوقات عزیز کو دنیاوی مقصدوں کے حاصل کرنے میں کس طرح پر صرف کرتے ہیں
اور جلدی گھٹنے والی لذتوں اور فوراً تبدیل ہونیوالی خواہشوں میں کس طور پر مصروف ہیں۔ بلکہ (اور کاموں کی
طرف سے مضمحل اور بیکار ہو گئے ہیں) خداوند عالم نے ہمکو صرف اپنی خدائی مدد اور دائمی ہدایت سے اسقدر دنیاوی
تعلقات اور ربط ضبط کام کاج اور رکاوٹوں کے ہوتے ہوئے طلبگاری خدا کا درد بخشا ہے۔ اگرچہ اتنے عالی
رتبہ بادشاہوں کے ملکوں کو ہمارے قبضے میں دیدیا ہے اور عقل کے بموجب ہمکو ان ملکوں کے انتظام اور بندوبست
میں کوشش کرنی چاہیے اور وہ کوشش اسطرح پر ہو کہ ساری رعیت اور عام پبلک خوش حال و مطمئن ہو اور
اس امر پر دھیان دھرنا چاہیئے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ پروردگار کی رضامندی اور شوق الٰہی کل مقصدوں کا راز
اور سارے مطلبوں کی ابتدا ہے۔ اور چونکہ بہت سے دنیادار (پہلے لوگوں کی) پیروی کرنیکی رسی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جو کچھ
بڑوں بزرگوں رشتے داروں اور واقف کاروں کا طریقہ دیکھتے ہیں بجائے اس کے کہ دلیل و ثبوت پر غور کریں
وہ مذہب کہ جنمیں چلے پلائے ہیں) اختیار کریں۔ اختیار کر لیتے ہیں۔ اور تحقیقات مذہبی کی عزت اور بڑائی سے
محروم رہتے ہیں۔ اگرچہ مذہبی تحقیق کرنا عقل انسانی کا مقصد اصلی ہے اسی خیال سے ہم بھی اپنے پیارے
اوقات میں سارے مذہبوں کے فلاسفروں کے ساتھ مصروف رہکر ہر ایک کے اعلیٰ مقصدوں سے اور اچھی
باتوں سے فائدہ اور فیض حاصل کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ آپسمیں زبانوں کا اختلاف اور گفتگو کا ہیر پھیر ہے اس
لئے یہ مناسب ہے کہ اس قسم کے کسی آدمی کو دیکھکر گفت و شنود کریں۔ جو اعلیٰ مطلبوں کو اچھی بولی ٹھولی میں ذہن نشین
کر دے۔ اور ہمارے گوشگذار ہوا ہے کہ توریت انجیل اور زبور جو آسمانی کتابیں ہیں عربی اور فارسی زبان
میں ترجمہ کر لیا گیا ہے۔ اگر وہ ترجمہ کی ہوئی کتابیں یا ان کے علاوہ کوئی اور جسکا عام نفع اور پورا فائدہ ہو
اور آپ یہاں موجود ہوں تو بھیجدیں۔ اسوقت دوستانہ صورتوں کو پکا کرنے کیلئے اور میل ملاپ کی بنیادوں
کو مضبوط کرنے کے لئے ہم سیادت مآب فضائل اکتساب صادق العقیدۃ ذوالاخلاص سید مظفر کو (جو شاہی
عنایت و توجہ میں زیادہ مخصوص رہا ہے) روانہ کرتے ہیں۔ کچھ شاہی راز زبانی بیان کریگا نیز اعتماد کریں اور
ہمیشہ خط و کتابت کے دروازوں کو کھلا رکھیں۔ اور جو کوئی ہدایت کی پیروی کرے اسپر سلام۔ ۲۰ ماہ ربیع الاول
میں لکھا گیا + اکبر بادشاہ کا محبت نشان خط عالی خاندان اقبالمند شہزادے مراد کے نام

وقت مراجعت از کشمیر فرزند سعادتمند برخوردار ثمرهٔ باصرهٔ دولت و اقبال غرهٔ
ناصیهٔ عظمت و جلال ورق التاج فرحی و ذخیرهٔ فرزندی واسطة العقد سعادتمندی و حق‌پسندی
صاحب استعداد و قابل ارشاد شاهزاده مراد بعواطف روزافزون شاهنشاهی و مراحم از حد
بیرون ظل الهی اختصاص یافته بداند شکر ایزد جهان آرای را که یورش عرصهٔ دلگشای کشمیر
بنا بر ... مخالفان دولت قاهره بجزای خود رسیدند و آن گلگشت ...
... خاشاک اهل فتنه و فساد پاک شد از آغاز اورنگ آرای
... تخت نشینی و معدلت روزانه با هوشمندان آگاه دل اندکی
... بود که حضرت واهب بی منت خرد آفرین چگونه مرحمتهای
بزرگ و عطاهای شگرف (در هر مرحلهٔ روزگار بر در نیاز ما عنایت فرموده است) و مبدأ
آنچه از حقائق عنایات الهی ... عطایای نامتناهی که دربارهٔ پرورش نسبت باین نیازمند
درگاه الهی بظهور آمده شکر آن بکدام زبان گفته آید که شرح شمه‌ای از آن در وسعت آباد دل نگنجد
... باشد اندکی از بسیار آن را در دفتر ... گنجایش داشته باشد لیکن رسمی است
سنجیده ... که بزرگان ... از عطایای الهی برای مخلصان درگاه
و هواخواهان دولت میگویند تا اولاً بقدر خود باشکر این مواهب والا نمایند و ثانیاً
چراغی در راه تاریک سرگردان بادیهٔ ضلالت افروخته بشاهراه عقیدت و اخلاص رهبری
فرمایند از آن جمله آنکه در دوازدهم ماه مرداد الهی سنه سی و ... که بیش اشتداد برسات
و طغیان باد و باران بود بر نهجی که کهن سالان ولایت پنجاب کمتر از این قسم باران حدود
نشان میدادند بمحض القای ربانی و الهام یزدانی عزیمت کشمیر بخاطر جهان گشا افتاده
نهضت فرمودیم با وجود آنکه جمیع اولیای دولت را مرضی نبود و آنها که بمزید عنایت
اختصاص داشته رخصت سخن کردند در بارگاه اعلی خاقانی ما داشتند بر وضعی که سخن
سرایان فراجداران بعرض رسانند نا ملایمی هوا و فراوانی باران بعرض میرسانیدند چون

جبکہ بادشاہ کشمیر فتح کرکے آرہے ہیں۔ برخوردار سعادتمند فرزند دولت واقبال کے نور نظر
عظمت وجلال کے نور جبیں سعادت کی اور نیک مندی نے شاہی موتی سعادتمندی اور حق پسندی کے (شاہانہ دریا
کے موتی راستی ودرستی کے مالک روز افزوں شاہی مہربانیوں اور ازحد عطائی عنایتوں والے) شاہزادہ
مراد کو معلوم ہو۔ دنیا سنوارنے والے خدا کا شکر ادا کیا جاتا ہے کہ ملک کشمیر کی سیاسی لڑائی مرضی کے موافق
ختم ہوگئی اور ہماری زبردست سلطنت کے دشمن اپنے کیے کو پہنچے اور صوبہ کشمیر فتنہ وفساد کے کوڑے
کرکٹ سے صاف ہوگیا۔ ہوشیار دل تھوڑی دیر کے لیے ہوشیار نصیبے کی راہنمائی سے معلوم کریں گے کہ
جان اور عقل کے پیدا کرنیوالے خدا نے ہمکو شروع پیدائش وابتدائے تخت نشینی وانصاف کے وقت
سے کیسی اچھی مہربانیاں اور عمدہ عنایتیں جنکو دنیا بھی نہیں جھیل سکتی بخشی ہیں اور جو کچھ خدائی بڑی
عنایتوں اور ازحد اعلیٰ بخششوں سے تھوڑی سی بخشش کا تذکرہ سرکاری خیرخواہوں اور درباری ملازموں
سے کر دیتے ہیں تاکہ جیسے توجہ بخشش ان پر نازل ہوتی ہیں انکا بدلہ خود شکر ادا کریں۔ دوسرے گمراہی
کے رستے میں بھٹکنے والوں کے لیے اندھیری راہ میں چراغ جلا کر محبت ودوستی کی سڑک پر ہدایت کریں۔
انہی خدائی مہربانیوں میں ایک یہ تذکرہ ہے کہ بھادوں کی بارھویں تاریخ جلوس شاہی کے ۲۰ویں برس
جن دنوں میں موسم برسات کی پوری زیادتی اور ہوا اور بارش کی شدت تھی یہانتک کہ صوبہ پنجاب کے
عمر رسیدہ لوگ اس علاقے میں اس طرح کی بارش ہونے کا پتہ نشان شاذونادر بتاتے تھے۔ صرف خدا
کی طرف سے بطور الہام دنیا کے فتح کرنیوالے دل میں کشمیر کا ارادہ ہوتے ہی ہم چل پڑے۔ اگرچہ سلطنت
کے سارے حاکموں کی مرضی نہ تھی اور جو لوگ عنایت شاہانہ کی خصوصیت سے ہمارے شاہی دربار
میں عرض ومعروض کرنے کے مجاز تھے جس طرح پر مزاج سے واقفیت رکھنے والے لوگ عرض کیا
کرتے ہیں۔ ہوا کی ناموافقت اور بارش کی کثرت بتائی جاتی تھی۔



رهنمائی این کار شگرف ایزد جهان آرا بود بمسامع قبول نیفتاد و بتاریخ مذکور توجه فرمودیم
و از بدایع عجیبه آنکه در همین روز دولت افروز که رایات اقبال از لاهور نهضت فرمود در همان
تاریخ گل بخت برگشته هرمزا یادگار نابکار قرابت مرزا یوسف خان به بعضے از اوباش
کشمیر اتفاق نموده یغی ورزیده مایهٔ فتنه و فساد شده و از غرائب عظیمه آنکه در همان
روز که بکشتی نشسته از دریای لاهور عبور میفرمودیم ملهم غیبی بزبان گوهر بار ما رسا
داد که از بارها فتهای مجلس معلی ناگهانی پرسیده شد که این بیت از کیست و در حق کدام گل
بمغز گفته شده است شعر کلاه خسروی و تاج شاهی ٭ بهر کل کے رسد حاشا و کلا ٭
رایات اقبال چند منزل رفته بود که خبر طغیان آن کل سرگشته رسید دانسته شد که
مشیت ایزدی درین برآمدن آنست که سزای آن بدکردار داده شکر الهی بجا آورده شود
درین کار اهتمام رفت مخلصان را پایه اخلاص افزود و گمراهان بے اخلاص را اخلاص
پدید آمد و از امور عجیبه آنکه درین هنگام که خبر شورش کشمیر دیراہے آن بید ولت ان
مخذول العاقبه رسید ایزد بیچون بزبان ما آورده که او را از همان لشکر و جمعی وقت یافته
بجهنم آباد خواهند فرستاد و غریب تر آنکه فرمودیم که ظهور این توفیق شائسته در برآمدن
نیر نورانی سهیل یمانی خواهد بود و این بیت بزبان مقدس آمد فرد و للهٔ الزمانست حاسد سنم
آنکه طالع من ٭ و لد الزنا کشتی آمد چون ستاره یمانی ٭ مکرر فرمودیم همین که سهیل یمانی طلوع
نماید آن کم اصل را سزا اتش داده خواهد شد مادر او چون از لولیان ست در اصل
خطاے رفته است که چنین نابائستگیها سر میزند و نزدیک برآمدن آن ستارهٔ اقبال
بعضے نغزانان اخلاص اندیش که در سلک مخالفان منسلک بودند باتفاق بعضے ترکمان
حقیقت کیش که هم از ان گروه بودند دغش آن مخذول را از بار گران سر کل بمغز او
نجات دادند و از عطیات الهی آنکه چنان بر زبان داده بودیم که از آغاز فساد تا بگو عدم
فرو رفتن او کمتر از دو ماه و زیاده از چهل روز نخواهد کشید چون اهل محاسبه حساب کردند

چونکہ دنیا کا آراستہ کرنے والا خدا اس عمدہ کام (یا تیج کشمیر) کا راہنما تھا ہم نے کسی کی بات نہ مانی اسی
تاریخ سفر کرنے کا ارادہ کیا۔ اور عجیب اتفاقات میں سے یہ واقعہ ہے کہ جس بھاگوان دن شاہی سواری
لاہور سے چلی اسی تاریخ بدنصیب گنجا الملقب مرزا یادگار۔ مرزا یوسف خاں کا لائق رشتے دار (جس کا
نام قاضی خاں تھا اور جو کشمیر کا حاکم تھا) بعضے کشمیری بدمعاشوں سے مل کر باغی ہو گیا اور فتنہ و فساد
برپا کیا۔ اور سب سے عجیب بات یہ ہے کہ جس دن کشتی میں بیٹھ کر دریائے راوی سے پار ہو رہے
تھے غیبی فرشتہ ہماری موتی برسانیوالی زبان پر یہ شعر لایا۔ اور یاد آتے ہی حاضرین دربار سے پوچھا
گیا کہ یہ شعر کس شاعر کا ہے اور کس گنجے کے بارے میں کہا گیا ہے **شعر** شاہی ٹوپی اور بادشاہی تاج
گنجے کو کب ملتا ہے۔ یہ امر دشوار ہے اور نہیں ہو سکتا۔ شاہی سواری نے چند پڑاؤ طے کئے تھے کہ اس
بدنصیب گنجے کی بغاوت کی خبر آئی۔ میں سمجھ گیا کہ خدا کی مرضی اس سفر کرنے سے یہ ہے کہ اس بدذات
کو سزا دیکر شکر خدا ادا کیا جائے۔ اس کام کا بندوبست ہو گیا۔ ہماری اس پیشنگوئی سے دوستوں کی
محبت کا درجہ بڑھ گیا۔ اور بدذات گمراہوں کی انسیت ظاہر ہو گئی۔ اور عجیب اتفاقات میں سے یہ ہوا
کہ جسوقت کشمیر کے فساد کی اور ان بدانجام بدبختوں کی گمراہی کی خبر آئی ہمیشل خدا نے ہماری زبان سے
کہوایا کہ اس گروہ کی لشکریوں کی ایک جماعت موقع پاکر جہنم رسید کریگی اور نادر اتفاق یہ ہوا کہ ہم نے
فرمایا کہ یہ اچھا کام روشن ستارے سہیل یمانی کے نکلنے کے وقت ظاہر ہوگا اور زبان شاہی سے یہ شعر پڑھا
شعر میرا دشمن حرامی ہے اور میرا نصیبا ستارہ یمانی کی مثل ہے کہ جس کے نکلنے پر کیڑے مکوڑے مرجاتے
ہیں (وہ بھی ہلاک ہو جائے گا) پھر فرمایا کہ جونہی سہیل یمانی نکلے گا اس بدذات کو سزا ملجائیگی۔ اس
کی بیاگنجی ہے۔ اصلیت میں فرق ہے جو ایسی نازیبا حرکات ظاہر ہوتی ہیں۔ اور یمنی ستارے
کے نکلتے ہی خیرخواہ افغانوں نے (جو دشمنوں میں شامل تھے) بعضے سچے ترکمانوں کے ساتھ مل کر
(یہ بھی اسی گروہ میں سے تھے) اس گمراہی کے کنبے کو گنجے سر کے بھاری بوجھ سے نجات دی (یعنی
مارڈالا) اور خدا کی بخشش کی وجہ سے میری زبان سے یہ نکلا تھا کہ ابتدائی فساد سے لیکر اسکے قتل ہونے
کے زمانے تک ٹھیک اور چالیس دن سے زیادہ لگیں گے اسی بنا پر جب لگا یوالونے حساب لگایا تو اس جھگڑے میں کل اکیاون

پنجاه و یکروز مدت تفیه او گشته چه در دوازدهم فرداد الهی سنه سی و هفت روز آغاز بیدولتی او
بود و سه‌شنبه سی و یکم شهریور ماه فرد رفتن او بهادیه نیستی ست و چون کشمیر مستقر رایات دولت
گشت آغاز اشتداد زمستان بود قریب یکماه برای آسودگی رعایای آن دیار توقف واقع شد در این
اثنا بر زبان الهام ترجمان می گذشت که چه خوش باشد که در هنگام نهضت بجانب هندوستان چلپ
عساکر گردون مآثر از تنگی کتلها گذرد و در آنوقت برف بارد تا هندوستانیان که داخل عسکر اقبال
اند و باریدن برف ندیده اند محظوظ و مسرور گردند و هم آنچه از کثرت برودت بآن گرم
سیران نرسد چه گذشت تنگی جائیست که هم روی بکشمیر دارد و هم جانبی بهندوستان بنا بر هم
لطف پروردگار خود را که چه گونه عنایتها شامل حال ما است بعد از یکماه این سخن ماند
بتنگی گذشته بودیم که در اثنا راه بنشاط باریدن گرفت و در آن روز و سه روز دفعه برف بارید
و سرمه بینائی اهل غوایت شد مراسم سپاس الهی را چه گونه توانم ادا کرد و بعد از مورد چنین
الطاف الهی بمدد اقبال ایزدی نوزدهم دی ماه الهی بلاهور نزول اجلال واقع شد
چون مهمات این حدود بعنایت الهی انجام یافته بخاطر اقدس چنان میرسد که چون کافه خلایق هندوستان
که خو کرده دیدار نوربخش ما بودند مدتیست که محروم اند برای خورسندی آنها پیشتر از نوروز عالم
افروز که دو ماه و چیزی مانده بود بتوفیق ایزدی متوجه هندوستان شویم و گاهی بخاطر الهام پرور
چنان میرسد که بعد از فراغ جشن نوروزی اندیشه ممالک کشا از مکمن بطون بمنصه ظهور آید باید که
شکرانه این مواهب عظمی بجا آورده مسرت پیرای خاطر گردد **منشور حضرت شاهنشاهی**
بخانخانان سپه سالار ولد محمد بیرم خان در واقعه راجه بیربر باعتضاد خلافت و فرمانروائی
اعتماد سلطنت و کشورکشائی نقش خاتم شجاعت و بختیاری آب گوهر حقیقت
و جانسپاری سیف مسلول بازوی شاهنشاهی رمح مصقول معرکه دشمن کاهی طراز
آستین ابهت و اجلال و گوهر سریر دولت و اقبال مخزن اسرار خلیفه الهی مجمع اطوار
خداداتی و خیرخواهی مقدمة الجیش مبارک جهان ستانی تقدمة الجیش محافل کام بخشی و کامرانی

دن صرف ہوئے۔ کیونکہ شمسی سال کے حساب سے ماہ امرداد یعنی بھادوں کی بارہویں اور جلوس اکبری
۲۷ ویں برس کی بھاگوانی کا پہلا دن تھا اور شہریور یعنی کنوار کی اکتیسویں روز ختم ہو جانے
کی تاریخ ہے (امرداد ۳۱ یوم کا ہوتا ہے جب اس میں سے ۱۱ دن کم کئے گئے اور شہریور کے ۳۱ دن شامل
کئے تو ۵۱ دن ہو گئے) اور جب کشمیر شاہی سواری کی قیام گاہ بنگیا سخت موسم سرما کا زور تھا کشمیری
رعایا کے آرام کے لئے تقریباً مہینہ بھر ٹھہر گیا۔ اتفاق دیکھو کہ اس وقت شاہی زبان سے نکلتا ہے
کہ کیا اچھا ہو اگر ہندوستان جاتے ہوئے جب بلند رتبہ فوجیں پگلی کے راستے سے چلیں اس وقت
برف پڑے تاکہ ہندوستانی جو لشکر گاہ شاہی میں داخل ہیں اور انہوں نے برف پڑتے نہیں دیکھی
ہے خوشنود اور مسرور ہو جائیں۔ اور ان گرم ملکوں کے باشندوں کو سردی کی زیادتی سے تکلیف
نہ ہوئے کیونکہ علاقہ پگلی ایسی جگہ واقع ہے جسکا تعلق کشمیر سے بھی ہے اور ہندوستان سے بھی (یعنی وہ علاقہ
گرم و سرد ہے) میں اپنے پروردگار پر ناز کرتا ہوں (جو کیسی کیسی مہربانیاں کرتا ہے انہی دنوں میں جبکہ ہم اس
تذکرے کے مہینے بھر پیچھے پگلی کے علاقہ سے گزر رہے تھے کہ راستے ہی میں برف پڑنے لگی اور دن بھر
میں دو تین دفعہ پڑی جو بیہودہ قول سے گمراہ تھے ان کی آنکھوں کے لئے سرمہ یا روشنی بنگئی کسطرح
شکر خدا ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس قدر خدائی مہربانیاں واقع ہونے کے بعد خدائی اقبال کی راہنمائی
سے ہندی مہینے اگہن کی ۱۹ ویں تاریخ لاہور میں شاہی سواری اتری۔ چونکہ خدا کی عنایتوں سے ان
علاقوں کے کاروبار ختم ہو چکے ہیں۔ شاہی دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ ہندوستان کی ساری
مخلوق (باشندگان مغربی و شمالی) ہماری نور بخش نظر کی زیارت کرنیکی تھی اور اب عرصے سے محروم
ہو چکی ہے (یعنی ہم کو پنجاب و کشمیر میں زیادہ عرصہ ہو گیا ہے) ان کی خوشنودی کے لئے نوروز عالم افروز
سے پہلے (نیا سال شروع ہونے سے پہلے) جس کے شروع ہونے میں کچھ دن اوپر دو مہینے باقی تھے
ہندوستان کی طرف چلیں۔ اور کبھی غیب کی خبر دینے والے دل میں یہ آتا ہے کہ جشن نوروز سے فرصت
پالینے کے بعد یہ ملکی مہند خیال دلی پوشیدگی سے ظاہری چوکی پر آئے جشن نوروز کے بعد ہندوستان
جانیکا خیال کریں۔ کہ ان بڑی عنایتوں کا شکر بجا لا کر دل کو خوشنود کرنیوالا بنوں۔ **راجہ بیربر کی وفات**

مونس وحدت سرای حضور محرم خاص الخاص سرائر سر در رفیق طریق دار الملک دانائی
حریف رحیق بیت المعمور دلکشائی خلف الصدق اعاظم و اعالی واسطة العقد مفاخر و معالی
مطرح انظار عنایت مورد اعطاف قدسی سرایت قدوهٔ خوانین بلند مکان عمدهٔ مریدان
سعادت نشان یار وفادار فرزند برخوردار مبارز الدین خانخانان سپه سالار بمعمول [illegible]
عواطف سلطانی و وفور جلائل مراحم جهانبانی عز افتخار و شرف استظهار یافته
بداند که درین ایام عیش و نشاط و هنگام جشن و انبساط که اسباب خرمی آماده و ابواب
بیغمی کشاده از هر طرف نوید فتح و نصرت بگوش الهام نیوش میرسید بحسب تقدیر چشم زخمی
بلشکر فیروزی اثر که بجهت تسخیر ولایت سواد بجور تعین شده بود رسید باوجود آنکه تمام
ولایت مذکور در حوزهٔ تصرف در آمده بود افاغنهٔ ملاعنه در خلال جبال و مخفی متواری بودند
و روس لشکر بے ملاحظهٔ حزم و تدبیر تعاقب میکنند و اکثر آن مخذولان را به قتل
و نهب رسانیده متوجه آستان بوسی میشوند چون امرے از پردهٔ غیب ظاهر شدنی
بود زمام احتیاط از دست دانایان لشکر رفته در شعاب صعاب بے وقت
گران بار روان میشوند و ترک از انتظام مے افتد و از اطراف کتل آن ناعاقبت اندیشان
بقدر دست درازی مے کنند مردم سراسیمه شده راه را از دست داده جمعے کثیر
از کوه مے افتد درین اثنا عمدهٔ محرمان راز زبدهٔ مصاحبان دمساز صاحب فطرت
عالی عنوان مثال بیمثال نقاوهٔ مقربان درگاه خلاصهٔ ملازمان هواخواه انجمن آرای
حریم پادشاهی باریک بین دقایق آگاهی همدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوتسرای وفا
و اخلاص رنگ آمیز رموز عشق و محبت نخلبند حدایق خلوص صدق و عقیدت طالب
بیقرار راه حقیقت طلبی و حق جوئی عاشق اطوار حق گزاری و حق گوئی نقشبند طراز
معنی آفرینی نکته سنج بساط همزبانی و همنشینی دقیقه یاب سرائر سلطانی رمز شناس
عالم فراجدائی گره کشائی خاطر مشکل پسند صیقل نمائی ضمیر آسمان پیوند سر حلقهٔ دائره

بادشاہ کے گوشۂ تنہائی کے دوست بادشاہ کی خوشی کے بھیدوں سے خاص واقفیت رکھنے والے دارالسلطنت
دانائی کے راستے کے ساتھی۔ دل کشائی کے بسے ہوئے گھر کے لئے شراب خالص جیسے ساتھی بزرگوں
اور بڑوں کے دوست قائم مقام بلندیوں اور برتریوں کے بڑے موتی عنایت شاہانہ میں منظور نظر
ہونیوالے شاہی پاک اثر والی مہربانیوں میں واقع ہونیوالے بلند رتبہ بادشاہوں کے پیشوا سارے
اقبالمند مریدوں میں سے خالص مرید یار وفادار فرزند اقبالمند مبارز الدین خانخانان سپہ سالار جو بادشاہی
بڑی مہربانیوں میں اور سلطانی بڑی عنایتوں میں ترقی کر کے فخریہ عزت و آبرو اور مدد و امداد کی بزرگی
حاصل کئے ہوئے ہے واقف اور آگاہ ہو کہ ان عیش و آرام کے دنوں میں اور خوشی و خرمی کے وقت میں جبکہ
خوشی کے اسباب تیار اور بے غمی کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ اور ہر طرف سے فتح اور جیت کی خبریں غیبی
خبر رکھنے والے کانوں میں پہنچی تھیں بقسمت سے اس فتحمند لشکر کو نظر بد لگی جو علاقہ باجوڑ کی فتح کے لئے
مقرر ہوا تھا۔ اگرچہ سارا علاقہ قبضے میں آچکا تھا۔ یعنی پٹھان پہاڑی گھاٹیوں میں خفیہ چھپے ہوئے تھے
اسی حالت میں سرداران فوج بغیر سوچ بچار کئے پیچھا کرتے جاتے ہیں اور ان گمراہوں کو اور ان گمراہوں
میں سے بہت سوں کو مارتے لوٹتے دربار کا رخ لئے ہوئے ہیں۔ چونکہ غیبی پردے سے کچھ ہونہار بات
بیتنے والی تھی۔ فوجی داناؤں کے ہاتھ سے بچاؤ کا پہلو دیا دور اندیشی کی باگ نکل گئی۔ اور وہ یہ کہ کٹھن گھاٹیوں
میں بیوقوف لدے پھندے چلتے ہیں۔ بند و بست بکھر جاتا ہے اور گمراہوں کی طرف سے وہ ناعاقبت
اندیش پٹھان کچھ ہاتھ چالاکی کرتے ہیں۔ اسی گھبراہٹ میں آدمی حواس باختہ ہو کر راستے سے بھٹک جاتے
ہیں۔ بہت سی ٹولیاں پہاڑ سے گر پڑتی ہیں اتنے ہی میں (بھید جاننے والوں میں سے سب سے عمدہ بھیدی
دوست مصاحبوں میں سب سے زیادہ زندہ دل شریف طبیعت والا بے مثل مثال رکھنے والا دربار کے
نزدیک والوں میں سے چنا ہوا خیر خواہ۔ ملازموں سے چیتا ہوا (زمانہ) محلسرائے شاہی کی محفل
آراستہ کرنے والا عقل کے نکتوں میں بال کی کھال نکال لینے والا۔ پرائیوٹ شاہی محفل کا دل
خوش کن اور وفا کے خالص گھر سے خبردار رہنے والا۔ محبت و پیار کے رمزوں کو زینت دینے والا
سچی دوستی اور محبت کی کیاریوں کو لگانے والا حقیقت طلبی اور خدا جوئی کے راستے کا (بقیہ)

نکته سازان سر دفتر انجمن سخن پردازان جلیس مجلس انس انیس خلوت قدس صاحب
دانشور راجه بیربر که خود را بمحبت ما در باخته بود و پیش از فدا شدن در راه اخلاص ما
فدا ساخته با وجود تعلق دنیوی کمال بی تعلقی داشت و با گرفتاری ظاهری سراسر رقم
آزادگی می نگاشت ناگهان ازین جهان فانی و خاکدان ظلمانی رخت اقامت بر بست
و قالب عنصری او در هم شکست و سلوک براهی که همه را ناگزیر ست اختیار نموده بجلباب
اختفا و نقاب عدم مختفی و محتجب گردید ازین واقعهٔ جان فرسای و حادثهٔ اندوه افزای
عیش محفل سپهر مثال منغص و مکدر شد و خاطر دریا مقاطر غبار آلوده گردید اگرچه معراج
گرم روان شاهراه وفا و وفاق آنست که در کار قبله گاه خود جان نثاری و جان سپاری
نمایند لیکن چشمداشت آن بود که در خدمات بلند و ترددات ارجمند امثال این بظهور رسد از حدوث
این مصیبت اتفاقی ملالت تمام روی داد و اقسام حزن و اندوه پیرامون خاطر اقدس گشت
افسوس هزار افسوس که بادهٔ این خمخانه درد آلود ست و نبات این شکرستان
هلاهل اندود عالم سرابی ست تشنه فریب و منزلی ست پر فراز و نشیب هستی این بزم را در پی
نیستی ست و عاقبت این سودا را در سر خماری [illegible] بعضی سوانح که آمدن ایلچی و مردم
بیگانه باشد نگذاشت که خود متوجه شده نعش او را بچشم صورت هم ببینیم و آن عطوفت
و مهربانی که ما را با او بود ظاهر سیر سود کم ما ارباب ظاهر را حالت عنایت و التفات ما ظاهر
نمی شد تا کسی که در راه ما با خلاص و عقیدت رفته او را چه قدر میخواهیم اگرچه بدیدهٔ بصیرت
این منظور شده خاطر نشان ارباب بینش شده است اما چون بعوام کار داریم این
گره در دل ماند **شعر** کدام دل که ازین واقعه جگر خون نیست +
کدام دیده کزین حادثه جگر خون نیست + این تودهٔ خاک گذشتنی و گذاشتنی ست
و این تیره مغاک پر کردنی و انباشتنی چون همه بریدنی ست و خونبها همه کشیدنی
اگرچه همیشه خیال آن مسافر راه عدم در پیش نظر والا حاضر ست و بدایع شمائل آن مجاور عالم قدم

شاعروں کی محفل مشاعرہ کا صدر، لاڈ و پیار کی شاہی مجلس کا ہمنشین، اکبری اچھوتی محفل کا درست قلمند
اینٹی کانگ راجہ بیر جب نے اپنے آپ کو ہماری محبت میں ہار دیا تھا اور فدا ہونے سے پہلے ہماری محبت
کے راستے میں قربان ہو گیا تھا۔ دنیا دار ہوتے ہوئے دنیا سے الگ تھلگ تھا اور ظاہری الجھنوں کے
ہوتے ہوئے سارے دھندوں سے بے فکر تھا۔ اچانک اس مٹنے والی دھرتی سے اور اس اندھیرے
گھر سے سفر کی تیاری کی۔ اس کا جسم چکنا چور ہو گیا۔ اور راہ عدم کی چال چلا جس پر سب کو چلنا ضروری
ہے اور خفیہ پردوں میں اور نیستی کی چادر میں پوشیدہ اور پنہاں ہو گیا۔ اس جان کے گھلا دینے والے
واقعے اور رنج بڑھانے والے حادثے سے آسمان جیسی محفل کا عیش گدلا ہو گیا اور دنیا شال
دل دھندلا ہو گیا۔ اگرچہ محبت و دوستی کے رستے پر تیز چلنے والوں کی انتہائی ترقی یہ ہے کہ اپنے
آقا کے معاملے میں جاں نثاری اور قربانی کریں لیکن یہ امید تھی کہ بڑے کاروبار میں اور بڑھیا معاملات
میں یہ صورت ظاہر ہو۔ اس اتفاقی مصیبت کے نازل ہونے سے پورا پورا رنج پیدا ہو گیا۔ اور طرح طرح
کا دکھ درد قلب پر [illegible] کر کے پہنچا گیا۔ افسوس ہزار افسوس کہ اس دنیاوی شراب میں تلچھٹ ملا ہوا ہے
اور عیش دنیا کی سفری پیالی پر [illegible] بیٹھا ہوا ہے۔ جہاں پیاسے کو دھوکہ دینے والا سراب ہے اور تار بڑھا د
دینے والا پڑاؤ ہے۔ اس محفل کی مستی کے بعد نشے کا اتار ہے اور خیال کا انجام سوائے تخیلات پیدا کرتا
ہے جو دیوانگی کی نشانی ہے) بعض رکاوٹوں کی وجہ سے مثلاً ایلچی اور دیگر لوگوں کے آنے کی مہلت
نہ تھی کہ ہم بذات خاص حاضر ہو کر اسکی ارتھی کو ظاہری آنکھوں سے ملاحظہ کرتے اور جو مخفی تعلق [illegible]
ہماری اس کے ساتھ تھیں ان کو ظاہر کر دیتے تاکہ ظاہری لوگوں میں ہماری توجہ و عنایات کی حالت
معلوم ہو جاتی کہ جب تک کوئی شخص ہماری دوستی و محبت کے راستے پر چلتا ہے ہم بھی اس کو کس قدر
پیار کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ ہماری منظور شدہ بات حقیقت والے لوگوں کے دلوں میں گھر کر چکی ہے۔
چونکہ کام پہلے سے بے [illegible] دل میں رہ گئی شعر کونسا دل ہے جو اس حادثے سے خونی جگر نہیں
ہے کونسی آنکھ اس مصیبت سے لال نہیں ہے۔ یہ مٹی کا ڈھیر یعنی دنیا چھوٹنے والا اور چھوڑنے
والی ہے اور یہ تاریک گڑھا یعنی قبر یا دنیا (مردوں سے) بھرنے والی اور بند ہونے والی ہے (بقیہ)

بحضور اقدس ظاهر شکستن کالبد خاکی و پنهان شدن شمع سیمابی معلوم که در نظر
دوربین و خرد حقیقت گزین چه تفاوت خواهد بود اما نظر بعالم بشریت که اقتضائی ترکیب
عناصر و موالید ست از جدائی ظاهری آن عدیم المثال اثار تالم و تحسر عظیم در شهرستان
باطن راه یافته که عبارت در تعبیر آن حالت کوتاه است و اشارت نیز بصدد کوتاهی عذر خواه لیکن
بر دیده سریرت و باصرهٔ بصیرت مشهود است که آنچه از کتم عدم بوجود می آید د از ملار وجود باز
بعدم میرود بارادهٔ متکفل نظام کل است خموشیدن به از خروشیدن و آرمیدن به از جوشیدن
درین صورت بغیر از رضا بقضای الهی و تسلیم بتقدیر ازلی مسلکی قویم و منهجی مستقیم نیست باید که آن رکن
السلطنة نیز راه مصابرت پیش گرفته از اراده خود گزشته باراده الهی سازد و بتقیه انفاس
نفیسه صرف مرضیات واجب تعالی نماید و لمحه بفکر حق شناسی و ذکر حق جوئی نباشد
خود میداند جمعی که از قید تقلید نجات یافته بسر منزل تحقیق پی می برند در هر زمانے
کمیاب و عزیز الوجود اند فرض وقت آنکه بادای وظائف شکر این عطیه عظمی که از
مشرب عذب تحقیق بهره وافی دارد اشتغال نموده وجود با وجود ما را غنیمت کبری
شمرد و خیال کند که در آن زمان که آن پیشتر و قافله فنا محمل اقامت ازین سرای عنا
بر بندد ان یار وفادار قدوهٔ محرمان راز بوده است و او را در ان وقت از الطاف الهی نسیم
الحال خود ملاحظه نماید که غنیمت بودن او در چه درجه خواهد بود حق سبحانه تعالی ورا در سایه
دولت ابد پیوند ما برخوردار گرداناد و ما را به تمارک سعادت او کامگار باالجمله بعد از سنوح این
نائبهٔ غریبه بجهت تدارک و تلافی عمدة الملک راجه ٹوڈرمل را با جنود ملائک فوج تعین فرمودیم
مشار الیه از روی کمال تدبر و تهور در اندک فرصتے تنبیه بر اصل نموده آن ملک را در حوزهٔ
تسخیر در آورد المنة لله که خاطر از مهام این حدود بالکل فارغ شد انشاء الله تعالی درین زودی
دار الخلافة العالیه مخیم سرادقات اقبال خواهد شد درینولا که خاطر اشرف متوجه بود عرضداشت
آن رکن السلطنة رسید چون از مطاوی آن شمائم ارادت و صفا فائح و از فحاوی آن نسائم عبودیت

اگرچہ اس کے خاکی کالبد کے ٹوٹنے اور جسمانی ڈھانچے کے چھپ جانے سے یہ تو معلوم ہے کہ دوربین نظر اور
حقیقت پسند عقل میں فرق تو کچھ ہوگا (مرنے پر بھی یاد رہے گا) لیکن حالت انسانی کو دیکھ کر جو انسانی
پیدائش اور ترکیب جسمانی پر خیال کرتے ہیں اس بے مثل کے ظاہر بچھڑ جانے پر رنج و غم کی نشانیاں
دل میں اثر کر چکی ہیں کہ جس حالت کو الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔ بلکہ اشارہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن
باطنی نظر اور دیکھنے والی آنکھ پر روشن ہے کہ جو کچھ ہستی کے پردے سے ظاہر ہوتا ہے اور پیدائشی دنیا
سے پھر نیست ہوتا ہے۔ وہ کل کاروبار کے منتظم یعنی خدائی ذمہ داری سے ہوتا ہے تو ہمیں ایسے بجائے
چپ ہونا چاہیے اور چیخ پکار کی نسبت صبر کرنا مناسب ہے۔ ان معاملات قضا و قدر میں حکم خدا پر
رضامند رہنے کے سوا اور تقدیر الٰہی پر [illegible] کے سوا کوئی اور ٹھیک راستہ اور سیدھی پگڈنڈی نہیں ہے
زیبا ہے کہ تم رکن السلطنت بھی صبر کا راستہ اختیار کریں انسانی گریہ و زاری کو چھوڑ کر حکم خدا پر صبر کر
رہ [illegible] اور جو چند [illegible] باقی ہیں خدائے بزرگ کی پسندیدگی میں صرف کرو [illegible] فکر خدا
اور ذکر حق سے [illegible] ہو۔ تم خود دانشمند ہو [illegible] تقلید کی رسی سے نکل کر منزل تحقیق پر پہنچے ہو ایسے
لوگ ہر زمانے میں تھوڑے [illegible] موجود [illegible] فرض یہ ہے کہ اس کشش کا سلسلہ [illegible] چھوڑ دو
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تو خود ہی خیال کر لو کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی لڑائیوں [illegible]

و فال لاشیخ بودنی الحمد اتفاقی آن باعث اطمینان و اطفای نوائر ضمیر انور شد آنچه در باب تسخیر
دکن بتوجه ظفر اثر در تفصیل نوشته بود بوضوح پیوست از همه شرف تحسین و عز استحسان رسید
ازدو نور دانش و رکن بالای شجاعت او عنقریب است که خاطر از صوبهٔ گجرات بطوریکه نوشته بود
جمع نموده تسخیر دکن با حسن وجوه نماید و باسرع اوقات تمام فیلان و نفائس آن ملک را
خود بنظر اشرف اقدس گذراند و آرزوی مرکوز خاطر او برآید و آنکه در باب استعفای
جیراتم گنگا و استدعای فرمان عنایت نشان بنام او و جگن ناتهه و شاهم خان و غیرهم
بتقریر مسئولی نوشته بود بدرجهٔ تلقی مستحق گردید و مناشیر عالیه مطابق استدعا عز اصدار یافت
یقین که بحالی که بجهت گنگا تعیین خواهد نمود فراخور خدمتگاری و صلاح وقت خواهد بود
آنکه در باب فرزندان زمین خان و حاجم بیگ و گنگا خیال نموده است اگر خود هم می آمد
بدا دلی مناسب بود بهر حال آنچه مقتضای حال باشد بعمل آرد و آنکه در باب فرستادن
فیلبانان [illegible] و التماس نموده بود بمسامع قبول رسید و آنکه در روادی فرستادن شیخ ابراهیم
سکرپوال بصوبهٔ گجرات استدعا نموده بود معلوم آن عضد الملک است که در تنبیه بدولت و اقبال
بلاد الخلافة العالیه [illegible] و لایم تخریب معمات زمینداران آن حوالی با درجوع حیث و دا رفتن او
بآن حدود و آنکه [illegible] این خدمات را [illegible] توان [illegible] نیست آنکه فرزندان [illegible] نوشته بود که [illegible]
آن [illegible] الخلافة [illegible] شود [illegible] [illegible] فرستد [illegible]
فرزندان [illegible] نیست که اگر [illegible] حضور شرف [illegible]
[illegible] خاطر اشرف [illegible] که او و فرزندان او [illegible]
باشند [illegible] آیات [illegible] شد اگر [illegible]
[illegible] واقع شود [illegible] شفقت [illegible] که فرزندان را [illegible] فرستد [illegible]
شود [illegible]
[illegible] خدمات شود [illegible]

تقریباً اس کا سننا ہمارے دلی شغلوں کے بجھانے اور تسلی دینے کا سبب ہوا۔ جو کچھ تم نے دکن کی فتح
کے بارے میں سوچکر تشریحاً لکھا تھا وہ ہم پر واضح ہو گیا اور ہر ایک بات نے شاباشی اور پسندیدگی
کی عزت حاصل کی۔ تمہاری از حد بہادری اور کمال دانائی سے امید ہے کہ عنقریب صوبہ گجرات سے
دل کو مطمئن کر کے (جس طرح کہ تم نے لکھا ہے) اچھی صورتوں میں دکن فتح کرو اور جلدی واپس ہو کر
اس ملک کے نفیس چیزوں اور ہاتھیوں کو تم بذات خاص پیش کرو اور تمہاری دلی پوشیدہ آرزو
پوری ہو۔ اور جو کچھ گنگا کے گناہوں کی معافی کے بارے میں اور اس کے اور جگنا تھ اور شاہم خاں
وغیرہ کے بارے میں عنایت نشان فرمان کی خواہش (ان لوگوں کے مانگنے کی صورت میں) تحریر
کی تھی قبولیت کے درجہ پر ترقی کر گئی۔ (وہ قبول ہو گئی) نوکری اور وقت کے مناسب ہو جائیگا اور
جو کچھ امین خاں اور جام بیگ اور گنگا وغیرہ کی اولاد کے بارے میں خیال کیا ہے۔ اگرچہ خود ہی آجاتے
تو مناسب اور بہتر ہوتا۔ خیر جو کچھ مناسب وقت ہو کرو اور جو کچھ تمہاری مہادنوں کی روانگی کے بارے
میں خواہش ظاہر کی تھی وہ قبول ہو گئی اور شیخ ابراہیم شکرپوری کو صوبہ گجرات میں بھیجنے کے بارے میں جو
التماس کیا تھا تو یہ تم کو معلوم ہے کہ جس وقت ہم بذات خاص دارالخلافہ میں مقیم ہیں۔ تو شہر آگرے کے زمینداروں
کے کاروبار کا بندوبست اس شیخ ابراہیم سکریوال کے سامنے پیش ہوتا ہے۔ اس کے صوبہ گجرات یا
چلے جانے سے اسقدر فائدہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں کے کاروبار کو چھوڑ دینا پڑے گا اور جو کچھ تم
نے اپنے فرزندوں کے بارے میں تحریر کیا تھا کہ جسوقت تم دکن کی فتح کی طرف متوجہ ہو تو ان کو کہاں
رکھو۔ یا دربار میں بھیجدو تو تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا تعلق ہمارے خاندان
میں کوئی اس قسم کا نہیں ہے کہ اگر دربار کی خدمت پر مقرر نہ ہوں تو ہمیشہ کیلئے بھی آنکھوں سے اوجھل
ہو سکیں۔ واقعی ہمارا دل چاہتا ہے کہ تم اور تمہاری اولاد ہماری آنکھوں کے سامنے رہے۔ شہزادہ شاہ
[illegible] کی روانگی کی خبر دل پر کان لگائے رکھو اگر اس عرصے میں دارالخلافہ کی طرف واپسی ہو جائے
تو سب سے اچھی صورت یہ ہے کہ بیٹوں کو تو دربار میں بھیجدو اور اگر یہ خبر ہے کہ تم کچھ مدت تک [illegible]
سیر و شکار میں مشغول ہیں تو چونکہ راستے کی دوری درمیان میں ہے تو [illegible] گجرات میں [illegible]

[illegible] شاهی خانخانان سپهسالار اعتضاد الملک العظمی اعتماد الخلافة الکبری

رکن السلطنة القاهرة عضد الدولة الباهرة ذی الخصائل الرضیة والشمائل المرضیة

[illegible] الکمالات الصوریة والمعنویة قدوة خوانین بلند مکان [illegible] بلند قدر [illegible]

[illegible] خانخانان سپهسالار بشمول عواطف شاهنشاهی [illegible] الهی [illegible]

[illegible] در این هنگام خجسته آغاز فرخنده انجام که اواخر حوت و اوائل [illegible]

[illegible] تاثیر [illegible] صنوف مسرات تازه [illegible] انواع

[illegible] دیبا بطراوت و نزاهت آب [illegible] باعتدال رسیده [illegible]

[illegible] نشو و نما کمال پیوسته کوس نوروزی خطبه عالم آرائی [illegible]

[illegible] آفتاب عالمتاب فیض رسان مزاج عناصر [illegible]

[illegible] رسیده [illegible] چنان شوق آمد طراوت هوا تازگی [illegible]

[illegible] شده [illegible] روح نباتی در قالب حیات نو [illegible]

[illegible] نو رسیدگان لشکر بهار را از گرد راه [illegible]

[illegible] آشنایان دریادل [illegible] آسمانیان [illegible]

[illegible] علوی با امهات سفلی اتساق و انتظام [illegible]

[illegible] جدید پذیرفته فرد هزار نقش فریبنده [illegible]

[illegible] زبان سبزه نورس بصومعه داران حلقه زرق [illegible]

[illegible] زاهد بشگفت گل تو ز پژمرده هنوز + شد با دروان [illegible]

[illegible] آفتاب در سینه کوه + صد چشمه بجوشید و تو افسرده [illegible]

[illegible] غفلت گذاران زاویه تعب و عنا [illegible]

[illegible] بیرون [illegible] رباعی خورشید که متفش گل مقصود [illegible]

[illegible] نگاه کن که چون اعضا نشش + [illegible]

ممالک عظیم الشان قوت بازو۔ خلافت اعلیٰ کے قابل اعتماد شخص حکومت زبردست کے [illegible] سلطنت
کے ستون پسندیدہ خصلتوں والے اور عمدہ عادتوں والے ظاہری اور باطنی خوبیوں والے بلند [illegible]
کے پیشوا یار وفادار فرزند مدبر برخوردار مبارز الدین لقب والے عبدالرحیم خانخاناں سپہ سالار [illegible]
شاہانہ میں شامل ہو کر اور زیادہ مہربانیوں میں شریک ہو کر خوشنود اور ممتاز رہا ہے اسکو معلوم ہو کہ
نیک ابتدا والے مبارک انجام والے زمانے میں دکھ بھاگن ختم ہو گیا ہے اور بہار کا موسم شروع ہو
والا ہے اور دن و رات برابر ہونے والے ہیں ہم اپنے بخشش والے دلکو مختلف تازہ خوشبوؤں سے
معطر پا اور بے حد طرح طرح کی خوبیوں کی جگہ پر پاتے ہیں۔ آب و ہوا کی تر و تازگی اوسط درجہ پر
پہنچ گئی ہے اور موسم بہار کے پھلنے پھولنے کی شگفتگی اور تازگی پوری ہو گئی [illegible]
کے سنوارنے اور زیبائش کے آراستہ کرنے کی گونج گردشی آسمان میں ڈالدی۔ [illegible]
[illegible] اور پیدائشی ہستیوں کے مزاج میں تعین پہچاننے والا ہو گیا۔ ہوا کی اٹکھیلی چال [illegible]
[illegible] سے حرکت دینے لگی۔ ہوا کی تازگی شوقین لوگوں کے دلوں کو سیر کرنے لگی۔ [illegible]
[illegible] زندگی والے پودوں اور بوٹوں کے جسم میں نباتاتی روح پھونک دی اور برساتی بارش نے
لشکر بہار کے مسافروں (درختوں و پیڑوں) کے پاؤں کو راستے کی گرد سے صاف کر دیا [illegible]
[illegible] مضمون کئی دل والے دوستوں کے کانوں میں پہنچاتے۔ [illegible]
[illegible] کی صورتیں نباتات کے ساتھ از سر نو پیدا ہو گئیں آسمانی برجوں [illegible]
ساتھ جلدی [illegible] اور [illegible] دست و تقاضے سرے سے حاصل کیا دنیا کی ہستیوں [illegible]
ستاروں کے ساتھ تازہ تازہ میل جول اختیار کیا۔ فرد نشو و نما کی قوتیں [illegible] دنیا میں [illegible]
دھوکہ دینے والے نقشے کفر کی [illegible] بھی بربادوں کی زبان مکر و فریب والے عابدوں کی [illegible]
میں زبان حال سے یہ شعر پڑھتی ہے رباعی اے زاہد پھول تو کھل گئے مگر تو ابھی تک [illegible]
ہوا [illegible] چلنے لگی مگر تو ابھی تک گوشہ نشین ہے (۲) سورج کی گرمی سے پہاڑوں کی [illegible]
[illegible] پر گر تو ابھی تک ٹھہرا ہی ہے بادشاہ پیڑوں کے ہونٹوں جیسے [illegible]

آتش بی دود دهد + مشهود و محسوس ارباب دانش و بینش ست که درین وقت
که هنگام رسیدن نیر اعظم ست بنقطهٔ اعتدال ربیعی مقدسان عالم بالا را
با غبار آلودگان خطه خاک چه قدر نظر رافت و رحمت زیاده میگردد متضرعان درگاه
صمدیت را کدام سجدهٔ نیاز که در ادای شکر این مواهب گوناگون قبول افتد و کدام سجده
خضوع که در موقف کبریا بشرف اصغا رسد بیت نه تنها سجدهٔ سر دمبدم باد + که هر مو بر تنم
در سجدهٔ خم باد + در چنین فصل خوش در روزگار آسوده دلکش که دماغ عالمیان از روائح
معدلت خسروانه معطر و مشام جهانیان از فوائح عدالت پادشاهانه معنبر ست و اسباب
خرمی آماده و ابواب بهجی بر روی دولت ما کشاده زمانه هردم مژده فتحی بگوش نشاط نیوش
میرساند و سپهر آرزوی مهر ساعت نوید نصرتی بمسامع مجامع جهانیان می افگند ایلچی
سلطنت پناه عبدالله خان بدرگاه آسمان جاه رسید و اقسام نفائس هدایا و اصناف
تحف بنظر اشرف گزرانید و ارسال انواع کبوتران دیوان بیگی و نسل و نژاد کبوتران
سلطان حسین مرزائی را ضمیمهٔ اسباب یگانگی و یکجهتی ساخت و الحق که مشاهده کبوتران
پری پرواز و آمدن جوانان عشقباز باعث مسرت خاطر اشرف شد خصوصاً حبیب که
سرخیل عشقبازان ماوراء النهر بلکه سردفتر پردازان دهر ست عشقبازی ست که پیش
از آنکه زردهٔ بیضه با سپیدهٔ پیوند در میابد که این کبوتر چند چرخ خواهد زد و قبل از آنکه مربی طبیعت
روح حیوانی در بیضهٔ بی مددگاری روزن در قالب کبوتر در آرد میداند که پروازش
تا کجاست جالینوسی ست در تشریح کبوتر و افلاطونی ست در ادراک هنر نشیمهای
شاخ در شاخ کبوتران را بیشتر از آن میداند که نقیب خان انساب طوائف انام به قلعلی
چه نسبت توان کرد که در فن خود بوعلی ست عبدالله خان از اندجان و آن حدود
طلب نموده بالکل کبوتران دیوان بیگی وغیره مصحوب میر قریش فرستاده
معلوم نیست که در ماوراء النهر دیگر کبوتران مانده باشد همه بسلامت رسیدند تعریف

دانائوں کی سمجھ میں آتا ہے اور غور کرنیوالے دیکھتے ہیں کہ اس موسم بہار میں جبکہ سورج کا تقاطع
ربیع پر پہنچنے کا وقت ہے۔ آسمانی برجوں کو روئے زمین کے الف لونوں کے ساتھ مقدمہ مہربانی و عنایت
کی نظر بڑھتی جاتی ہے اور درگاہ خدا کے فریدی کو نشہ عجزانہ سجدہ ادا کرتے ہیں جو ان طرح طرح کی
بخششوں کے شکریے میں قبول ہو جائے اور ایسی غریبانہ سمرن ٹھیرائی جائے جیسے درگاہ الٰہی میں حسن ہی کی
بیت نہ صرف سر ہر وقت سجدے میں جھکنا چاہیے بلکہ سیرے جسم کا ہر رونگٹا نیاز میں جھکا
رہے۔ ایسے اچھے موسم میں اور بہتر دنا سب زمانے میں جبکہ دنیا والوں کا دماغ شاہی انصاف نہ خوشبو در
سے بسا ہوا اور انسانی دماغ سلطانی عادلانہ عطروں سے خوشبودار ہے اور خوشی و خرمی کے سامان موجود
ہیں اور بے فکری کے دروازے شاہی اقبالمند چہرے پر کھلے ہوئے ہیں زمانہ دمبدم فتح کی خوشخبری خوشی
والے کانوں میں پہنچاتا ہے اور آسمان محبت و پیار کے طور سے ہر وقت فتح کا مژدہ سارے دنیا دارو
کے گوش گزار کرتا ہے کہ اتنے میں سلطنت پناہ عبداللہ خان اوزبک کا ایلچی [illegible] دربار میں حاضر
ہوا اور عمدہ عمدہ مختلف سوغاتیں اور طرح طرح کے تحفے نظر شاہانہ کے سامنے پیش کئے اور [illegible]
قوم کے مختلف کبوتر اور سلطان حسین مرزا کی نسل و ذات کے کبوتر پروانہ کر کے دوستی و اتفاق کا سلسلہ پیدا
کر لیا۔ اور واقعی پری پیکر کبوتر بردوں کا ملاحظہ کرنا اور نوجوان کبوتر بازوں کو آنا شاہی دل کی خوشنودی کا
سبب ہوا [illegible] ایک کبوتر باز آیا جو شہباز اور [illegible] کبوتر [illegible] دنیا دیکھنے کے ہنر
والوں کا کہنا ہے کہ [illegible] کی زردی سفیدی سے [illegible] جان لیتا ہے کہ کبوتر
کتنی روٹیاں کھائے گا اور اس سے پہلے کہ [illegible] کی طبیعت کا [illegible] دینے والا [illegible]
[illegible] پائے جان جاتا ہے کہ اس کی اڑان کتنی ہے [illegible] تشریح [illegible]
تشریح بدن میں ماہر تھا اور [illegible] افلاطون [illegible] کبوتر [illegible]
جانتا ہے حقیقت کہ نقیب جان انسانی [illegible] واقف [illegible] کبوتر [illegible]
حق میں بوعلی بن سینا ہے عبداللہ خان نے شہر اندجان اور [illegible] کا کبوتر [illegible]
کبوتر اور دیگر نسل کے میر قریش کے ہمراہ بھیجے ہیں اور [illegible] باقی [illegible]

و توصیف آهنگ آن دور ترست که حمامهٔ خامه در هوای آن بال گشاید و طاوس
نگارین زبان در فضای آن به جلوه در آید. مثنوی: هر پری پیکری بجلوهٔ ناز +
راست چون مرغ شوق در پرواز + گرم خو همچو مغز برنایان + دور رو همچو عقل دانایان +
ره نوردان آسمان و زمین + دانه چینان خوشهٔ پروین + همه گرم بلند پروازی +
از فلک گوی برده در بازی + الحق تا مرغان اولی اجنحه آشیانهٔ عرش در طیرانند مثل
این کبوتران از کبوترخانهٔ هیچ عشقبازی نپریده از کبوتران نامی روزگار در هوای
همایونی این کبوتران جهت کنان و معلق زنان بال مساوات نمی توانند کشود اگرچه آن
پروردهای حسب ظاهری از شرف مجالست و دولت خدمت مهجور محروم ست اما همیشه
در خیال تخمیس زبان فرح و انبساط منظور نظر خورشید ماثر بوده یاد آن رکن السلطنة
[illegible] و در روز یکه کبوتران مذکور از نظر اشرف میگذشت و خاطر ملکوت ناظر از
مشاهدهٔ آنها منبسط و فرحناک شده بود آن اعتضاد الملک العظمی و هنر بانیهای او در این کار
بسیار [illegible] در خلال این حال توهمی بخاطر پری نژادان زیرک نهاد مذکور رسید
[illegible] التماس گذارش پیغامهای خود نمودند که [illegible] رقم زده کلک جواهر
[illegible] جمیع سرداران کبوتر خیل [illegible] میرسانند بیت هر که منظور
[illegible] چون نداند زمان مرغان را + خصوصا آن پیر سال جوان عمل
[illegible] بکار [illegible] ارباب عشق را بچرخ آرد دل
آرمیده خاطران [illegible] دل را در حرکت و بازی آرد میرسانند و ابلاغ مینماید که چون
قائمه دولت و اقبال [illegible] خلوص عقیدت و صفای طویت بوسیله دعاهای
سحری ترحم بر احوال [illegible] نموده [illegible] آسمانی بدرگاه گیتی پناه و جهانبانی که خدا
[illegible] شناس ست رسانیده غلغلهٔ شوق جوانی در کاخ دماغ این آرزومند انداخته
[illegible] تازه و کامرانی بی اندازه مرحمت فرموده است از هواخواهان درگاه و دولت خواهان

ان کی تعریف وتوصیف اس سے بھی بڑھکر ہے کہ قلم کی کبوتری ان کی یاد میں پھڑپھڑائے اور آراستہ بیان
سوالان کے میدان مدح میں ناچنے لگے **مثنوی**۔ ہر ایک پیارا کبوتر ناز و انداز دکھا کر سیدھا مرغ شوق
کی طرح اڑتا ہے (۲) جوانوں کی دماغ کی طرح گرم مزاج والا سیانوں کی سمجھ کی طرح دور کی سوجھنے
والا ہے (۳) یہ کبوتر زمین و آسمان کے قلابے ملانے والے ہیں اور ثریا ستارے کے دانے کے
جیسے موتی چگ لینے والے ہیں (۴) سارے کبوتر اونچی اڑان میں چالاک ہیں۔ گویا اکاش سے
بھی آگے بڑھ گئے ہیں۔ واقعی جب سے فرشتے آسمانی آشیانے میں اڑتے ہیں کسی کبوتر باز کے کبوتر
جلنے سے ایسے نہیں اڑے اور دنیا بھر کے نامی کبوتر ان کبوتروں کی قلابازی اور اونچی اڑان میں برابری کے
نکلے نہیں دکھلا سکتے۔ اگرچہ تم ظاہری ہمنشینی کی عزت اور حاضری اور باریابی سے بچھڑے ہوئے ہو لیکن ہمیشہ
ہر حالت میں خاص کر خوشی و خرمی کے موقع پر ہماری روشن نظر میں مد نظر رکھکر تم کو زیادہ یاد کرتے
ہیں اور جس دن کہ یہ کبوتر ہمارے سامنے پیش ہو رہے تھے اور فرشتوں کو دیکھنے والا ان کی سیر و تماشے
سے خوش ہوا تھا تم کو اور تمہاری بات چیت کو اس بارے میں بہت یاد کرتے تھے جب (خانخانان
کو خبر لگی کہ عبداللہ ازبک نے بہت سارے کبوتر اکبر کو بھیجے ہیں تو اس نے لکھا کہ مجھکو بھی ان میں سے
پورا حصہ ملنا چاہئے۔ چونکہ دینا منظور نہ تھا اس لئے لکھتا ہے کہ میں ان کی سیر دیکھ رہا تھا کہ اتنے
میں کبوتروں نے عرض کی کہ اے اکبر بادشاہ ہم مدتوں بعد حاضر خدمت ہوئے ہیں اب آپ ہم کو
اپنے سامنے سے دور نہ کر دیں۔ لہذا آئندہ کی عبارت میں خود اپنے سے انکار ظاہر نہیں کر سکتا۔ بلکہ لکھتا
ہے کہ کبوتر جدا ہونا پسند نہیں کرتے۔ **مثنوی** اتنے ہی میں ان سیانے خوبصورت کبوتروں
کے جی میں یہ وہم پیدا ہوا کہ ہمارے سامنے اپنے معاملوں کو عرض کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ کبوتروں
کی امیدوں کو بر لانے کے لئے ان کا بیان قلم درافشاں سے تحریر کیا جاتا ہے سارے کبوتروں
نے سردار جنکی بہت سی تعریفیں ہیں آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور اپنے پیغام پہنچاتے ہیں۔ **بیت**
جو کوئی شخص عہد سلیمان کی نظر میں منظور ہو گیا یعنی جس کو بادشاہ نے پسند کر لیا وہ جانوروں کی بولی کیونکر
نہ سمجھے گا۔ یعنی خانخانان ہم سلیمان ہیں اور تم آصف برخیا ہو جب وہ جانوروں کی بولی سمجھتے (بقیہ)

بارگاه خصوصاً ازان عشق اندیش خداکیش که از عمده مریدان و زبدهٔ معتقدان این پادشاه
عالم پناه است آنست که برمزد ایما حسن طلبی در باب منتسبان خاندان ما کلند و سنگ تفرقه در جمعیت
قبیلهٔ جمیله ما نیندازد که منتهای آرزوی جماعت ما آنست که بتوفیق الٰهی در ملازمت حضرت
ظل الٰهی باظهار شرائف لطائف و ابراز انواع هنر و اصناف شعبده تدارک و تلافی
عمر گذشته خود نمائیم و دیگر سلاله خاندان لطائف و نقاوهٔ دودمان دولت رافع
ملال وانده یعنی پیر صورت جوان سیرت سبز کهی که دختست بواسطه مشهور
فی الاکناف والاطراف المستغنی عن الاوصاف سر سبز ست سلام عشق الیتام میرساند
و میگوید که بعد از ارزدی بسیار و درازی روزگار بسعادت آستان بوسی مستسعد شده
زلیخاوار هوای جوانی در سر افتاده است میخواهد که با فرزندان و ابنا در ملازمت بوده
خدمات پسندیده که مورث انشراح خاطر و ارتیاح باطن و ظاهر گردد بظهور آرد اگرچه عمری
بمعشوقی نام بر آورده بود اما الحمد لله که آخر بعاشقی این چنین معشوقی سرفراز گشته جشید داشت
از سائر عاشقان و طالبان درگاه خصوصاً ازان پیشوای ارباب طلب آنست که
بسر ارادت در دامن صبوری پیچیده اجازت هواوهوس که در مجلس بساط انبساط
ناخلل پذیر باشد ندهند همان بهتر که بسوز هجر بسازد و احوال ما نپرداز د و دیگر سرخیل ناسور
یعنی کلته پر اگرچه نام ما در ماوراءالنهر یا نه دارد اما خراسانی نژاد ست و سرخیل
معتبر کم پر اگرچه بنام کم پر ست اما سرفراز بلند پر وازست زبان حال او
باین بیت مترنم ست بیت هر که سبکبار سبک خیزتر + مرغ سبک پر بپرد تیزتر +
و سرنا مداران مشعل کلان که در بالا روی از شعله کم نیست و بشوق آستان بوسی
سرگرم ست و ان بسیرت مردم یعنی سیه دم نگرد و دل عشقبازان ست که
در پی او ست و آن بعبتی پر نگار یعنی ماده کن رد دار که زره پایش یاد از خلخال لیلی میدهد
در زنجیر جنون در پای عشقبازان می اندازند و سائر کبوتران نامدار خوش سخن نیک رفتار

خاصکر تم سے کیونکہ تم محبت کرنیوالے اور خدا ترس ہو بلکہ اس جہاں پناہ بادشاہ کے معتقدوں
اور مریدوں میں سے سب سے اچھے مرید ہو کہ ہمارے کبوتروں کی ٹولیوں میں سے اشارہ کنایہ کے
ساتھ طلب نہ کرو۔ اور ہم اچھی نسل والے کبوتروں کے جھگڑے میں جدائی نہ پیدا کرے۔ کیونکہ
ان کبوتروں کی ٹولی کی انتہائی خواہش یہ ہے کہ خدا کی عنایت سے اکبری دربار میں پکر اچھے
اچھے ہنر دکھلا کر اور طرح طرح کی شعبدہ بازی اور کمالات ظاہر کر کے اپنی بیتی ہوئی عمر کا بدلہ حاصل
کریں دوسری کبوتری جو اپنی قوم کی چھٹی ہوئی اور بلند اقبالی کے خاندان کا خلاصہ ہے (یعنی
سب سے چنیدہ ہے) جسکو دیکھکر دکھ درد رفو چکر ہو جائے۔ جسکی شکل پر بڑھاپا برستا ہے مگر جوانوں
کی خصلتیں رکھتی ہے جس کا نام سبز کھی ہے اور جو سبز نامی نسل کی ہے جس کو تعریف کی ضرورت
نہیں۔ چاردانگ عالم میں مشہور ہے۔ محبت ٹپکتا سلام پیش کرتی ہے اور کہتی ہے بہت سی امیدوں
اور زمانوں کے بعد اکبری آستان بوسی کے اقبال سے مشرف ہو کر زلیخا کی طرح سر میں جوانی کی
امنگیں پیدا ہو گئی ہیں کہ شاہی بال بچوں میں رہکر اچھی نوکریاں بجا لائیں جو ظاہری و باطنی خوشی
اور دل کی شگفتگی کا باعث ہوں۔ اگرچہ ساری عمر معشوق کے نام سے شہرت پائی تھی لیکن خدا کا
شکر ہے کہ آخر میں ایسے معشوق کی عاشقی پر بلند رتبہ ہوئی۔ سارے دربار شاہی کے ملازموں اور عاشقوں
سے خاصکر تم سے (کیونکہ تم نے اپنے خط میں سب سے زیادہ کبوتر مانگے ہیں) یہ امید کیجاتی ہے کہ اپنے
ارادے کے سر کو صبر کے پائے میں لپیٹ کر اس سرکو للچ دخواہش کی اجازت ندیں جو ہماری خوشی کی محفل
میں خلل ڈالے۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ صبر کی آگ میں جلتے رہو اور ہماری خبر نہ پوچھو۔ دوسرا نامی کبوتروں
کا سردار جسکا نام کلتہ پر ہے۔ اگرچہ باد النہری نام ہے لیکن خراسانی قوم کا کبوتر ہے۔ اور جو تھی کا کبوتر ہے۔ اگرچہ
اسکا صحیح نام کم پر ہے مگر بہ اڑ ہنار ہے اور یہ شعر زبان حال سے پڑھتا ہے **بیت**۔ جس کسی کے
پاس تھوڑا اسباب ہے وہ زیادہ تیز رفتار ہے جیسے طرح کم پر قوم کا کبوتر تیزی سے اڑتا
ہے۔ اور شعل کلاں نام کا کبوتر بھی جیدلی کے کبوتروں میں سے ہے جو اونچی اڑان میں شعلے سے
کم نہیں ہے اور دربار شاہی کی آستان بوسی کی لگن میں اڑتا ہے۔ اور آدمی جیسا سیاہ دم (بقیہ)

که باصالت نسب و شرافت حسب اتصاف دارند برخی از انها با زرنگار اتفاق دارند
و طایفه با سبزکی شفق اندو بالجمله چون هر یکی زبان حال کبوتران فارغ بال ست تمام
این کهن سالان نورسیده بهزار زبان توقع از انصاف آن اعتضاد الملک دارند
که ما دام که ما با بنا و عشائر و تمام قبائل خود در پیرانه سر باستان ملک آشیان
که بام دولت و کاخ رفعت ماست مشرف شدیم بهر پای خود ننمائیم و شوقها را در پرواز
نیاریم جمعیت ما را متفرق نسازند و پروین ما را بنات النعش نکنند و قبائل کبوتران تمام
استدعای نمایند اگر کسی به نیت حج میرفته باشد دعای ما را کبوتران حرم که گرد کعبه
پرواز دارند نویسند دیگر چون آن اعتماد الخلافه را چهار نوبت در راه است باید که
دران باب کمال اهتمام بتقدیم رسانند که انشاء الله سبحانه درین صورت کبوتران خوب
با دم رحمت خواهد شد و حصه آن مهمان نواز خوانهای نورسیده عنایت خواهیم فرمود و اگر
دران باب تاخیری نماید انچه آن اعتضاد السلطنه در باب خود خیال کرده باشد از ان
کمتر با و مرحمت خواهیم فرمود منشور حضرت شاهنشاهی بحکیم حمام در واقعه
جالینوس الزمان حکیم ابوالفتح گیلانی برادر او حکمت مآب فطانت ایاب حق
شناس حقیقت اساس واقف مواقف معارف و معانی سالک مسالک دین و دنیی
و کاردانی پرده کشای غوامض حکمت الهی نکته دان رموز سندی و سیاسی
انیس مجلس خاص جلیس نهانخانه اخلاص نقاوه افاضل انام سلاله اکابر کرام جالینوس
زمان حکیم همام بجلائل توجهات جلیل الهی و شرائف تفقدات شاهنشاهی مستظهر و مستبشر
بوده بداند که درینولا که نهضت رایات آسمانی سای و جولان مواکب زمین پیمای
بسیر و شکار گلگشت ولایت دلپذیر کشمیر که از عطیات مجدده حضرت صمدیت است باین
نیازمند درگاه کبریا شده بود بعزیمت آنکه دران گلستان همیشه بهار که کارنامه قدرت
پروردگار است نفسی چند بحضور باطن بر آورده صبحی چند جبین نیاز بسجود معبود حقیقی دران سرزمین

جو اچھی نسل کے اور بڑے بیا قوم کے مشہور رہیں کیونکہ ان میں سے اپنے سرزاد یہ لگا نامی کبوتر سے تعلق ہیں
اور کچھ بیز کبھی سے حاصل کلام چونکہ کبوتروں کا ہر قبیلہ با برخوشدلی سے زبان حال بنا ہوا ہے
ہارے پر اسنے کبوتر امی وقت یہاں آکر پہنچے ہیں تم سلطنت کے قوت بازو سے ہزاروں پر پھیلا کر
زبان حال سے امید کرتے ہیں کہ جبکہ ہم سب مع اپنے بال بچوں اور کنبے قبیلے وغیرہ کے آخری عمری
میں بالکل صفات دربار میں حاضر ہو گئے ہیں اور وہ دربار کا رستے اقبال کی چھتری اولاد کا
مقام سے اپنے اپنے کمال ظاہر نہ کر دیں اور اپنی چاہت و شوق کو اونچا نہ اڑ لیئے دیں ہم رستے حلیفے کو
تمر تبر نہ کریں اور ہم سب جو ثریا ستارے کی طرح جمع ہیں ان کو بکھرے ہوئے بنات النعش ستاروں کی طرح
نظروں اور سارے کبوتروں کی چھتر لگا دیا ہے ہیں کہ اگر کوڑ جمع کے ارادے سے جارہا ہو تو ہماری یہ
آرزو ہے کہ کبوتروں کو بکھیر کر دیا جو کعبے کے گرد اڑتے رہتے ہیں اور آرزو یہ ہے کہ ہم سب ملکر
رتبے میں یگانہ ہو جائیں (جس وقت یہ خط لکھا جا رہا تھا جس زمانے میں عبدالرحیم خانخاناں کی بیوی کی
... اور خانخاناں کثرت اولاد کی وجہ سے آخر کل ساقط کر دیا گیا تھا لہذا ... اکبر خانخاناں
کو اس حرکت سے منع کرتا ہے) اور چونکہ تمہارے یہاں بچہ ہو چکا ہے تم کو چاہئے کہ اس بار
... کیونکہ خدا کے پاک سے جانا تو کچھ پیدا ہو جانے پر پیچھے لگے
... دیئے جائیں گے اور کے دیوان کا حصہ سے کبوتروں کے جوڑوں سے عنایت کیا جا
... اس کے بہانے ہیں یا غیر معلوم ہوتی ہو تو اس صورت میں تم نے اپنا حصہ قبول کیا ہوگا
... کر کے تھوڑا سا بخشش یا جائیگا دیوان میں ایک مشہور کبوتر باز
تھا اور سلطان ... کے شہزادے نے اچھے اچھے کبوتر پال رکھے تھے

... کے نام ... تعزیت نامہ جبکہ ان کے ... جالینوس زمان حکیم
... گیلانی کا انتقال ہو گیا۔ فلسفے کی عمارت ... کے ستون راستی کے چلنے
والے حقیقی بنیاد رکھنے والے مضمونوں اور علمی موتیوں کے جاننے والے تجربہ کاری اور ہوشیاری
... چشمے والے علم و حکمت کے رازوں کو ظاہر کرنے والے کس قسم کے بھیدوں (بقیہ)

بگذارد المنة الله که در زمان خوبیهای آن ولایت که گلهای رنگارنگ و میوه‌های گوناگون مملو و
مشحون بود با شاهزاده‌های کامگار برخوردار و خلاصه عساکر نصرت شعار از راه شوامخ جبال
که طیور با وجود بال و پر بمشکل از آنجا عبور توانند کرد توجه اشرف تصمیم یافت حکم فرمودیم که چندین
هزار سنگ تراشان کوه کن و خارشگافان فرهاد فن بیک دو منزل پیش پیش میرفتند و در
تنگنامی کوه کمر راهها پهناور میساختند و قریب یکهزار فیل کوه تمثیل بفراغ بال و وسعت حال
میگذشت و دیگر خیل و حشم و سراپرده‌ها و خیم از دار الخلافة لاهور تا قریب نیلاب جابجا و شهر
بشهر گذاشته بودیم چون خاطر اشرف از التذاذ روحانی و جسمانی و سیر و سلوک عشرت
و کامرانی حظ وافر برداشت عنان یکران عزیمت براه کتلی و دستور منعطف که بپایهٔ فلک پایه
خود را بمفارق ساکنان دیار کابل اندازیم و در روزی چند بسیر و شکار آن حدود پردازیم
از آنجا که بادهٔ عیش این جمخانه را بخونابهٔ غم آمیخته اند و بنای بقای نگارخانهٔ بنیهٔ
انسانی را آب و گل فنا انگیخته در چنین وقتی ناگاه غریب واقعه جانکاه روی نمود
همه عیش را منغص ساخت و عشرتها را تلخ گردانید شرحش آنکه مواکب عالی در حوالی
دستور تا با حسن ابدال رسیده بود بتاریخ روز مرداد هفتم شهریور ماه الهی سنه
سی و چهار موافق شب پنجشنبه نوزدهم شهر شوال سنه نهصد و نود و هفت بحسب
سرنوشت ازلی حکیم نامی و مخلص گرامی قدوهٔ محرمان اسرار زبدهٔ همنفسان حقیقت
گزار دقیقه شناس حقائق معانی حدیقه پیرای بهارستان نکته دانی نمک ریز
مجلس انس ساقی بزمگاه اقدس طالب دوام آگاهی محور رضای بادشاهی
بیدار دل شبستان ضمایر هشیار مغز انجمن سرایر مستشار دولت ابد مقرون موتمن
سلطنت روز افزون مقرب الحضرت السلطانی حکیم ابو الفتح گیلانی ازین سرای فانی
و تنگنای ظلمانی بمرض اسهال ارتحال نمود حسرت فراوان از فراق صوری خود و دل
اقدس گذاشت هر چند هیکل عنصری و قالب خاکی او از نظر غایب شده اما شمائل روحانی

خدا کا شکر ہے کہ اس علالت کی بہار کے زمانے میں جبکہ رنگ برنگے پھول اور طرح طرح کے پھل لدے پھندے
تھے اقبالمند برخوردار شہزادوں کیساتھ اور نعمتمند فوج میں سے مخصوص آدمیوں کیساتھ پہاڑی پگڈنڈیوں کے
راستے سے کہ پر ہوتے ساتھ پرندہ بھی وہاں پر نہیں مار سکتا تھا۔ وہاں جانیکا مستقل ارادہ ہوگیا۔ ہم نے
فرمادیا جسکی وجہ سے پہاڑ کاٹنے والے بیدار اور فرہاد جیسا کمال رکھنے والے سنگتراش ایک ایک دو دو
پڑاؤ آگے جاتے تھے۔ اور پہاڑی دروں اور گھاٹیوں میں راستوں کو کشادہ کرتے جاتے تھے! در تقریباً
ایک ہزار ہاتھی پہاڑ جیسے خوشی خوشی پھیل پھیل کر گزر سکتے تھے اور اس کے علاوہ فوج شاہی ٹھاٹھ اور
شامیانے (چھولداریاں) تنبو۔ دارالخلافہ لاہور سے لیکر دریائے اٹک تک جابجا اور شہر شہر میں چھوڑ
رکھے تھے جب قلب مبارک نے روحانی اور جسمانی لذتوں سے عیش و آرام کے سیر سپاٹے سے پورا لطف
حاصل کرلیا۔ ارادے کے گھوڑے کی باگ بگلی اور دستور کے راستے پر موڑ دی گئی۔ تاکہ اپنے آسمان جتنے
بلند رتبہ درجہ کو (پاؤں) کو صوبہ کابل کے باشندگان کے سروں پر رکھیں اور چند روز ان حدود میں سیر
و شکار کریں۔ چونکہ اس دنیا کی عیش کی شراب غم و فکر کے کھلونے ملائی ہوئی ہے اور جسم انسانی کے نقاش خانے
کی تمامی بنیاد موت کے آب و گل سے بنائی گئی ہے اسیے خوشی کے زمانے میں عجب جان توڑ واقعہ پیش آیا
جس نے سارا عیش و آرام کرکرا کردیا اور خوشیوں کو کڑوا بنا دیا جسکی تشریح یہ ہے کہ شاہی سواری علاقہ
دستور میں با حسن اقبال تک پہنچی تھی کہ کنوار کے ساتویں دن جس کو ارادہ کہتے ہیں جلوس اکبری
کے ۴۴ ویں سال شوال کی انتیسویں تاریخ جمعرات کی رات ۹۹۶ھ کو حکم خدا کے موافق حکیم نامی وزیر
گرامی [illegible] میں سے سب اپنی بعیدی [illegible] ساتھیوں میں سبقت لے گیا ہوا۔ باطنی حقیقتوں کی
تہہ کو پہنچنے والا نکتہ دانی کے مقام پر بیداری لگانیوالا انسانی مجلس میں لطف کرنیوالا خاص بزم
شاہی کا ساقی۔ [illegible] ہوشیاری کا خواہشمند شاہی رضا مندی پر خوشنود دلوں کے احباب [illegible]
[illegible] میں [illegible] دائمی سلطنت کے خیر سلطنت [illegible]
[illegible] دشمنوں کی [illegible] فوت ہوگیا اور [illegible]
[illegible] ہوگیا۔ [illegible] خیالی [illegible] ہوگیا لیکن روحانی [illegible]

ولطائف ذاتی خجسته ترین صورتی پیش دید خاطر حاضر ست باریک بینان عالم
تقدس مردن نشأ فانی را از ادن عالم باقی گفته اند و بحق حقیقت نمائی جوهر نفس الامر
شده اند و پیدا است که درج پاک را از گذاشتن ظلمت خانهٔ خاک بهیچ تفاوت در
واقع بغیر از تغیر منزلی و تبدیل مکانی نیست و نظر بعالم اسباب هم غایت امید حقیقت
شناسان و نهایت آرزوی وفاکیشان همین ست که در قدم قبلهٔ دین و دنیا و بی خود جان سپاری
کنند این بوجه اتم وقوع یافت که بحضور اقدس ما وصیت نمود و سپارش آن حکمت مآب کرده این
وا پسین هشیار بوده حیات مستعار را با آگاهی دل و خبرداری در قدم ما سپرد باید که آن هوشمند
سعادتمند از استماع این واقعه جزع و فزع که از عادات عوام الناس ذاهب و دل بستگان عالم [illegible]
ولباس ست ننماید و نظر مستقیم را بلند داشته و توزیع آثار از تقدیرات خدا [illegible] پیدا [illegible]
رضا بقضا در دهد که همه را همین شاهراه در پیش ست و تحقیق سرکاری والبته [illegible]
واقعه آن غفران پناه را بیش از حد خورده ایم اکنون استدعای طول حیات ما از حضرت
واهب العطایا [illegible] آن خجسته آثار نماید و از اعاظم [illegible]
از پیش تقصیر [illegible] روز [illegible]
سه شنبه سوم شوال افادت و افاضت پناه معارف و حقائق دستگاه [illegible]
نهایة الدورانی تذکرهٔ اعاظم حکمای مشائین و تبصرهٔ اکابر [illegible]
انسانی فهرست جراید جلائل ملکات نفسانی [illegible]
افلاطونی کشاف معاقد علوم [illegible] جواهر محسوس و [illegible]
مهمان [illegible] از این ظلمتکدهٔ فنا رحلت نمود و [illegible]
حکیم مغفور پیش آمد چنانچه آن حادثه فراموش شد [illegible]
دید خاطر قدسی مناظر مشیت ازلی [illegible]
واقعه ناگزیر آمد آن حکمت مآب که در جمیع امور تابع [illegible]

اور ذاتی صفتیں اچھی صورت میں آنکھوں کے سامنے موجود ہیں عالم روحانی کے غور کرنے والوں نے عالم انسانی کی موت کو عالم باقی کی پیدائش بتائی ہے اور واقعی نفسانی ذات کی حقیقت کو ظاہر کیا ہے کہ پاک روح میں جسم خاکی کے چھوڑ دینے سے کیا تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور در اصل مرنا ایسا ہے جیسے مکان اور گھر کا بدلنا اور دنیاوی حالات پر نظر کر کے حقیقت شناسوں کی انتہائی امید اور وفادار دلی آخری آرزو یہی ہے کہ اپنے دنیا و دین کے آقا کے سامنے جان دیدیں تو یہ اچھی طرح واقع ہو گیا کہ ہمارے روبرو اس نے وصیت کی۔ اور تم کو ہمارے سپرد کیا اور مرتے دم تک ہوشیار رکھا جہات سعادت کو ہوشیاری اور خبرداری سے ہماری ملازمت میں ختم کر دیا تم دانا اور اقبالمند کو چاہئے کہ اس واقعہ کو سنگرآہ وزاری نکرو جیسی کہ عام لوگوں کی عادت اور دنیاداروں کا طریقہ ہے اور نظر مستقیم کو ملبند رکھکر اس واقعہ کو حکم خدا خیال کر کے تقدیر الٰہی پر رضامند ہو جاؤ۔ کیونکہ یہ راستہ ہر ایک کے سامنے آنیوالا ہے۔ اور ہر ایک کام اپنے وقت پر وابستہ ہے۔ اور ہم نے تمسے زیادہ اس مرحوم کا رنج کیا ہے۔ اب بخشش کرنیوالے خدا سے ہماری طول عمر کی خواہش سب سے بڑھکر کرو اور مصیبتوں میں سے سب سے بڑی مصیبت اور سخت رنجوں سے بڑا رنج یہ ہے کہ اس دکھیا واقعہ سے پندرہ روز پہلے امرداد کی ۲۴ ویں تاریخ کو جسکو روز دین کہتے ہیں تیسری شوال منگل کے دن افادت وافاضت پناہ معارف وحقایق دستگاہ زمانے بھر کے عالم دنیا بھر کا دانشمند حکما پیشینین کی بڑی یادگار اور قدیم صاحبان کمال بزرگوں کی روشنی کل انسانی بزرگیوں کا مجموعہ نفسانی اعلیٰ خوبیوں کے دفتروں کی فہرست بہت سے عجیب وغریب فنون کا مالک افلاطونی کمالونکا ظاہر کرنیوالا علمی مشکلات کا حل کرنے والا جواہرات دنیاوی کا پرکھنے والا عضد الدولہ امیر فتح اللہ شیرازی اسی دستوں کے مرض میں اس اندھیری نگری سے چل بسا۔ ابھی یہ حیرت وافسوس تازہ تھا کہ حکیم مرحوم کا واقعہ پیش آیا کہ اس مصیبت کو بھی بھول گئے۔ چونکہ ہمیشہ پاک منظر دل کے سامنے خدا کی مرضی اور خدا کی ارادے کا ظہور ہے صابر و رضامند ہو گیا۔ تم چونکہ سارے کاموں میں ہماری مرضی کے تابع ہو اس واقعہ میں بھی ؎

کمال تبعیت اقدس نماید و خاطر اشرف را متوجه انتظام احوال خود داند که درین نزدیکی
عرصهٔ کابل مخیم سرادقات جاه و جلال خواهد شد چون بشرف استلام عتبهٔ عرش مقام
مشرف گردد بانواع تلطفات شاهنشاهی و تفقدات بادشاهی امتیاز خواهد یافت
بیست و هشتم شوال سنه نهصد و نود و هفت کنار سند ساگر نزدیک اتک بنارس نگارش
یافت فرمان حضرت شاهنشاهی باعظم خان کوکلتاش ولد
شمس الدین محمد خان در هنگامیکه خاطر مقدس متلذذ آن بود که بزودترین اوقات
و خوشترین ساعات آمده احراز دولت ملازمت که اکسیر سعادت ست نماید و مشمول
اقسام عواطف شاهنشاهی و مورد انواع تفقدات اعلی خاقانی گردد خبر رسید
که او متوجه زیارت حرمین شریفین زادهما الله شرفا شده است و اهل و عیال و فرزندان
و برادران را در دریای خونخوار همراه برده است باعث تعجبها شد که مثل او بندهٔ با اخلاص
مستحسن الخدمت چندین حقوق ما را منظور نداشته بی رخصت ما چگونه متوجه این مطلب
میشود و مثل او عاقلی بیرضامندی والدهٔ شریفهٔ خویش که جمیع اهل الله در همه اطوار خصوصا
عبادات سیما طاعت چنین بی استرضای او کاری نکرده اند عبادات و طاعات را مثمر ثواب
ندانسته اند او که طلبگار ثواب شده با چنین بیرضائیها چه بخاطر رسانیده است و درین باب چه اندیشه
نموده هرچند بنظر تعمق تامل میرود امری که باعث چنین بیراهه رفتن و یکبارگی راه بیوفائی را که در
جمیع انام نکوهیده ترین صفات ست گزیدن باشد بخاطر هیچ یکی از دوربینان بارگاه عزت نمیرسد او
کی اراده این مطلب کرد که ما قبول ملتمس او نفرمودیم فی الواقع اگر شوق آن مکان مقدس دامنگیر همت
شده بود بایستی رخصت طلبیده تا مشقت او و اعتبار چندین خطار این راه دراز نتیج گشتی و
مثوبات اخروی را آماده شدی چه بخاطر او رسید که در مسلک بیرضای ما و والدهٔ خود
رفته اسباب خسران دنیا و آخرت سرانجام داده سید همانا که مغلوب واهمه خویش گشته
خیال باطل بخود راه داده بی مشورت خرد دوربین خود که در زمان تسلط واهمه معزول

پوری پوری ہماری پیروی کرو اور ہمارے دل کو اپنی حالت کی درستی کی طرف متوجہ سمجھو۔ کہ عنقریب ہی علاقہ کابل شاہی شامیانوں کی خیمہ گاہ بنے گا۔ جب ہمارے بلند رتبہ آستانے کی بوسہ زنی سے مشرف ہو۔ مختلف شاہانہ عنایتوں اور بادشاہانہ مرحمتوں سے عزت پاؤ گے۔ ماہ شوال کی ۲۰ درتاریخ ۹۹۷ سنہ ہجری میں بنارس کی منزل پر یہ خط لکھا گیا جو دریائے سندھ کے ساحل پر دریائے اٹک کے متصل واقع ہے

اکبر شاہی فرمان اعظم خان کوکلتاش شمس الدین محمد خاں کے

نام۔ جن دنوں میں ہمارا قلب پاک اس امر کا منتظر تھا۔ کہ جلدی سے نیک گھڑی میں آ کر ملازمت سرکاری کو حاصل کرے جو ملازمت اقبالمندی کیلئے کیمیا کی خاصیت رکھتی ہے اور شاہانہ مختلف عنایتوں میں شامل ہو اور اعلیٰ شاہنشاہی مہربانیوں میں واقع ہو کہ اتنے میں خبر آئی کہ وہ مکہ مدینے کی زیارت کیلئے چلا گیا۔ خداوند عالم ان دونوں کی عزت کو بڑھائے اور بال بچوں اور بھائیوں کو اپنے ساتھ لے کر جن میں خود نکوار دریا کی شال ہے ساتھ لے گیا ہے۔ بڑے تعجب کا سبب ہوا کہ تم جیسا سچا ملازم اچھی خدمت بجا لانیوالا ہمارے اتنے سارے حقوق نمک کا خیال کئے بغیر اور ہمارے بلا پوچھے کس طرح اس طرف متوجہ ہوتا ہے تم جیسا سیانا اپنی والدہ صاحبہ کی بلا مرضی جبکہ کل عابد سارے کاموں میں خاصکر عبادتوں میں اور بالخصوص طاعتوں میں ماں کی مرضی بغیر کوئی کام نہیں کرتے ہیں اور خلاف مرضی والدہ کی صورتیں عبادتوں اور طاعتوں کو ذریعہ ثواب نہیں سمجھتے ہیں تم جو ثواب چاہنے والے بنے ہو اتنی ناراضیوں کے ہوتے ہوئے کیا جی میں سمائی ہے اور اس بارے میں کیا غور کیا ہے۔ جتنا غور سے سوچا جاتا ہے کوئی وجہ اس نافرمانی کے راستے پر اور ایکدم بیوفائی کا راستہ اختیار کرنیکی (جو سارے زمانے میں بدترین عیوب میں داخل ہے) دربار کے تجربہ کاروں میں سے کسی کے دھیان میں نہیں آتی۔ تم نے یہ مطلب کب ظاہر کیا تھا کہ ہم نے اس التماس کو قبول نہ کیا ہو۔ واقعی اگر حج بیت اللہ کا شوق غالب ہوا تھا تو اجازت طلب کرنا چاہئے تھی تاکہ تمہارا ثواب کے خیال سے تکلیف اٹھانا اور ان دور و دراز راستوں کے خطروں کا برداشت کرنا کچھ نتیجہ دیتا۔ اور آخرت کے ثوابوں کیلئے تیار ہوتے۔ تمہارے جی میں کیا آئی کہ ہماری اور ماں کی بلا مرضی جا کر دنیا و آخرت کے نقصان کے اسباب مہیا کئے (باقی)

بوده در هیچ حمول نباشد مرتکب چنین امری که عقلاً و نقلاً مستحسن نیست شده است
و اگر بارقهٔ جذبهٔ الٰهی در رسیده بود تا رخصت حاصل کردن موسم و وقت میگذشت خود
متوجه این سفر شده بایستی که اهل و عیال خویش و فرزندان را همراه نمی برد و عرضداشت
میکرد که مرا شوق دامنگیر شده بود و فرصت اندک استمداد از همت علیای شما نموده متوجه
شدم و اهل و عیال و فرزندان خود را در کنف عاطفت کبری او شما سپردم اگر تا آمدن من از سفر بحال خود گیرین
بحال دارند که فرزندان قابل اند و میتوانند که در ایام غیبت من سامان و سرانجام ولایت و مملکت
نمایند هر آئینه از آنجا که او را در درگاه ما اعتبار است و خاطر او میخواهیم ملتمس و لیعز قبول میرسید و اگر از
نشاختگی مدارج علیای عاطفت شاهنشاهی این ای رزیتها را بخود قرار نمیداد بایستی که فرزندان
و اهل و عیال را بدرگاه فرستاده معروض داشتی که چون آرزوی طواف آن جای
شریعت طلبیان نموده بود فرزندان را بملازمت فرستاده و در باره هر یکی خود التماس میکرد
یا برافقت کبرای ما میگذاشت که این خانه زادان را بملازمت فرستادم بدانچه رای
جهان آرای اقتضا فرماید هر کدام را بنوازش خسروانی عز امتیاز بخشند که هر آئینه صورت مستحسن
خواهد داشت چه بلا پیش آمد و چه در دل گذشت که همه طرق خیر را گذاشت و از آنجا که خدمات
مستحسن خاندان آنها علی الخصوص جیجی بخاطر اشرف مرکوز است با وجود چنین اعمال اگر بخاطر
آزاری رسد آن هم زمانے بیش نیست اما بنیز ارسے هیچ زحمتی نیست و نمی خواهم
که او آواره دشت غربت گردد اگر از هزاران عنایت و عاطفت ما یک حصه میدانست
هرگز این اندیشه را بخود راه نمیداد و مطعون خاص و عام نمیشد اکنون هم هیچ نرفته است
هیچ چیز منفید نه شده عزیمت استلام عتبهٔ علیه نماید و از آمدن خویش ما را مسرور سازد و جیجی را که
از فرقت او حالتی دارد که کس مبیناد مرهمی بخاطر آرزده او نهد و خود را از وبال و نکال
صوری و معنوی نجات بخشد و چون همواره بخاطر اقدس بود که ایلچی کاردان پیش سلطان
[illegible]م فرستاده مبانی محبت را استحکام دهد اکنون مصمم شده است که متعاقب این منشور

گوشہ گمنامی اختیار کر لیتی ہے ، ایسے کام کی پیروی کی ہے جو مذہبی اور عقلی خیال سے اچھا نہیں ہے ۔ اگر
شوق الٰہی کی روشنی تم پر چمک ہی اٹھی تھی اور اجازت لینے تک حج کا وقت اور موسم ختم ہو جاتا تو چاہیے تھا
کہ خود سفر کرتے اور بال بچوں کو ساتھ نہ لیجاتے ۔ اور ایک درخواست روانہ کر دیتے کہ مجھ کو شوق
دامنگیر ہو رہا تھا اور جناب کی ہمت عالی سے تھوڑی سی مدد و فرصت پا کر روانہ ہو گیا ہوں اور
اپنے بال بچوں کو آپ کی بڑی مہربانی کے سائے میں چھوڑ دیا ہے ۔ اگر سفر سے واپس ہونے تک
میری جاگیر بحال رکھیں ۔ کیونکہ میری اولاد لایق ہے اور یہ ممکن ہے کہ میری غیر حاضری کے زمانے میں
ملک اور علاقے کا انتظام و بندوبست کریں تو ہر خیال سے ہمارے دربار میں تمہارا اعتبار رہے
اور تمہاری دلجوئی منظور ہے تمہاری خواہش تہنیت کی شکل پکڑ جاتی اور اگر شاہی بڑی مہربانیوں کے
بڑے رتبے کو نہ پہچاننے کی وجہ سے یہ مبارک خیال دل میں پیدا نہ ہو سکتا تھا تو چاہیے تھا کہ اپنے
اہل و عیال کو سرکار میں بھیجکر عرض کر دیتے کہ چونکہ کعبہ کی زیارت کا شوق از حد بڑھ گیا تھا ۔ بچوں کو
خدمت میں روانہ کر کے ہر ایک کے بارے میں اپنی خواہش ظاہر کر دیتے یا ہماری مرضی مبارک
پہ چھوڑ دیتے کہ میں نے ان خانہ زادوں کو دربار میں روانہ کر دیا ہے ۔ جیسی جناب کی مرضی ہو ان میں سے
ہر ایک کو کسی خدمت پر سرفرازی بخشیں بیشک یہ پسندیدہ صورت رکھتی تھی ۔ کیا مصیبت پڑی اور کیا
دھیان آیا کہ ساری اچھی صورتوں کو ترک کر دیا ۔ اور چونکہ تمہارے خاندان کی اچھائیاں خاصکر تمہاری
والدہ کی خدمتیں ہمارے دل میں گڑی ہوئی ہیں تمہاری ایسی حرکتوں کے ہوتے ہوئے بھی
اگر کوئی تکلیف پہنچے تو وہ بھی تھوڑی دیر سے زیادہ کی نہ ہوگی لیکن کسی صورت میں بیزاری نہیں ہے
اور یہ نہیں چاہتا کہ تم پردیس میں آوارہ پھرو ۔ اگر ہماری ہزار ہا مہربانیوں اور عنایتوں میں سے ذرا طور
بھی خیال کرتے تو کبھی بھی اپنے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہونے دیتے اور خاص و عام میں مطعون نہ ہوتے ۔
اب بھی کچھ نہیں گیا ہے کسی طرح مقید نہ ہوئے ہو ۔ کعبہ شریف کی بوسہ زنی کا ارادہ کرو اور اپنی واپسی سے ہم کو
خوشنود کرو اور اپنے کو دنیاوی تکلیف سے اور آخرت کی سختی سے بچاؤ چونکہ یہ بات ہمارے دل میں تھی کہ ایلچی
سلطان روم کے پاس بھیجکر محبت کی بنیادوں کو مضبوط کیا جائے اب مستقل ارادہ ہو گیا ہے کہ اس حکمنامہ کے بعد ہی

والای عاطفت بمصحوب یکی با همراهی آن شخص که این نخل دولت را سپیر و تعیین فرمائیم
و بهمگی همت مصروف آنست که او ادراک ملازمت نماید چه خوش باشد که پیش از رسیدن
ایلچی او متوجه آستان بوسی گردد

دستور العمل حضرت شاهنشاهی بعمال ممالک محروسه و متصدیان مهمات مرجوعه

این منشور الادب ظل الهی و دستور العمل کارآگاهی از منبع عاطفت و معدن رافت
شاهنشاهی صدور یافته که منتظمان کارآگاه سلطنت و کارپردازان بارگاه خلافت
از فرزندان اقبال مند و نوئینان اخلاص منش و امرای عالیقدر و سائر منصبداران
و عاملان و کوتوالان باین روش عمل نموده در انتظام امصار و قریات و سائر کشورات
فرمان پذیر باشند اول بطریق اجمال آنکه در جمیع کارها از عادات و عبادات رضای
الهی را جویان باشند و نیازمند درگاه ایزدی بوده خود را و غیر را منظور نداشته
شروع دران کار کنند دیگر آنکه خلوت دوست نباشند کان طرز درویشان صحراگزین است
و پیوسته با عام نشستن و در کثرت بودن عادت نکنند که طریق اهل بازار است و بالجمله
درمانده و بوده توسط و میانه روی بکار برند و سررشته اعتدال از دست ندهند یعنی کثرت کثرت
گزینند و در صحبت و خلوت و در نگ گروهای ایزد بیچون را عزیز دارند و بیداری صبح و شام و نیم
شب و روز عادت کنند و در هنگامی که کار خلق خدا نباشد مطالعه کتب ارباب تصوف و صفا
مثل کتب علم اخلاق که طب روحانی است و خلاصه جمیع علوم است چون اخلاق ناصری و
منجیات و مهلکات احیا و کیمیای سعادت و مثنوی مولوی روم مشغولی کنند تا از غایت
مراتب دینداری آگاه شده در تسویلات ارباب تزویر صانع از جای نروند که بهترین
عبادات الهی در رتبه تعلق سرانجام مهام خلایق است که دوستی و دشمنی و خویشی و بیگانگی را
منظور نداشته بگشاده پیشانی بتقدیم رسانند و بفقیران و مسکینان بتخصیص گوشه نشینان و مجردان که
در خروج و دخول بسته زبان اند بخواهش لب نمی‌کشایند بقدر طاقت احسان کنند و بصحبت گوشه نشینان

اس شخص کے ہمراہ جو اس خط کو لیجا رہا ہے کسی کو مقرر کر دیں (جو تم کو گرفتار کر کے لے آئے) اور اس ایلچی کے روانہ کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ تم حاضر دربار ہو جاؤ کیا اچھا ہو کہ ایلچی کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی (یعنی اس سے پہلے کہ ہم سلطان روم کو لکھیں اور شریف مکہ کو حکمنامے تمہارے لئے روانہ کریں) تم خود ہی یہاں چلے آؤ۔ کیونکہ تمہاری ماں جو ہماری دائی ہے ہم پر زور ڈالتی ہے اور تمہاری یاد میں بےچین ہے) تم آستان بوسی کی طرف توجہ کرو۔

اکبری سرکلر (یا گشتی چٹھی) ممالک مقبوضہ کے کارکنوں اور کاروبار متعلقہ کے منتظموں کے نام۔

یہ بادشاہی معزز فرمان اور کام کرنے کا ضابطہ شاہی مہربانی کی کان اور عنایت کے چشمے سے ظاہر ہوا ہے کہ سلطنت کے منتظم اور بادشاہی کے کارندے چاہے اقبالمند بیٹے ہوں یا محبت کرنیوالے قریبی شہزادے اور بلند رتبہ امیر اور کل عہدے دار اور کارندے اور کوتوال ان قاعدوں کی پابندی کر کے شہروں قصبوں اور آبادیوں میں کاربند ہوں۔ پہلی مختصر بات یہ ہے کہ سارے کاروبار میں چاہے عادتوں سے متعلق ہوں یا عبادتوں کے متعلق ہوں۔ مرضی خدا کے متلاشی ہوں۔ اور درگاہ خدا کے عاجزی کر اپنے پرائے کا لحاظ کئے بغیر اس کام کی ابتدا کرے۔ دوسرے یہ کہ تنہائی پسند نہ ہوں کہ یہ صحرانشین فقیروں کا طریقہ ہے اور ہمیشہ عام لوگوں میں بیٹھنے اور مجمع میں رہنے کی عادت نہ ڈالے کیونکہ یہ بازاریوں کی روش ہے۔ الغرض رہنے سہنے میں اوسط درجے پر عمل کرے اور درمیانے درجے کو ترک نہ کرے یعنی نہ تو زیادہ مجمع میں بیٹھنے کا عادی ہو اور نہ صرف گوشۂ تنہائی کا۔ اور ہمیشہ خدا نے جن لوگوں کو بزرگ بنایا ہے ان کی عزت کرے اور صبح و شام دوپہر اور آدھی رات کو جاگنے کی عادت ڈالے جس وقت مخلوق کا کام نہ ہو۔ پرہیزگاروں اور بااخلاق لوگوں کی کتابوں کا پڑھنا جیسے اخلاقی کتابیں جو روحانی طبیب ہیں اور سارے علموں کا خلاصہ ہیں۔ مثلاً اخلاق ناصری اور احیاء العلوم عربی کے دونوں حصے جن کے نام منجیات اور مہلکات ہیں اور امام غزالی کی دوسری کتاب کیمیائے سعادت جو فارسی میں ہے اور مثنوی مولانا روم کے پڑھنے میں مشغول ہو تاکہ دینداری کے انتہائی درجوں سے خبردار ہو کر فریبی اور مکار لوگوں کی بنائی ہوئی باتوں کے آراستہ کرنے میں دھوکا (بقیہ)

خداجیے رسیده التماس همت نماید و تقصیر و زلات و جرایم مردم را بمیزان عدالت
سنجیده پایهٔ هر یکی را بجای خود دارد و باین تیران دانش اساس پاداش هر یکی نماید
و بدل دقیقه شناس دریابد که درین گروه کدام تقصیر پوشیدنی و گذاشتنی ست و کدام
گناه پرسیدنی و بزبان آوردنی و سزادادنی ست که بسا تقصیر اندک سزاوار
جزای بسیارست و بسا تقصیر بسیار اغماض کردنی ست و متمردان را بنصیحت و ملامت
و بدرشتی و نرمی بر تفاوت مراتب رهنمونی کند و چون کار از نصیحت گذرد به بستن
و زدن و بریدن عضو و کشتن به تباین مدارج عقل نماید و در کشتن دلیری نکند
و تامل فراوان بجا آورد مصرع که نتوان سر کشته پیوند کرد * و تا تواند آن قابل
کشتن را بدرگاه فرستد حقیقت آنرا معروض دارد و اگر در نگاهداشت آن متمرد
یا فرستادن موجب فسادی باشد دران صورت او را از هم گذراند و از پوست کندن
و در ته فیل انداختن و امثال آن که سلاطین بکار برند احتراز نماید
و سزای هر یکی از طبقات مردم فراخور حالت او باشد که عالی فطرت را نگاه تند برابر
کشتن ست و پست همت را لت سودمند نه و هر کس را که بعقل و دیانت او اعتماد
داشته باشد رخصت دهد که آنچه ناشایسته بزعم خود بیند در خلوت بگوید و اگر احیاناً گوینده
غلط کرده باشد او را سرزنش ننماید که سرزنش سد راه گفتن ست و کسی را که ایزد چون کال
توفیق داده باشد که حق بگوید عزیز دارد که مردم در گفتن حق بغایت عاجز اند جمعی
که بدذات و شریر اند میل حق گفتن ندارند و نخواهند که بهان طور در بلا باشند و آنکه
نیک ذات ست ملاحظه مند میباشد که مبادا در گفتن سخن صاحب مستمع برنجد و من در طبیه
اقتم و نیک اندیشی که زبان خود را برای نفع دیگران گزند صلح کبریت احمر دارد و خوشامد
دوست نباشد که بسا کار از خوش آمدگویان ناساخته میماند و یکبارگی با بنیان بدنما شد
که ملازم را خوش آمد گفتن هم ضرورست و در پیچیدن داد خواه بنفس خود تجدد و سع

دعائے خیر طلب کرے اور آدمیوں کے گناہوں خطاؤں اور تقصیروں کو انصاف کی ترازو میں تولکر
ہر ایک کا درجہ مقرر کرے اور اس عقل کی بنیاد رکھنے والی ترازو سے ہر ایک کو بدلہ دے اور غور کرنیوالے
دل میں جانچے کہ اس گروہ میں کونسی خطا پردہ پوشی کرنے اور چھوڑ دینے کے لایق ہے اور کونسا گناہ پوچھنے
اور زبان پر لانے کے اور سزا دینے کے قابل ہے۔ کہ بہت سی چھوٹی خطائیں برا بدلہ دینے کے قابل ہوتی
ہیں اور اکثر بڑی خطائیں چشم پوشی کے لائق ہوتی ہیں اور سرکشوں کو نصیحت اور نرمی اور سختی و صلاحیت
کے مختلف طریقوں پر راہنمائی کرے اور جب معاملہ نصیحت سے بڑھجائے تو گرفتار کرنے مارنے بدن کے
کسی حصے کے کاٹنے اور قتل کرنے اور دیگر مختلف صورتوں پر عملدرآمد کیے۔ قتل کرنے میں دلیری نکرے
جو قتل کے قابل ہو اس کو دربار میں روانہ کردے اور اس کے واقعات عرض کردے اور اگر اس کو ش
کار رکھنا یا روانہ کرنا کسی فساد کا باعث ہو اس صورت میں اس کو ہلاک کروادے اور کھال کھچوانے اور
ہاتھی سے روندانے سے پرہیز کرے اور ان جیسے اور سزاؤں سے بھی بچے جو زبردست بادشاہ کیا
کرتے ہیں اور انسانی گروہوں میں ہر ایک کو جو سزا دیجائے وہ اس کی حالت کے موافق ہو۔ کیونکہ شریف
خاندانی کو تند نظر سے دیکھنا ہی مارنے کے برابر ہے اور پنچ کو لاتیں مارنی بھی مفید نہیں ہوتی ہیں اور
جس کسی شخص کی عقل اور دانائی پر بھروسہ رکھتا ہو اس کو اجازت دیدے کہ جو کچھ وہ اپنے خیال کے مطابق
برا فعل یا بری حرکت دیکھے تنہائی میں مجھ سے کہدے اور اگر اتفاقاً کہنے والا غلطی کر جائے اس کو
تنبیہ نکرے یا ملامت نکرے کیونکہ ملامت کرنا بتانے کے رستے کو بند کردیتا ہے اور جس کسی کو بے مثل
خدا نے یہ ہمت عطا کی ہو کہ وہ سچ بات بیان کرے تو ایسے شخص کی عزت کرے کیونکہ بہت سے انسان
سچ بولنے میں بہت مجبور ہیں بدذات اور شریروں کی ٹولی سچ سننے کی پروا نہیں کرتی اور چاہتی ہے کہ اسطرح
مصیبت میں گرفتار رہے۔ اور نیکوں کا گروہ ہے۔ وہ خیال کرتا رہتا ہے کہ مبادا میرے سچ بولنے سے سننے والا
ناراض ہو جائے اور میں مصیبت میں پھنسوں۔ اب نیک آدمی جو دوسروں کے فائدے کیلئے اپنا نقصان
کرے سرخ گندھک کا حکم رکھتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر سرخ گندھک ملجائے تو اس سے سونا بنجاتا ہے۔ مراد نایاب
سے ہے۔ اور خوشامد کو پسند نکرے۔ کیونکہ خوشامد پسند اکثر کام ناقص رہتے ہیں۔ اور ایک دم ان سے (بقیہ)

اهتمام نماید ابیات بدیوان بیند از فریاد دادها که شاید ز دیوان بود داد داد * بخود پرس
فریاد مظلوم را * برون ساز از انگبین موم را * و اسامی داد طلبان را بترتیب
آمد نوشته می رسیده باشد تا پیش آمده محنت انتظار نکشند و پیش دستان خدمت را
یارای تقدیم و تاخیر نماند و هر که بدی از کسی نقل کند در سزای آن شتاب زدگی ننماید و
تفحص بکند که سخن سازی مفتری بسیار ست و راست گوئی نیک اندیش کمیاب و در هنگام
غضب سررشتهٔ عقل از دست ندهد و باهستگی و بردباری کار کند و چندے
از آشنایان و ملازمان خود را که بفزونی خرد و اخلاص ممتاز باشند مختار
گرداند که در زمان هجوم غم و غصه که عقلا وست از سخن باز میدارند از
کلمة الحق صمت نورزند و سوگند خور نباشد که سوگند خوردن خود را بدروغگوئی
متهم داشتن ست و مخاطب را بدگمانی نسبت دادن و بدشنام دادن عادت نکند
که شیوهٔ اجلاف ست و در افزونی زراعت و استمالت رعایا و تقاوی دادن اهتمام
نماید که سال بسال امصار و قریات و قصبات افزون می شده باشد و چنان آسان
گیرد که زمین قابل زراعت همه آبادان شود پس ازان در افزائش جنس کامل کوشش کند
و دستور العمل عامل را که جدا جدا نگاشته پیش نهاد خاطر حق گزین خود سازد و بالجمله جمیع رعایا
ریزه فرداً فرداً وارسد و از فرار هیچ اسم در رسم برنگردد و سعی نماید که سپاهے و غیر
آن در خانهٔ مردم بے رضاے ایشان فرود نیایند و در کارها بر عقل خود اعتماد نکند
و مشورت با داناتری از خود نماید و اگر نیابد هم مشورت را از دست ندهد که بسیار
باشد که از نادانی راه حق یابند چنانچه گفته اند قطعه گاه باشد که پیر دانشمند * بر نیاید
درست تدبیرے * گاه باشد که کودکے نادان * بغلط بر هدف زند تیرے * نیز با بسیار کس
مشورت نماید که عقل درست و معامله دانی داد خدا ایست نه بخواندن دست دهد و
نه بروزگار گذراندن میسر شود مبادا بحمی نادان در امری مخالفت نماید و ترا در آن کار

ابیات مظلوم کی فریاد کی پڑتال دیوان جی پر نہ چھوڑ کر شاید وہ دیوانجی کے معاملے کی اپیل کرتا ہو۔ بذات خاص
فریاد مظلوم کی پرسش کر شہد سے سوم کو باہر نکال اور فریادیوں کے ناموں کو نمبر وار رکھکر پرسش کرتا جائے
تاکہ پہلے آنے والیکو انتظار نکرنا پڑے اور ملازموں کو آگے پیچھے کرنیکی طاقت نہ ہو اور جو کوئی کسی شخص
کی برائی دہرائے یا بیان کرے اسکی سزا میں جلدی نکرے اور جانچ پڑتال کرے۔ کیونکہ باتونی دھوکہ
باز بہت سے ہیں۔ اور سچ بولنے والا خیر خواہ کم ملتا ہے۔ اور غصے کے وقت عقل کو ہاتھ سے نہ دیدے
(دبے قابو نہ ہو جائے) اور ہوے ہوے سہارے سے کام کرے (کام نکالے) اور کچھ اپنے نوکروں دوستوں
کو جو عقل اور محبت کی زیادتی پر معزز ہوں۔ ان کو مختار بنادے کہ غم اور غصے کی زیادتی کے وقت (کیونکہ
ایسے وقت عقلمند باتیں کرنی ترک کر دیتے ہیں۔ وہ لوگ سچ بات کہنے سے چپکے نہ ہوں اور قسم کھانیکا عادی نہ ہو
کیونکہ قسم کھانا اپنے پر دروغگوئی کا الزام لگاتا ہے اور مخاطب کو بدگمانی پر منسوب کرنا) اور گالی دینے کی
عادت نہ ڈالے کہ کمینہ لوگوں کا طریقہ ہے۔ اور کھیتی باڑی کے بڑھانے اور رعیت کی دلجوئی کرنے اور
پیشگی کاشتکاروں کو روپیہ دینے کا بندوبست کرے تاکہ ہر سال شہر گاؤں قصبے بڑھتے جائیں۔ اور ایسی
آسان شکل اختیار کرے کہ زراعتی زمین ساری بس جائے۔ پھر بڑھیا جنس کی پیداوار بڑھانیکی کوشش کرے
اور کارندہ کیلئے قاعدہ کو جسکو جداگانہ مقرر کر دیا ہوگا) حق پسندوں کے سامنے رکھے حاصل الکلام) ساری دنی ادنی
رعایا کی ایک ایک کرکے خبر گیری کرے اور اپنے دوست سے (کسی قاعدے یا آدمی کا لحاظ کرکے) ہرگز نہ کچھ
اور کوشش کرے کہ سپاہی اور غیر آدمی گھر والوں کی رضامندی کے بغیر گھر میں داخل نہ ہوں اور کاروبار
میں اپنی عقل پر بھروسہ نکرے اور اپنے سے زیادہ سیانے سے مشورہ کرے۔ اور کوئی سیانا آدمی نہ ملے تو
بھی صلاح پوچھے بغیر نہ رہے۔ کیونکہ اکثر ہو جاتا ہے کہ نادان سے بچے درست راستے کا پتہ لگ جاتا ہے قطعہ
کبھی ہو جاتا ہے کہ تجربہ کار سیانے کو ٹھیک تدبیر نہیں سوجھتی (۲) کبھی ہو جاتا ہے کہ نادان بچہ غلطی سے نشانہ
پر تیر مار دیتا ہے اور بہت سارے آدمیوں سے کبھی مشورہ نہ کرے کہ درست اور معاملے کی سمجھنے والی عقل
خدا کی دین ہے جو نہ پڑھنے سے ملتی ہے نہ عمر بسر کرنے سے حاصل ہوتی ہے ایسا نہ ہو کہ بڑی مجمع کی ٹولی کسی کام کی
مخالفت کرے اور تجھکو اس کام میں شک ہو گا ہوا اور درست کام کی جاننے والی عقل (جو ہمیشہ تھوڑوں میں ہوتی ہے) مردود کردیں کے دم

خرده‌گیر شود و از عمل خود و درست کاران که همیشه کمتر باشند باز دارند و هر کاری که از ملازمان
ادا شود بفرزندان نظر باید و هرچه از فرزندان شود خود متکفل آن نشود که آنچه از
دیگران فوت شود تو تدارک آن توانی کرد و آنچه از تو فوت شود تلافی آن مشکل باشد
و عذر نیوشی و اغماض نظر از تقصیرات خوی او باشد که آدمی بیگناه و بی تقصیر نیست
گاه از تنبیه دلیر تر میشود و گاه بغیرت آوارگی اختیار میکند آدمی باشد که
بیک گناه تنبیه او باید کرد و آدمی باشد که هزار گناه از و باید گذرانید غرض که
کار سیاست نازک ترین مهمات سلطنت ست بآهستگی و فهمیدگی بتقدیم رساند
و راهها را بمردم خدا ترس و دلاور سپارد و نیک و بد آنها را از آنها پرسد و همواره
خبرگیران باشد که پادشاهی و سرداری عبارت از پاسبانی ست بکیش و دین خلق خدا
معترض نشود که خردمند در کار دنیا که فنا پذیر ست زیان خود نگزیند در معامله
دین که پاینده است چگونه دانسته زیان مندی اختیار خواهد کرد اگر حق با وست خود
با حق سر مخالفت و تعرض داری و اگر حق با تست و او نادانسته خلاف آن
گزیده است خود بیچاره بیمار نادانی ست محل ترحم و اعانت ست نه جای تعرض و
انکار و نکو کاران را و خیر اندیشان را هرگز دوستدار باشد و خواب و خورش را اندازه
نگذارند و از مقدار ضرورت تجاوز نکند تا از پایه حیوانات فراتر شده برتبه
انسانیت اختصاص یابد و تا تواند کار روز بشب نیندازد و با مردم شدید العداوة
نبود و سینه را زندان کینه نباید ساخت اگر از بشریت گرانی بهم رسد زود برطرف سازد
که در نفس الامر فاعل حقیقی ایزد بیچون ست این خرخشه‌ها برای نظام ظاهر تجویز
فرموده اند و خنده و هزل کمتر کند و پیوسته از جاسوسان خبردار باشد
و بسخن یک جاسوس اعتماد نکند که راستی و بی طمعی بس کمیاب ست پس در هر امری
چند جاسوس و خبردار تعین کند که از یکدیگر خبردار نباشد و تقریرات هرکدام جدا جدا

نوکر چاکر کر سکیں اس کے کرنے کا حکم اولاد کو نہ دے اور جو کچھ اولاد کر سکتی ہے تو خود اس کا ذمہ وار نہ ہو
کہ جو کوئی کام اور لوگ بگاڑ دیں گے تو خود اس کا انتظام کر سکے گا اور جو کچھ تجھ سے بگڑ جائیگا اسکا بدلہ
مشکل ہوگا اور خطاؤں سے چشم پوشی کرنا اور لوگوں کے عذروں کو سننا اس کی عادت میں داخل ہو کیونکہ
کوئی ایسا نہیں جس سے خطا اور گناہ نہ ہوتا ہو۔ کبھی انسان تنبیہ کرنے سے زیادہ دلیر ہو جاتا ہے اور کبھی شرما
کر علیحدگی اختیار کر لیتا ہے۔ وہ بھی انسان ہے جس کو ایک گناہ کرنے پر تنبیہ کر دینا چاہئے۔ اور بھی انسان
ہے جس کے ہزاروں گناہوں سے چشم پوشی کرنی چاہیئے۔ حاصل کلام بندوبست ملکی سلطنت کے کاروبار
میں سب سے زیادہ نازک ہے۔ آہستہ آہستہ سمجھ بوجھ کر ختم کرے اور راستباز اور خدا ترس آدمیوں
کے سپرد کرے اور ان راستوں کی بھلائی برائی ان سے دریافت کرے اور ہمیشہ خبردار رہے۔ کہ بادشاہی
اور سرداری سے مراد جو کچھ دارا ہے۔ لوگوں کے دین اور ملت میں اعتراض نہ کرے۔ کیونکہ عقلمند آدمی
دنیاوی کام میں جو مٹنے والا ہے اپنا نقصان نہیں کرتا۔ تو مذہب کے معاملے میں جو برقرار رہنے والا ہے
جان بوجھ کر کس طرح نقصان پہنچائے گا۔ اگر وہ سچا مذہب ہے اور تو نے اس میں دخل دیگا۔ تو تو نے خود سچائی
کی مخالفت کی اور دخل دیا۔ اور اگر تو سچائی پر ہے اور اس نے انجان پنے سے اس کے برخلاف مذہب اختیار کیا
ہے۔ تو وہ بیچارہ غریب نادانی کا بیمار ہے۔ رحم کرنے اور مدد کرنے کا موقع ہے نہ کہ انکار کرنے اور دخل دینے
کی جگہ ہے اور ہر مذہب کے خیر خواہوں اور نیکوں کو درست رکھے اور سونا اور کھانا حد سے زیادہ نہ
بڑھائے۔ اور اس بارے میں ضروری مقدار سے آگے نہ بڑھے تاکہ حیوانی درجے سے بڑھکر انسانی
رتبے پر خصوصیت حاصل کرے اور جہاں تک ہو سکے دن کا کام رات پر نہ چھوڑے اور آدمیوں کے
ساتھ سخت دشمنی نہ رکھے۔ اور سینے کو سخت دشمنی کا قید خانہ نہ بنانا چاہئے۔ کیونکہ رعیت بھی انسان ہے
اگر کوئی رنجش پیدا ہو جائے تو اس کو جلدی سے دور کر دے کیونکہ دراصل حقیقی کام کرنیوالا خدا ہے
پاک ہے یہ بڑائی بھلائی ظاہری انتظام کے واسطے تجویز کی گئی ہے اور ہمیشہ مشغول کام رہے اور ہمیشہ مخبروں سے
ہوشیار رہے۔ ایک مخبر کے کہنے پر نہ چلے۔ کیونکہ لالچ نہ کرنا اور سچ بولنا مشکل ہے۔ اس لئے ہر کام
میں کئی مخبر اور جاسوس مقرر کرے جنمیں سے ایک کو دوسرے کی خبر نہ ہو اور ہر ایک کی خبریں علیحدہ علیحدہ لکھوائے

نویسا ندوازان سپس بمقصود برد دجاسوسان شهرت گزین را معزول ساخته از نظر اندازد و
بدذاتان وشریران را بجز در راه ندهد اگرچه این جماعت برای بدکاران دیگر خوب اند
اما سررشتهٔ حساب از دست ندهد آن گروه را در دل خود همیشه متهم دارد که مبادا در لباس
دوستی قصد نیکان کنند و از نزدیکان و خدمتگاران خبردار باشد که بوسیلهٔ نزدیکی ستم نکنند
واز چرب زبانان نادرست که در لباس دوستی کار دشمنی میکنند خبردار باشد که فسادها
ازین رهگذر پدید می آید بندگان را بواسطهٔ افزونی مشغلهٔ فرصت کم و این گروه بدکار
فراوان اند از اطراف و خواب و خور خبرگیران باشد درازنفسی را کوتاه ساخته لائق عرض را
معروض دارد و در ترویج دانش و کسب کمال اهتمام نماید که صاحبان استعداد از طبقات مردم
ضائع نشوند و در تربیت خاندانهای قدیم همت گمارد و از سامان سپاهی و یراق غافل نباشد
وخرج را کمتر از دخل کند که سرانجام معامله در گرو آنست گفته اند هرکه خرج او زیاده از دخل
باشد احمق ست و هرکه خرج را با دخل برابر سازد چنانچه عاقل نیست احمق هم نیست و طرح اقامت
نیندازد و همواره مستعد ملازمت و منتظر طلب باشد و در وعده تخلف نورزد و درست قول
باشد خصوصاً با متصدیان اشتغال سلطنت و همواره در مشق تیراندازی و بندوق اندازی
باشد و سپاهیان را در ورزش فرماید و بشکار مشغوف نباشد و بجهت ورزش سپاه گری و نشاط خاطر
که ناگزیر پیشنهاد تعلق ست گاه گاهی بآن بپردازد و یکبارهٔ غله را بجنس از رعایا گرفته به نیت
گرانی انبار نسازد و نقاره را وقت طلوع نیر نور بخش عالم و نیم شب که در معنی آغاز طلوع
از انجاست می نواخته باشد و در وقت تحویل نیر اعظم از برجے ببرجے بندوقچیان توپچیان
توپ را سر دهند تا جمهور انام آگاه یافته شکرانه بجا آرند و یک کس بدرگاه گذارد
که عرائض او را بنظر اشرف می آورده باشد و اگر کوتوال نباشد فصول قانون
ورانیک نگاه داشته در ترویج آن بکوشد و در روستا یا نه این اندیشه بخود
راه ندهد که کار کوتوالی را چه بپردازم بلکه عظمی دانسته اهتمام نماید بدین تفصیل

اور ان سے کھوج نکالے اور مشہور مخبروں کو موقوف کرکے نظر سے دور کر دے اور بدذاتوں شریروں
کو پاس نہ پھٹکنے دے اگرچہ بدمعاشوں کی ٹولی دوسری بدذات ٹولی کے لئے اچھی ہے مگر قاعدے کو ہاتھ
سے نہ چھوڑے۔ اور شریروں کے گروہ کو تہمت زدہ رکھے کہ ایسا نہ ہو دوستی کے پردے میں کر نیکی کی تکلیف
دینے کا ارادہ کر دیں اور پاس والوں اور نزدیکی نوکروں چاکروں سے خبردار رہے کہ پاس رہنے کی وجہ سے
ظلم نہ کریں اور چالاک نہ باتوں سے جو دوستی کے لباس میں دشمنی کا کام کرتے ہیں ہوشیار رہے۔ کیونکہ
بہت سا دنگا فساد اس طرح پیدا ہوتا ہے۔ بڑے لوگوں کو کام کاج کی زیادتی کی وجہ سے فرصت کم ملتی
ہے اور بدمعاشوں کا گروہ بڑا سب اپنے چاروں طرف سے خبردار رہے۔ زیادہ باتوں کو چھوڑ کر عرض کرنے کے
قابل باتیں دربار شاہی میں بیان کرے اور عقل کے پھیلانے اور کمال کے حاصل کرنیکی تیاری کرے
کہ ایسا نہ ہو لوگوں میں سے لیاقت والے آدمی ضائع ہو جائیں اور قدیمی خاندانوں کی پرورش کرنے
میں ہمت کو صرف کرے اور سپاہی کے سامان اور لڑائی کے اسباب سے غافل نہ ہو۔ اور خرچ آمدنی
سے کم کرے۔ کیونکہ کاروبار کا انحصار اسی پر ہے کہ خرچ آمدنی سے کم ہو عقلمندوں نے کہا ہے کہ جس
کسی کا خرچ آمدنی سے زیادہ ہو وہ شخص بیوقوف ہے اور جو کوئی شخص خرچ اور آمد برابر رکھے تو وہ اگر
عقلمند نہیں ہے تو بیوقوف بھی نہیں ہے اور جمع کرنے کی بنیاد نہ ڈالے اور ہمیشہ نوکری پر مستعد اور
شاہی بلاوے کا منتظر رہے اور وعدہ کرکے نہ پھرے اور درست قول ہو اور سپاہیوں سے ورزش لے اور
شکار پر فریفتہ نہ ہو۔ ہاں سپاہیانہ مشق کی خاطر اور دل بہلانے کے خیال سے (جو دنیا بھر میں ضروری)
ہے کبھی کبھی کھیل لیا کرے اور بہت سارا غلہ فصل پر رعیت سے لیکر مہنگائی کے خیال سے جمع نہ کرے
اور نقارہ دنیا میں روشنی پھیلانیوالے سورج کے نکلتے وقت کہ آدھی رات کو کہ شمسی حساب سے دن کی طلوع
کا وقت ہے بجواتا رہے۔ اور سورج کے ایک برج سے دوسرے برج میں تحویل کرتے وقت بندوقچی اور توپچی توپ
چلائیں تاکہ کل آدمی خبردار ہو کر شکر خدا بجا لائیں اور کسی شخص کو کچہری میں مقرر کرے کہ اس محلے کے لوگوں کی
عرضیوں کو پیش کرتا رہا کرے۔ اور اگر کسی علاقے میں کوتوال نہ ہو اس کے قانون کے حقوق کو اچھی طرح
خیال کرکے ان کے رواج دینے میں کوشش کرے۔ اور یہ زمیندارانہ خیال پاس نہ پھٹکنے دے (بقیہ)

نخستین باید که کوتوال هر شهر و قصبه و ده باتفاق اهل قلم خانهها و
عمارات آنرا نویسد و ساکنان هر محله را خانه بخانه در قید کتابت در آورد که چه قسم مردم اند
و خانه بخانه ضامن گرفته بایکدیگر اتصال بخشد و محلات قرار داده در هر محله میر محله مقرر سازد
که نیک و بد آن بصواب دید او شود و جاسوس هر محله قرار دهد که وقائع شبا روزی
و آمد و رفت محله را می نویسانیده باشد و مقرر سازد که هرگاه دزدے آید یا آتشے
افتد یا دیگر امرے ناخوش سر زند همسایهٔ آن در ساعت معاونت او نماید همچنین صاحب
محله و خبرداران اعانت نمایند و اگر بے ضرورت حاضر نشوند گنهگار باشند و بیخبر همسایه
و میر محله و خبردار هیچکس مسافرت نگزیند و کسے را در محله نگذارد که فرود آید و جمعے که
ضامن نداشته باشند آنها را در سرائے علیحده آباد ان سازد و میر محله و خبرداران سرائے
نیز تعین نماید و پیوسته احوال دخل و خرج هر کدام از دوربینی دریافته ملاحظه نماید
چه هر کس که دخل او کمتر است و خرج او بسیار یقین که بے بلائے نیست پیروی
نماید و نیک ذاتی و خیر اندیشی را از دست ندهد و این کاوش را پیرایهٔ انتظام داند
نه سرمایهٔ اخذ و جبر و باید که دلّالان هر قسم را ضامن گرفته در بازارها تعین کند که
هر چه خرید و فروخت شود اعلام می نموده باشند و مقرر سازد که هر که بے اعلام
خرید و فروخت نماید جرمانه بدهد و نام مشتری و بائع در روزنامچه نوشته باشد
و هر چیز که در بازار خرید و فروخت شود باتفاق میر محله و خبردار محله واقع شود
دیگر آنکه چند کس محله بمحله و کوچه بکوچه و بنواحے شهر بجهت محافظت چوکی شب
تعین نمایند و سعی کند که در محله و بازار و کوچه بیگانه نباشد و تحقیق و پیروے
دزدان از گره بُرد و اُچکه و غیر آن بواقعے نماید و اثرے از آنها نگذارد و
هر چه اسباب گم شود یا تاراج رود آنرا از دزد و دانش پیدا سازد و الا از عهدهٔ آن برآید
و اموال غائب و متوفے تحقیق نماید اگر وارث باشد بآنها گزارد و گرنه بامین بسپارد

کوتوال کو پہلا کام یہ کرنا چاہیے کہ منشیوں کی مدد سے وہاں کی عمارتوں اور گھروں کو بطور مردم شماری اور
اور خانہ شماری کے لکھے اور ہر محلوں کے باشندوں کو رجسٹر کے ہر ایک خانہ میں لکھے کہ کس قسم کے آدمی ہیں
اور ایک گھر والے کی دوسرے گھر والے سے ضمانت لیکر برابر رہنے دے۔ اور محلے (بلاک) مقرر کرے
ہر محلے کا چودھری مقرر کرے (میر محلہ) کہ جس محلے کی برائی اچھائی اس کے مشورے سے ہو۔ اور
ہر محلے کا مخبر مقرر کرے جو رات دن کے حالات اور محلے کے آنے جانیوالوں کا پتہ نشان لکھواتا رہے
اور مقرر کردے کہ جسوقت کوئی چور آئے یا آگ لگے یا کوئی اور واقعہ پیش آئے۔ اس کا پڑوسی فوراً
اسکی مدد کرے۔ اسی طرح چودھری اور چوکیدار بھی مدد کریں اور اگر ضرورت پڑے پھر بھی حاضر نہوں تو
مجرم سمجھے جائیں گے اور پڑوسی میر محلہ اور چوکیدار کو خبر کیے بغیر کوئی شخص سفر میں نجائے اور کسی ایسے آدمی کو
محلے میں نہ رہنے دیں جو گھروں میں اُتر آئے اور جو لوگ مخاصمت رکھتے ہوں۔ ان کو محلے کی جدا سرائے میں بسا دیں
اور سرائے میں نمبردار و چوکیدار مقرر کریں۔ اور ہمیشہ ہر ایک کی آمدنی و خرچ کی حالت تجربہ کاری
سے جانچ کر معلوم کرتا رہے۔ کیونکہ جس کسی کی آمدنی تھوڑی ہے اور اسکا خرچ بہت ہے تو بیشک وہ کسی
بلا سے خالی نہیں ہے۔ اس کا کھوج نکالے اور اس بارے میں شرافت اور خیر خواہی کو ہاتھ سے نہ دے
اور اس تحقیقات کو انتظام کا ذریعہ سمجھے نہ کہ رشوت لینے کا۔ چاہیے کہ ہر قسم کے دلالوں کی ضمانت لے کر
بازاروں میں تعیناتی کردے کہ جو کچھ خرید و فروخت ہوتا ہے وہ اُسکی خبر دیتے رہیں اور قاعدہ باندھ
دے کہ جو کوئی شخص بغیر سرکار میں خبر کیے لین دین کرے وہ جرمانہ داخل کرے۔ اور بیچنے والے اور لینے
والے کا نام روزنامچہ میں لکھتا رہے کہ جو چیز منڈی میں خرید و فروخت کیجائے نمبردار اور چوکیدار
کی صلاح سے کیجائے۔ دوسرے یہ کہ چند آدمی محلہ بہ محلہ اور گلی در گلی اور شہر کے آس پاس رات کو
پہرے کے لئے مقرر کریں اور کوشش کرے کہ محلہ اور بازار اور گلی میں غیر نہ رہنے پائے اور چوروں
جیب کتروں اور اُچکوں کی پوری پوری تحقیقات و تفتیش کرے اور ان کا کھوج (نشان قدم) نکالے اور جو کچھ
اسباب کھویا جائے یا دیا جائے اسکو چوروں سمیت نکالے ورنہ اس ملازمت کو ترک کردے اور غائب اور
مردیکے مال کی تحقیقات کرے اگر ان کے وارث موجود ہوں انکو دیدے اگر نہوں تو خزانچی یا تحویلدار کے سپرد کردے

و شرح آنرا بدرگاه نویسد تا هرگاه که صاحب حق پیدا شود با و وصول یابد و درین معامله
نیز خیراندیشی و نیک ذاتی بکار برد که مبادا چنان که در بوم روم شایع ست بظهور آید
و نهایت پیروی نماید که اثری از شراب نباشد و خورنده و فروشنده و کشنده آنرا
بالتفاق حاکم آ چنان تنبیه نماید که مردم عبرت گیرنده و اگر کسی از حکمت و هوش افزائی
چون دوا بکار برد تعرض احوال او نباید کرد و در ارزانی نرخها اهتمام نماید و نگذارد که مالداران
بسیار خریده ذخیره نمایند و مرور بفروشند و در لوازم جشن نوروزی و عیدها اهتمام نماید
عید بزرگ نوروزست که از ابتدای آن در وقت تحویل نیر نوربخش عالم در برج حمل ست
و آغاز ماه فروردین ست عید دیگر نوزدهم ماه مذکور که روز شرف ست و عید دیگر
سوم ماه اردی بهشت ست و عید دیگر ششم ماه خرداد و عید دیگر سیزدهم ماه تیرست عید
دیگر هفتم ماه امردادست عید دیگر چهارم شهریورست عید دیگر شانزدهم ماه
مهرست عید دیگر دهم ماه آبان ست عید دیگر نهم ماه آذرست و در دی ماه
سه عیدست هشتم و پانزدهم و بست و سوم عید دیگر دوم ماه بهمن ست عید دیگر
پنجم ماه اسفندارست و عیدهای متعارف را بدستور سیکرده باشد و شب نوروز و
شب شرف بطریق شب برات چراغان کنند و در اول شبی که صباح آن عید باشد نقاره نوازند
و در روزهای عید بر سر هر شهر نقاره نوازند و زن بی ضرورت بر اسپ سوار نشود و گذر رهائی
آب دریا را برای غسل مردان و آب برداشتن جدا سازد و برای زنان گذرگاه دیگر مقرر گرداند

فرمان حضرت شاهنشاهی بشهباز خان کنبو چون پیش نهاد همت اعتدال گزین
و نیت معدلت آئین این نیازمند درگاه بی نیاز از ابتدای جلوس بر اورنگ شاهنشاهی
و استظلال بچتر والای ظل الهی آنست که جمیع سکنه و رعایا و سائر خلائق و برایا که بدایع
و ودائع ازلی و شرائف امانات ایزدی اند جل جناب کبریائه در ظلال عدل و افضال آزاده خاطر
و آسوده حال بوده در وظائف شکر گزاری خدا که موجب ازدیاد نعمت و استدامت

اور اس اسباب کی تشریح دربار میں لکھدیں تاکہ جس وقت حقدار ملجائے۔ اس کو دیدیا جائے
اس معاملے میں بھی نیک ذاتی اور خیر خواہی پر عمل کرے کہ خدانخواستہ ایسا نہ ہو جائے جیسا کہ شہر
روم میں رواج ہے (کہ وہاں کے حاکم غیروں کے مال کو شیرِ مادر تصور کرتے ہیں) اور بہت کوشش کرے
کہ شراب کا نشان تک نہ رہے اور شراب کے بیچنے والے اور پینے والے اور کھینچنے والے کو حاکم عقو
کی صلاح کے بموجب ایسی سزا دے کہ لوگ نصیحت اختیار کریں اور اگر کوئی آدمی دانائی اور عقل بڑھانے
کے خیال سے (غلط ہے بیقبل) دوا کی طرح استعمال کرے تو اس میں دخل نہ دینا چاہیئے (شراب میں
صحت نہیں ہے بیقبل) اور غلے کے نرخوں کو سستا کرنے کی کوشش کرے اور ایسا نہ ہونے دے
کہ دولت مند بہت سارا اناج خرید کر کے جمع کر لیں اور فصل کے گزر جانے پر بیچیں اور جشن نوروزی اور
عیدوں کے تہوار منانے کی کوشش کرے سب سے بڑی عید نوروز کی ہے جس وقت کہ آفتاب کا
تحویل آفتاب برج حمل میں ہوتا ہے اور ماہ جنوری کی ابتدا ہے۔ دوسری عید اسی ماہ جنوری کی
۱۹ویں کو ہوتی ہے اور چوتھی عید مارچ کی چھٹی تاریخ کو ہوتی ہے۔ پانچویں اپریل کی ۱۲ویں کو چھٹی
عید مئی کی ساتویں کو ہوتی ہے۔ ساتویں عید جون کی چوتھی کو منائی جاتی ہے۔ آٹھویں جولائی کی سولہویں
کو ہوتی ہے۔ نویں اگست کی ۱۰ویں کو ہوتی ہے۔ دسویں ستمبر کی نویں کو آتی ہے۔ اور اکتوبر کے
مہینے میں آٹھویں۔ پندرہویں اور ۲۳ویں کو تین عیدیں ہوتی ہیں اور چودھویں عید نومبر کی دوسری کو
ہوتی ہے اور پندرہویں دسمبر کی پانچویں تاریخ آتی ہے (قاعدہ پارسیوں کا حساب شمسی طریقے سے
شروع ہوتا ہے اور جس طرح بارہ مہینوں کے نام مقرر ہیں اسی طرح مہینوں کے کل دنوں کے
نام بھی مقرر ہیں دنوں کے ناموں میں مہینوں کے نام بھی شامل ہیں (سوائے ماہ فروردین کے) مثلاً بہمن
گیارہواں مہینہ بھی ہے۔ اور ہر مہینے کے دوسرے دن کے نام کو بھی کہتے ہیں۔ لہٰذا اسی حساب سے جب
دن اور ماہ دونوں کا نام مطابق ہو جائیگا اُس دن عید منائیں گے چنانچہ دے مہینے میں تین عیدیں
اس وجہ سے ہوتی ہیں کہ اسکے تین دنوں میں لفظ دے آتا ہے۔ ایک دیباذر جو آٹھویں تاریخ کا
نام ہے (۲) دے بمہر جو پندرہویں تاریخ کا نام ہے (۳) دے بادین جو ۲۳ویں تاریخ کا نام ہے (بقیہ)

سعادت ست رطب اللسان وعذب البیانیم المنة لله که روز بروز صورت اینمعنی از
مکامن قوت بمواطن فعل برحسب دلخواه ظهور نموده وهمواره امرای اخلاص منش وحکام
عدالت نژاد که نقد معاملات ایشان بر محک قبول اشرف رسیده در جمیع اطراف واقطار
ممالک محروسه بر شاهراه اعتدال سلوک نموده داد دادگستری میدهند وبمیامن خدمات
پسندیده سنفور نظرات تربیت وترقی گشته بمدارج عالیه ومراتب سامیه ارتقا واعتلا مینمایند وچون
سبقت عبودیت وخدمتگاری ونسبت دولتخواهی وجانسپاری عمدة الملک رکن السلطنة العلیه
مؤتمن الدولة البهیه مستشار المملکة الخاقانیه مقرب الحضره السلطانیه وافر الاعتماد کامل
الاعتقاد مورد العنایة والاحسان نظام الدین شهباز خان که فراجداد لب طاقدس
دیده وردة نظرهای خاص الخاص ست واز مبادی ملازمت تا غایت هر خدمتی که بدو تفویض
فرمودیم بنوعیکه مرضی خاطر اشرف ارفع بوده بتقدیم رسانیده از محض راستی ودرستی بسعادتهای
روز بروز ممتاز ست درینولا بموجب فرط عنایت وکمال التفات حکم فرمودیم که حکومت
وحراست واختیار رتق وفتق وقبض وبسط تمامی کاروبار ملکی ومالی صوبه مالوه که خلاصه
ممالک دلکشاست از مهام خالصات ومهمات جاگیرداران وزمینداران تمام وبکمال بطریق
استقلال بعمدة الملک مشار الیه مقرر ومفوض باشد که در معموری آن بلاد وامصار وتکثیر زراعت
ومحصول وتعمیر مواضع ومزارع ومحافظت سپاهیان ودرست قلوب شکسته ورعایت خواطر رعایا
وقلع مفسدان واستیصال متمردان وتقویت ضعیفان وتنبیه ظالمان وتائید مظلومان
وجبر شکستگان مساعی جمیله بوجه اکمل واتم نماید وچنان کند که علوفه سپاهیان وامداد
نابینان ارباب مناصب بنوعیکه نام بنام بدرگاه والا قرار یافته موافق حال حاصل
بلاقصور واصل میشده باشد باید که امرای عظام وسائر جاگیرداران وکروریان وزمینداران آن
صوبه عمدة الملک مشار الیه را صاحب صوبه بالاستقلال دانسته از صلاح وصوابدید او که هر آئینه
موافق حساب مطابق قانون ابد مقرون خواهد بود بیرون نروند وهرگاه طلب نماید حاضر دربار

کا سبب ہیں) شیریں زبان اور خوش بیان رہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہر روز اس کام کی صورت باطنی
حالت سے ظاہری صورت میں دلی خواہش کے مطابق ظاہر ہوگی اور ہمیشہ محبت کرنیوالے امیر اور
منصفانہ طبیعت رکھنے والے حاکم جنکے کاروبار کی پونجی شاہی قبولیت کی کسوٹی پر کسلی گئی۔ ممالک مقبوضہ
کے آس پاس معتدل راستے پر چلکر انصاف کرتے رہتے ہیں۔ اور اچھی خدمتوں کی برکتوں سے پرورش
اور تربیت کے منظور نظر ہوکر بڑے درجوں اور اعلیٰ مرتبوں پر بڑھتے اور ترقی کرتے ہیں اور چونکہ عمدۃ الملک
رکن سلطنت عالیہ امین سلطنت منورہ مشیر سلطنت خاقانیہ مقرب درگاہ سلطانیہ۔ وافر اعتماد کامل اعتقاد
مورد عنایت و احسان نظام الدین شہباز خاں کی سابقہ ملازمت اور نوکری اور خیر خواہی و جاں نثار
کار جو دربار شاہی کا فراجداں اور خاص الخاص مہربانیوں کا پرورش یافتہ ہے۔ اور ابتدائے ملازمت
سے ابتک جو کام اس کے سپرد کیا۔ اسکو جس طرح پر کہ ہماری مرضی مبارک ہوئی ختم کیا ہے) راستی اور
درستی کی وجہ سے روزانہ ترقیوں پر معزز اور ممتاز ہے۔ اس وقت عنایت کی زیادتی اور از حد توجہ خاطر
کی وجہ سے ہم نے حکم دیا کہ صوبۂ مالوہ کی حکومت (ممالک مقبوضہ کا خلاصہ) اور نگرانی سارے ملکی و
مالی کاروبار کا انتظام اور بندوبست اور ترقی و تنزل کے اختیارات خواہ شاہی کاروبار کے
متعلق ہوں یا جاگیرداروں اور زمینداروں سے تعلق رکھتے ہوں۔ سارے کے سارے مستقل طور سے
تمہارے سپرد رہیں۔ تاکہ ان شہروں اور ملکوں کو آباد کرنے اور پیداوار اور محصول بڑھانے اور قصبوں
اور کھیتوں کے بسانے اور سپاہیوں کی نگرانی کرنے اور شکستہ دلوں کی درستی اور رعایا کی دلجوئی کرنے
اور فسادیوں کے اجاڑنے اور سرکشوں کو جڑ و بنیاد سے اکھیڑنے اور کمزوروں کو مدد دینے اور ظالموں
کو ڈرانے اور مظلوموں کا ساتھ دینے اور ٹوٹوں ہوؤں کو جوڑنے میں پوری پوری کوششیں کامل طور
سے کرو۔ اور ایسا طریقہ استعمال کرو کہ سپاہیوں امیروں اور عہدے داروں کے قائم مقاموں کی
معاش جس طرح پر دربار شاہی سے نام بنام مقرر ہوئی ہے موجودہ آمد کے موافق ملتی رہے۔ بڑے امیروں
اور کل جاگیرداروں اور کروڑیوں اور اس صوبے کے زمینداروں کو چاہئے۔ تم کو مستقل طور سے
مالک صوبہ جانکر تمہارے مشورہ اور صلاح سے کردہ ہمارے دائمی قانون و حساب کے مطابق ہوگا باہر نہوں و جسم و بعد تقت

بی شائبهٔ تاخیر و اهمال حاضر شوند و نیز حکم جهان مطاع شرف نفاذ یافت که هر کس که
بصلاح و استصواب آن عمدة الملک عمل نکند محال جاگیر او را تغیر داده بدرگاه معلی
عرضداشت نماید تا دیگرے از مخلصان عتبهٔ علیه بجای او نصب فرمائیم که انتظام سلسله
جهانبانی و استحکام رابطهٔ عالم آرای باین امور مذکوره منسلک و منسجم ست و همچنین در جمیع ضوابط
و قوانین پادشاهی و اوامر و احکام جهانداری که هر یکی اساس بنیان سلطنت و رکن قصر
خلافت ست ثابت قدم بوده در اشاعت و اعلای آن آداب الهی کمال اهتمام لازم داند و خاطر
الهام موارد را متوجه احوال سعادت قرین خود دانسته همیشه امیدوار الطاف گوناگون
و عنایات روزافزون باشد چون مواکب انجم ثواقب شاهنشاهی درین نزدیکی بتسخیر
دکن متوجه است چه والیان آنجا سالک غفلت بوده دست تعدی ارباب
ستم کشاده اند و نیز قدر عنایت پادشاهی ندانسته در لوازم اطاعت اهتمام ندارند
باید که آن رکن السلطنت بزودی بآن صوبه رفته سرانجام آن لشکر بنوعی نماید که موجب
تحسین و آفرین گردد چون رایات اقبال بشکار گوالیار نهضت فرماید آن رکن السلطنة
را با جمیع جاگیرداران صوبه مالوه حکم قضا امضا خواهد شد که پیشتر در ملک دکن رفته غمخواری
آن ملک نماید و در آسودگی و رفاهیت جمهور سکنه دیار دکن از سپاهی و رعیت
مساعی جمیله بظهور آرد و هر کس آرزوی عقیدت پیش از اضطرار روی نیاز
بدرگاه آورد او را بعواطف ظل الهی امیدوار سازد که ذات مقدس ما مظهر عفو
و لطف ست فرمان حضرت شاهنشاهی در منع زکوة متصدیان حال و استقبال
و کارفرمایان کل جزو ممالک محروسه بدانند که درین هنگام سعادت که از ابتدای
جلوس بر اورنگ جهانبانی که سنه سابع ست از قرن ثانی و آغاز انبساط بهار دولت و اقبال
و زمان انکشاف صبح جلال و جمال ست فرمان عدالت عنوان و منشور رافت بنیان
بارقهٔ بروز و شعشعهٔ ظهور یافت که چون ناموس اکبر و قانون اعظم سلطنت ابد پیوند الهی جل جلاله

بلاؤ اور تاخیر و مہلت کے لئے بغیر حاضر ہو جائیں اور دنیا کی فرمانبرداری کرنیوالا ہمارا یہ حکم بھی جاری ہوا کہ جو کوئی تمہارے شورے اور صلاح پر عمل درآمد نہ کرے۔ اس کے مقام جاگیر کو تبدیل کر کے ہمارے دربار میں اطلاع بھیجو تاکہ دربار عالیہ کے کسی اور سچے خیر خواہ کو اسکی بجائے مقرر کریں۔ کیونکہ حکومت کے سلسلے کا انتظام اور بادشاہی سلسلے کی مضبوطی ان متذکرہ بالا طریقوں پر بیدا ہوئی ہے اور بنی ہوئی ہے اور اسی طرح سارے بادشاہی قانونوں اور قاعدوں اور سلطنت کے حکم احکام ہیں (کیونکہ ہرایک قانون سلطنت کی بنیادی نیو اور بادشاہت کے محل کا ستون ہے) ثابت قدم ہو کر ان آداب الٰہی کے شائع کرنے اور ترقی دینے میں پورا پورا انتظام لازمی جانے اور ہمارے الہام آنے والے دل کو اپنے اقبالمند حالات کی طرف متوجہ سمجھ کر ہمیشہ طرح طرح کی مہربانیوں کی امید اور روزافزوں عنایتوں کے آرزومند رہیں۔ چونکہ چمکنے والے ستارے جیسے شاہی سواری فی الحال دکن فتح کرنے میں مصروف ہے۔ کیونکہ وہاں کے حکام غفلت و لاپروائی کے راستے پر چلا کر ظالموں نے پاپ شروع کر رکھا ہے اور عنایت شاہانہ کی قدر نہ جانکر فرمانبرداری کی تیاری نہیں کرتے۔ چاہئے کہ تم جلدی سے اس صوبہ میں جاکر اس فوج کا اس طرح انتظام کرو جو شاباشی اور آفرین کا باعث ہو۔ جب شاہی سواری گوالیار کیطرف شکار کے لئے روانہ ہو۔ تم کو حکم خدا کیطرح جاری ہونیوالا شاہی فرمان دیا جائیگا کہ تم صوبہ مالوہ کے جاگیرداروں سمیت جلدی سے ملک دکن میں جاکر اس ملک کی فکر کریں اور کل صوبہ دکن کے باشندوں کی بھلائی اور بہتری میں جاہے سپاہی یا رعیت اچھی کوششیں ظاہر کرے اور جو کوئی عقیدے یا محبت کیوجہ سے ہمارے حکم گرفتاری سے پہلے عاجزانہ طور سے دربار کا رخ کرے۔ تم اس کو بادشاہی مہربانیوں کا امیدوار بناؤ۔ کیونکہ ذات پاک معافی اور مہربانی ظاہر کرنے والی ہے۔

شاہی گشتی چٹھی محکمہ چنگی کو بند کر دینے کے بارے میں

ھدایت:۔ اگر صاف مطلب سمجھنا چاہتے ہیں تو خطوط وحدانی کو چھوڑ کر عبارت پڑھیں۔

موجودہ اور آئندہ بننے والے کارندے اور کل ممالک محروسہ کے حاکم واقف ہو جائیں کہ اس (بقیہ)

قدیر بمقتضای حکمت بالغهٔ ازلی که سلسله جنبان دار و گیر عالم ایجاد و تغییر پرداز کن مکن
دائرهٔ کون و فساد است چنان اقتضا کرده که ریاست ممالک و سیاست مدن
که عبارت است از ارتباط احوال بتقیم مهام جمهور و انتساق مصالح کاسب تا حد بدستیاری
پادشاهان عادل و دیده بانی شهریاران دریادل جلوه نما و صورت پذیر باشد و یکی از وجوه
خراج که مدار علیه نظام عساکر نصرت و جنود اقبال که خارستان اعمار و اموال و حافظان عقائد
احوال خلائق انطباع اشیاست که در بازار بیع و شرا و چارسوی چون و چرا در آمده که اگر
سنجیده میزان اعتدال ارباب صیانت و دیانت که نقادان نقود اجناس کون
والهی و مقومان اعراض انفسی و آفاقی اند گردد هر آئینه جمیع مصالح بمفاسد انجامد و تمامی
محامد بملائم کشد للّٰه الحمد که از مبادی احوال نصف اشتمال توجه که خاطر عدالت مناظر
و تدبیر باطن جلادت مواطن نادر رفاهیت عموم بریت و مراسم تربیت خصوص رعیت
که فی الحقیقه فرزندان معنوی و ودایع خداوندی اند مصروف بوده المنة للّٰه که باضاءت
لوامع عدالت سواد اعظم هندوستان و دیگر ممالک محروسه منهل اصناف
ناز و نعیم و مامن مسافران هفت اقلیم ست درینولا بموجب توسعه مراحم ذاتی و تکمله مکارم
فطری حکم نافذ و امر جازم شرف اصدار و عز ایراد یافت که از اصناف حبوبات و غلات
و نباتات از اغذیه و ادویه در روغن و نمک و شکر و اقسام عطریات و انواع کرباس و پنبه و
اسباب پشمینه و ادوات حریرینه و آلات سیمینه و ظروف چوب و همیه دنی و کاه و دیگر اشیا و
اسباب و امتعه و اجناس که مدار معاش جمهور انام و ملاک معیشت خواص و عوام ست سواری
اسپ و فیل و شتر و گوسفند و بز و اسلحه و قماش که در تمامی ممالک محروسه تمغا و باج و زکوة و
صدیک و انچه از قلیل و کثیر میگرفته اند معاف و مرفوع القلم بوده باشد تا این زمان که متصدیان
کارخانهٔ سلطنت امثال این امور معمول میداشته اند بملاحظه خبرداری بوده که دست تطاول
اقویا بر ضعفا دراز نگردد و پای تعدی زبردستان کوته اندیش سرکوب زیردستان خاک نشین

رضا ازل کی کامل دانائی کے بموجب (کہ اس کی یہی عالم دنیاوی کے انتظام و بندوبست کی سلسلہ جنباں اور دائرہ دنیاوی کے عروس کی آراستہ پیراستہ کرنے والی ہے) ایسا مناسب سمجھا کہ ملکوں کی حکومت اور شہروں کا انتظام (جس سے مراد دیسی اور پردیسی کے حالات کا درست کرنا اور دستکاروں اور سوداگروں کے اسباب معاش کا تیار کرنا ہے) منصف بادشاہوں کی مدد سے اور سخی سلطانوں کی نگرانی سے جلوہ نما اور صورت پذیر ہو۔ اور محصول کی صورتوں میں سے ایک صورت (جس پر اقبالمند لشکریوں اور فتحمند فوجوں کے انتظام کا دارمدار ہے۔ کیونکہ فوجی لوگوں کی عمروں کے نگراں اور خلقت کے حالات اور عقائد کے محافظ ہیں) چیزوں کا محصول ہے جو خرید و فروخت کی منڈی میں اور پوچھ گچھ کے بازار میں آیا ہے وہ اگر ایمانداروں اور نگرانوں کی منصفانہ ترازو سے تل جائے (کیونکہ وہ لوگ کسبی اور قدرتی پیداوار اور نقدیوں کے پرکھنے والے اور روحانی و جسمانی اسباب کی قیمت لگانیوالے ہیں) تو بیشک ساری درستیاں اور کاروبار فساد کے درجے پر پہنچ جائیں اور کل خوبیاں برائیاں بنجائیں۔ خدا کا شکر ہے کہ انصاف پر شامل ہونے والے ابتدائی حالات سے ہماری برادرانہ دھن رکھنے والی باطنی تدبیر اور منصفانہ نظر رکھنے والی دلی توجہ تمام مخلوقات کی بہتری میں اور پرورشی قاعدوں میں (خاصکر کے رعیت کے بارے میں جو دراصل باطنی اولاد اور خدا کی امانت ہے) صرف ہوتی رہی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ انصاف والی روشنیوں کے چمکنے سے ہندوستان کا کل علاقہ اور دیگر ممالک مقبوضہ مختلف ناز و نعمت کے چشمے اور مسافران ہفت اقلیم کی جائے پناہ بن گئے ہیں۔ اس وقت اپنی ذاتی مہربانیوں کو تر ہلانے اور پیدائشی اخلاقی نیرنگیوں کو کامل کرنے کے لئے اس حکم قطعی اور فرمان لازمی نے صادر ہونے اور جاری ہونے کی عزت حاصل کی کہ مختلف زراعتی بیجوں اور غلوں اور سبزیوں اور ترکاریوں سے جیسے (خوراکیں اور دوائیں اور تیل ڈنگل درکھانڈ نکھاس) اور سارے عطر اور ہونے ہوتے بورے ٹاٹ اور روئی اور اونی سامان اور چمڑے کا اسباب اور تانبے کے برتن اور لکڑی کی چیزیں اور ایندھن اور بانس سرکنڈے گھاس وغیرہ اور ایسی چیزیں درسان اور کپڑے (بقیہ)

نگرد واکنون که هیبت وشوکت وابهت بادشاهی در قلوب افراد عالم نشسته و انوار
عدالت ورافت در اقطار واکناف ممالک نسق بسته وشکرانه الطاف منعم حقیقی حاصلات
آنهمه اشیا که خزینهٔ موفوره وگنجینهٔ معموره است بغیر از ان هفت چیز که مصالح ملکی مستثنی شده
بتمام وکمال بخشیدیم باید که فرزندان کامگار وامرای نامدار ومتصدیان مهمات صوبها
وحکام بلاد وجاگیرداران امصار وعمال خالصات ومقاطعان مواضع وقصبات وجمیع
راهداران وگذربانان ومحافظان طرق وضابطان مسالک وزمینداران حدود ناموران
ممالک مضمون فرمان را گوش هوش جا داده در اجرای حکم جهان مطاع کمال اهتمام لازم
دانند ودقیقه از دقائق امر لازم الاتباع فرو نگذارند فرمان حضرت شاهنشاهی
به راجی علی خان فرمانروای خاندیس امارت وایالت پناه ارادت و
عقیدت دستگاه نقاوهٔ دودمان عز وعلا عضادهٔ خاندان مجد واعتلا زبدهٔ مخلصان
سعادت کیش وخلاصهٔ مختصان صواب اندیش مورد الطاف پادشاهی مصدر آلاف
خیرخواهی وافر التصدیق راسخ البرهان عمدهٔ اهل دول راجی علیخان باصناف الطاف پادشاهی
واضعاف اعطاف ظل الهی مستظهر ومستبشر بوده بداند که الحمد لله والمنة لله که بمیامن
توجهات سلطانی که اثر سببیت قوی از عنایات سبحانی است چنین فتحی عظیم ونصرتی فخیم از کمن بطون
بمامن ظهور رو نمود وچون روابط اخلاص وضوابط اختصاص آن مخلص حقیقی بدرگاه
معلی ثابت وراسخ بوده موجب مزید امیدواری واندیاد عزت اواولا در نظر دوربین ما ثانیاً
پیش همه بیان شد وبمکارم توجهات باطن قدسی مواطن شاهنشاهی در تنسیق مهمات کل
دکن وانتظام مهام حکام آنجا بآن مصدر خیرخواهی بازگشت مستحسن آنکه قدر این عنایت کبری
وشکر این عطیهٔ عظمی دانسته همچنین همواره در امتثال اوامر احکام مطاعه کمال سعی واهتمام
نماید که کار آن ایالت پناه روز بروز در افزونی باشد والحق همیشه از ان مظهر خیراندیشی
خدمات پسندیده که لایق خیرخواهان دوربین وکارآگاهان حقیقت پسند تواند بود بظهور آمده

اب جبکہ شاہی شان و شوکت اور رعب و دبدبہ دنیا بھر کے دلوں میں بیٹھ چکا اور عنایتوں اور انصاف
کی روشنیوں نے ملک کی چاروں سمتوں میں حلقہ باندھ لیا۔ خدا کی حقیقی مہربانیوں کے شکریہ میں ان
تمام مذکورۂ بالا چیزوں کا محصول اور جنگلی (کہ یہ آمدنی بھی پورا پورا خزانہ اور بھرپور گنجینہ ہے) (ان
سات چیزوں کے علاوہ جو ملکی مصلحتوں کی وجہ سے مخصوص کر دی گئی ہیں) تمام کا تمام اور پورا
کا پورا چھوڑ دیا یا بخش دیا۔ اقبالمند فرزندوں یا نامور امیروں اور صوبوں کے کاروبار کے منتظموں
اور شہر کے حاکموں اور علاقوں کے جاگیرداروں اور شاہی کارندوں، قصبوں اور ضلعوں کے
گرداوروں اور سارے جنگلی خانوں کے افسروں اور راستے کے نگہبانوں اور چوکیداروں اور سڑکوں کے
انسپکٹروں اور حلقے کے زمینداروں یا ذیلداروں اور ملکوں کے ناموروں کو چاہئے کہ اس گشتی چٹھی کو مضمون
کو عقل و ہوش کے کانوں سے سنکر ہمارے دنیا بھر کے مطیع کرنے والے فرمان یا سرکلر کے جاری ہونے میں پورا
پورا بند و بست لازمی جانیں اور لازمی پیروی کرنیوالے کاموں میں کسی قسم کی کمی نہ ہونے دیں۔ (واہ واہ
ابو الفضل واقعی تو قلم کا دھنی ہے عقبا) **اکبر شاہی فرمان راجی علیخان حاکم خاندیس متعلقہ دکن کے
نام** (حکومت اور سرداری کو بنیاد دینے والے محبت و عقیدت پر قابو رکھنے والے خاندانی بزرگی و
برتری کے انتخاب بڑائی اور بزرگی کے مددگار۔ اقبالمند دوستوں میں سے چھٹے ہوئے خیر خواہ مخصوص مہربانیوں
میں سے چنے ہوئے شاہی مہربانیوں میں واقع ہونیوالے ہزار شاہی خیر خواہوں کے ظاہر کرنے والے
بہت بڑے راست گو مستقل رائے والے حاکموں میں سے سب سے عمدہ حاکم راجی علی خاں نامی مختلف
شاہی عنایتوں اور دگنے شاہانہ الطافوں سے خوشنود و مسرور ہو کر واقف ہو کہ خدا کا شکر و احسان ہے
کہ شاہی مہربانیوں کی برکتوں سے (جو خداوند عالم کی زبردست عنایتوں کی نشانی ہے) اتنی بڑی فتح اور بڑی
بھاری جیت پردۂ غیب سے ظاہری حالت میں نمودار ہوئی اور چونکہ تم دوست صادق کے محبت و پیار کے
ربط و ضبط اور خاص تعلقات ہمارے دربار مبارک میں ثابت اور مستقل ہو چکے ہیں۔ جو پہلے تو شاہی تجربہ کی
نظر میں تمہاری زیادتی عزت اور مزید آبرو کا باعث ہوئی اور دوسرے دنیا والوں کے سامنے بھی عزت
و آبرو بڑھ گئی ماور شاہی پاک مقامات والے دل کی اعلیٰ توجہوں سے درحقیقت کل صوبہ دکن کا (بقیہ)

وهمیں مرکوز وملحوظ خاطر قدسی مظاهرست وانتظام احوال آن سعادت کیش بنوعیکه
غبار اختلال بر دامن آن نشیمن پیش دید ضمیر عرش مناظر است واز آنجا که فطرت
سلیم وفطانت مستقیم آن هوشمند سعادت آثار متیقن باطن اقدس ست باید که
همواره مطرح نظر راستبین ومطمح ضمیر سعادت گزین باشد که بتائیدات الهی وفتوحات
نامتناهی که نقوش ناصیهٔ اقبال در قوم رانجحاح احوال ست انقیاد واطاعت حضرت ما دیباچه
ازدیاد سعادت والقای دولت ارباب دین ودول ست ومخالفت وانحراف از قبله گاه
عتبه ما عنوان شقاوت ابدی ودلیل زوال سرمدی اصحاب ملک وملل وعالمیان هویدا ست
که ابتدای جلوس برادرنگ جهانبانی تا امروز که سنه سابع ست از قرن ثانی واول بهار
سلطنت ونوروز سال اقبال ست بهر طرف که لوائی عزیمت برافراشته ایم وعنان توجه معطوف
داشته فتح واقبال طلایهٔ عساکر اجلال ومقدمه جنود افضال بوده ودرین مرتبه نهضت ایات عالیات که بجانب
پنجاب اتفاق افتاده بود بجهت تصفیه کابل وتسخیر ولایت کشمیر وتنبیه حوش افاغنه وتادیب بلوچان
صوبه قندهار بوده بتائید غیبی هر اراده که در باطن الهام مواطن ما که مرات جهان نمائی غیبی ست
صورت بسته بود خوبتر از آن در عالم ظهور آمده اگرچه استخلاص قندهار وسیستان نیز مکنون خاطر اشرف
بود اما چون عظمت وشوکت دستگاه شاه عباس که فرمانروائی ایران بدو بسته ست ورابطه محبتی سابق
را منظور داشته ایلچیان کاردان مع عرائض اخلاص وهدایای گرامی بدرگاه معلی فرستاده
اظهار اخلاص وانکسار نموده استمداد همت وهرگونه استعانت کرده بود وازقدیم الایام
آبا واسلاف او مبداء ظهور دولت خود را از عنایت حضرت صاحبقرانی میدانسته اند چنانچه
استخلاص امرای روم استطلاق رؤسای آن مرز وبوم باستدعاء جد بزرگ شاه اسمعیل
وخروج او به نیروی آن جماعت از جرائد تواریخ ظاهرست وروابط حضرت جنت آشیانی
پادشاه مبرور مغفور معلوم همگنان در بنولا که ایشان را کار پیش آمده باشد فتوت
پادشاهی اقتضای آن نمود که عساکر منصوره را از عبور بدان نواحی ممنوع فرمودیم وقندهار را

اور یہی خیال بادشاہ کے مبارک دل میں پوشیدہ طور سے بیٹھا ہوا ہے اور تم خیر خواہ کے حالات کی بہتری (اس طرح پر کہ اختلاف کا غبار اس کے دامن پر نہ بیٹھے) بادشاہ کے بلند دل کے مدنظر ہے۔ اور چونکہ تم عقلمند اور اقبالمند کی راست بیں دانائی اور درستی طبیعت شاہی دل میں جمی ہوئی ہے اس لئے تم کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ راست بینی تمہارے مدنظر اور خیر خواہی تمہارے دل کے سامنے ہو کیونکہ خدا کی مددوں کے ساتھ اور از حد فتوحات کی وجہ سے (جو ہماری اقبالمند پیشانی پر کے نقشے اور ہمارے ستارے کی تحریریں ہیں یعنی ہم خوش نصیب اور تائید یافتہ ہیں) ہمارے دربار کی خیر خواہی اور فرمانبرداری زیادتی سعادت کی ابتدا ہے۔ اور حکمائے دنیا اور علمائے مذہب کی شریعت وحکومت کے لئے باعث زندگی ہے اور ہمارے آستان دولت سے پھرنا اور مخالف ہونا۔ دنیا والوں مذہب والوں اور حکومت والوں کے لئے دائمی بدنصیبی کا عنوان اور مدت العمر کے لئے مٹنے اور برباد ہونے کی ظاہرہ دلیل ہے اور ابتدائے تخت نشینی سے اب تک کہ اس وقت ۳۷ واں برس ہے۔ اور سلطنت کی ابتدائی بہار اور اقبال وبخت کے لئے سال روز کی مثال ہے جس طرف کہ شاہانہ جھنڈوں کو بلند کیا۔ اور ارادے کی باگ کو موڑا فتح واقبال زبردست فوجوں کا نگہبان اور عنایت والے لشکروں کی ابتدا بن گیا۔ اور اب کے بار جبکہ بلند جھنڈوں کی روانگی پنجاب کی طرف واقع ہوئی تھی تو صلح کابل اور فتح کشمیر کے لئے اور وحشی افغانوں کو تنبیہ کرنے اور صوبہ قندھار کے بلوچیوں کو سزا دینے کے لئے ہوئی تھی۔ خدا کی امدادوں سے جس ارادے نے ہمارے الہام والے دل میں (جو بھی جام جہاں نما ہے) صورت قبول کی تھی۔ وہ ارادہ اس سے بھی اچھی شکل میں ظاہر ہوا۔ اگرچہ قندھار اور سیستان کا آزاد کرنا بھی قلب شاہی میں پوشیدہ تھا۔ چونکہ عظمت وشوکت دستگاہ شاہ عباس نے جس سے ایران کی حکومت متعلق ہے اپنی محبت کے سلسلے کو نظر میں رکھکر تجربے کار ایلچی محبت والی عرضیوں سمیت اور اعلیٰ تحفوں کے ساتھ ہمارے دربار بزرگ میں روانہ کر کے عاجزی اور محبت ظاہر کر کے ہماری ہمت سے ہر قسم کی مدد اور اعانت طلب کی تھی اور اس کے بزرگ قدیم زمانے سے اپنی سلطنت کی ابتدا حضرت امیر تیمور صاحبقران کی مہربانی کی وجہ سے سمجھتے رہے ہیں۔ چنانچہ شاہ اسمٰعیل صفوی کے دادا شاہ صفوی دقیقہ

بمیرزایانی که از منتسبان آن دودمان بند مسلم داشتیم و سیر کشمیر که از عنفوان ما حال
مطلوب و مرغوب خاطر اشرف اقدس بود بعد از فتح آن خواستیم که سجدهٔ شکر گزاری
پروردگار بر آن سرزمین که از عطیات مجددهٔ الٰهی بوده بجا آوریم با وجود جبال مرتفع و
متصاعده و اشجار عظیمه متراکمه و طغیان آبهای طوفانی که در راه بود مرور و عبور
عساکر منصوره از آن جا محال می نمود بتوفیق ایزدی با موکب عالی روی توجه
بآن حدود در آوردیم و حکم عالی شده بود که چند هزار خاراتراش چابکدست پیش
پیش خانهٔ عالی میرفتند در تفتیح و توسیع راه بطوری مینمودند چنانچه در اندک
فرصتی تا اقصای کشمیر و کوهستان تبت سیر فرموده طنطنهٔ کوس عزیمت بجانب کابل بلند
ساختیم و مجددا عرصهٔ لطافت سرشت کابل را مخیم جنود افضال ساخته طرح قلعهٔ جدید که حصن حصین
حفظ الٰهی تواند بود بنفس نفیس خود انداختیم و چنان مکنون خاطر دور اندیش بود که جمعی
از بهادران شجاعت پیشه را بیشتر تعین فرموده ولایت بدخشان را مستخلص ساخته
بمیرزا شاهرخ مرحمت فرمائیم لیکن درین اثنا ایلچیان حکومت پناه شجاعت دستگاه عبد الله خان
اوزبک با تحف و هدایای متوافره مکرر بطریق تواتر و توالی بدرگاه عالم پناه رسیدند چون
مطرح نظر بلندبین غیر از موافقت و اخلاص ارباب دول امری دیگر نیست لاجرم
بدولت و اقبال مراجعت نموده بدار الملک لاهور که مرکز ممالک محروسه است نزول اجلال
فرمودیم و تنبیه و تادیب افغانان کوه نشین کوتاه بین بنوعی شده که اکثر حلقهٔ بندگی در گوش کشیدند
و آنانکه سر از قبلهٔ اقبال تافتند هزاران هزار از سپر جبال سطوت و جبروت ما که ظلال قهر و جلال
کبریای الٰهی ست می گشتند در سمرقند و بخارا و ترکستان بغروخت میرفتند و چون از ین ناحیه
خاطر اشرف بالکل جمع شده بمشیت الله تعالیٰ درین زودی در ساعت مسعود و زمان محمود که
منتخب بلندبینان زوایای نهانی و مختار دقائق شناسان جداول آسمانی باشد بدار السلطنة
آگره مراجعت میفرمائیم و بر منتظران مقدم عالی ابواب فیض و افضال میگشائیم و پیش از انتهاس

ان مغلوں کے سپرد کر دیا جو اس خاندان کے متعلقین میں سے ہیں اور کشمیر کی سیر جو ابتدائے جوانی سے اس وقت تک ہمارے شاہانہ دل کو پسندیدہ اور مرغوب تھی ہم نے چاہا کہ کشمیر فتح ہونیکے بعد اس سرزمین پر سجدۂ شکر پروردگار بجالائیں (جو خداوند عالم کی جدید عنایتوں میں سے ہے) اونچے اور دشوار گزار پہاڑوں کے ہوتے ہوئے اور بڑے بڑے جھنڈ والے درختوں کے ہوتے ہوئے اور طوفانی ندیوں کے باوجود (جو راستے میں واقع تھیں) فتحمند فوجوں کا وہاں سے عبور کرنا محال دکھائی دیتا تھا۔ لیکن ذات خدا پر بھروسہ کر کے شاہی سواری کے ساتھ اس علاقہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ہم نے حکم دیدیا تھا کہ کئی ہزار بیلدار ہوشیار شاہی شامیانے کے آگے چلتے تھے اور راستے کے کھولنے اور چوڑا کرنے میں پورا کمال ظاہر کرتے تھے۔ چنانچہ تھوڑے دنوں میں تبت کی پہاڑیوں اور کشمیر کے علاقے تک سیر کر کے شاہی ارادہ کا نقارہ کابل جانے کیلئے بجایا اور دارالسلطنت کابل کے پاکیزہ میدان کو مہربانیوں کی فوجوں کا خیمہ گاہ بنا کر جدید قلعہ بنانے کی بنیاد بذات خاص ڈالی (جو حفاظت خدا کا مضبوط قلعہ بنجائیگا) اور دوراندیش دل میں یہ بات پوشیدہ تھی کہ بہادروں کے ایک دستے کو پہلے مقرر کر کے ملک بدخشاں کو چھوڑوا کر مرزا شاہرخ کو بخشدیں۔ لیکن اسی عرصہ میں حکومت پناہ شجاعت دستگاہ عبداللہ خاں ازبک کے ایلچی بہت سارے تحفوں اور نذرانوں کے ساتھ پےدرپے ہمارے دربار میں آپہنچے۔ چونکہ ہماری بلندبیں نظر کے مدنظر سوائے محبت و دوستی کے اور کچھ نہیں ہے۔ مجبوراً دولت و اقبال کے ساتھ واپس ہو کر دارالخلافہ لاہور میں (جو ہماری سلطنت کا مرکز ہے) تشریف لے آئے اور پہاڑی افغانوں کی تنبیہ اور تادیب اس طرح پر کیگئی کہ بہت سے ان میں سے فرمانبردار ہو گئے اور جنھوں نے ہمارے اقبالمند دربار سے سرکشی کی ہمارا ہماری شان و شوکت اور زبردستی کی رسّی میں گرفتار ہو گئے (کیونکہ ہماری شان و شوکت خدائے بزرگ کے قہر و جلال کا نمونہ یا سایہ ہے) اور چونکہ شاہی دل اس علاقے کے انتظام سے مطمئین ہو گیا ہو۔ خداوند عالم سے چاہا تو جلدی سے اچھے وقت اور نیک گھڑی میں (کہ وہ نیک گھڑی آسمانی پوشیدہ گوشوں کے واقفکار نجومیوں کی چھانٹی ہوئی اور برج فلکی کے ممتاز جوتشیوں کی چنی ہوئی ہو گی) دارالخلافہ آگرہ کو واپس جائینگے (بقیہ

الویه مواکب عالی چون اندیشهٔ انتظام بخش جهانیان بمزید ترفیه و تعمیر صوبهٔ مالوه مصروف
گشته شاهزادهٔ کامگار برخوردار غرّهٔ ناصیهٔ دولت و اقبال قرهٔ باصرهٔ عظمت و اجلال
درة التاج فرخی و فیروزمندی واسطة العقد سعادتمندی و حق پسندی فرزند ارجمند شاه مراد
را بآن صوبه سیفر ستیم لایق آنکه ابنیجی راعین نزول رحمت الٰهی و محض ورود سعادت نامتناهی دانسته
دملوازم اطاعت و اخلاص مساعی جمیله تقدیم نماید و تازگی خود را مورد عنایت خسروانی
گرداند و چون قرب مسافت ردی نموده همواره کسان را با عرائض اخلاص فرستاده
مراسم یکجهتی بتقدیم میرسانیده باشد و هرگاه آن زبدهٔ ارباب اخلاص را در امرای از امور احتیاج
بامداد و کمک شود حقیقت احوال مشروحاً بعرض گرامی شاهزاده کامگار رساند که سفارش
آن زبدهٔ مخلصان بحضور اشرف فرموده ایم که آن مخلص هواخواه را از یکجهتان خاص و
ثابت قدمان شاهراه اخلاص دانسته در همه باب انواع امداد و اعانت نماید و درین هنگام
که نسبت آن عمدهٔ ارباب عقیدت بایں درگاه نبوی درست شده که بالتماس و استدعای
او مهمات دیگران ساخته و پرداخته آید چه جای مطالب و مقاصد آن مخلص هواخواه باید
که بهیچ گونه اندیشه بخود راه ندهد و قرب و جوار شاهزادهٔ جوان بخت از مقدمات دولت روز
افزون خود دانسته در مراسم اطاعت اهتمام نموده منشرح خاطره مسرور دل باشد و بر هوشمندان
جهان پوشیده نیست که سلاطین عالیمقدار که تسخیر عالم و عالمیان پیش نهاد همت والا نهمت
ایشان ست از حکام دیار و ولات اقطار جز اخلاص و اطاعت مطلوب و مقصود ندانستاند و
دولتمندی که بمقتضای دوربینی و کاردانی خود این معنی را منظور داشته در تاسیس مبانی اخلاص و
عقیدت رسوخ نماید هر آئینه ننگ و ناموس او بحال خود مانده موجب اعزاز و ترقی گردد و آن عقیدت پناه
خود از مخلصان قدیم و هواخواهان مستمر الاخلاص ست و آنکه در آن مرتبه که اعتضاد الممالک العظمی اعتماد
الخلافة الکبری قدوة الخوانین العظام عمدة الامراء الکرام رکن السلطنة العلیه مبارز الدین اعظم خان
بدان حدود رفته بود لوازم خدمت از آن خیراندیش بوجود نیامد بواسطهٔ بعضے امور که محتاج

اور چونکہ شاہی سواروں کے جھنڈوں کی روانگی سے پہلے ہی دنیا والوں کے لئے انتظام بخشنے والا
شاہی خیال صوبۂ مالوہ کے بسانے اور ترقی دینے کی طرف متوجہ ہو چکا ہے۔ اس لئے بلند اقبال
برخوردار جبین اقبال کی روشنی عظمت و جلال کے خنکی چشم سعادت مندی اور عقلمندی کے تاج کے درشاہوار
حق پسندی اور سعادتمندی کے ہار کے بڑے موتی شہزادہ ارجمند سلطان مراد کو اس صوبہ میں بھیجے
دیتے ہیں۔ یہ مناسب ہے کہ اس امر کو خاص رحمت خدا کا نازل ہونا اور از خداقبال مندی کا وارد ہونا
سمجھ کر فرمانبرداری اور دوستی کے اسباب کو پورا کرنے میں کوشش کامل صرف کی جائے اور از سر نو
اپنے کو عنایت شاہانہ میں واقع کرے اور چونکہ شہزادے کے وہاں پہنچ جانے کا راستہ نزدیک ہو گیا
اس لئے ہمیشہ لوگوں کو دوستانہ خطوط روانہ کر کے باہمی اتفاق کی رسموں کو پورا کرتے رہیں
اور تم دوستوں میں سے خاص دوست کو جس وقت کسی کام میں مدد و اعانت کی ضرورت واقع
ہو شہزادے مراد کی خدمت میں پوری پوری تشریح کے ساتھ حالات عرض کریں۔ کیونکہ ہمنے تمہاری
سفارش شہزادے صاحب سے زور در زور بذات خاص کی ہے کہ وہ تم کو خاص دوستوں میں سے
اور راہ محبت پر مستقل رہنے والوں میں سے جان کر ہر کام میں ہر طرح کی مدد و اعانت کریں۔ اسوقت
ہمارے دربار میں تمہارا تعلق ایسا رہ گیا ہے کہ تمہاری خواہش اور مرضی کے موافق اور مددوں کا
انتظام و بندوبست کیا جائے۔ تمہارے مطلبوں اور مقصدوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ تم کو لازم ہے۔
کہ اپنے دل میں کسی قسم کا خیال نہ پیدا ہونے دو۔ اور شہزادے مراد کے قریب ہونے کو اپنے روز
افزوں اقبال کی ابتدائی صورتیں تصور کر کے اطاعت کے قاعدوں پر عمل کر کے خوشنود اور مسرور رہو
اور سیانے داناؤں پر چھپا ہوا نہیں کہ جن عالی رتبہ بادشاہوں کی بلند ہمت کے سامنے دنیا
بھر کا فتح کرنا مقصود ہے ملکی حاکموں اور اطراف و جوانب کے والیان ملک سے سوائے دوستی
اور اطاعت کے اور کچھ مطلب نہیں رکھتے۔ اور جو بھاگوان اپنی دوربینی اور تجربہ کاری سے
اس امر کو مدنظر رکھ کر محبت و اعتقاد کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کی کوشش کرے تو بیشک اسکی
عزت و آبرو برقرار رہ کر ترقی کا سبب ہو۔ اور تم تو خود ہی قدیمی دوستوں میں سے اور دائمی (بقیہ)

شرح نیست بوده نه آنکه در اخلاص آن راسخ الاخلاص فتوری رفته باشد لهذا در بارهٔ او
انواع عنایات فرموده میان عالمیان امتیاز بخشیدیم و از جمله مراحم شاهنشاهی آنکه آن
امارت پناه عمدة الملک مستشار الدوله موتمن السلطنه قدوهٔ مقربان سریر زبدهٔ محرمان اسرار ضمیر مقتدی
ارباب علم و حکم مظهر فیض ازلی و فضل اتم جامع کمالات صوری و معنوی ناظم مآثر دینی
و دنیوی علامی شیخ ابوالفضل که از دمسازان بزم عرفان سرشت ماست نسبت قرابت
فرمودیم تا چنانچه علامی مشار الیه نقادهٔ مخلصان درگاه است آن مورد حق پسندی نیز مجموع
باطن و مطمئن خاطر گشته در سلک کمال ارباب اخلاص درآید و همواره او را بنظر محرمیت دیده
وار یکجهتان صمیم القلب تصور فرموده عنایاتی که در خاطر صلاح اندیش او خطور نکرده باشد
بظهور رسانیم تا موجب امیدواری عالمیان گشته دستور العمل اخلاص جمیع بزرگ نژادان
عالم گردد دریولا محظوظ خاطر قدسی شده بود که چون آن خیرخواه قدیم مجدداً مصدر خدمات
پسندیده شده از روی اعزاز و اکرام بحضور اقدس طلبیده مشمول انواع عنایات ساخته رخصت
فرمائیم تا من بعد هیچ احدی در بارهٔ آن وافر الاعتماد سخن ناشایسته بمسامع عالی نرساند و بازار
ارباب غرض کساد پذیرد اما بواسطه آنکه آن حدود را خالی گذاشتن از مسافت بعید طلب داشتن
لایق نبود عنان اراده ازین ادا منحرف ساخته بخاطر اشرف رسید که کسی را باید فرستاد که دیدن
او حکم دیدن ما داشته باشد تا حقیقت اخلاص و عقیدت صمیم آن مصدر آداب خیر اندیشی فهمیده
بعرض اشرف رساند بنا بر آن افادت و افاضت مآب حکمت و معرفت نصاب جامع المعقول
والمنقول حاوی الفروع والاصول عمدهٔ مخلصان درگاه زبدهٔ مخصوصان بارگاه مقرب الحضرة
السلطانیه اعتماد الدولة الخاقانیه المخاطب بملک الشعرا شیخ ابوالفیض فیضی را که در ظلال
عنایت ما تربیت یافته و هرگز از بارگاه والا تجویز دوری او نفرموده ایم در رموزدانی و نکته سنجی
و دوربینی و آدم شناسی و مراتب اخلاص فهمی و مدارج اعتقاد شناسی او در حضرت ما ظهور تمام
دارد پیش آن نقادهٔ ارباب اخلاص فرستادیم که صنوف عنایات ما را کماهی خاطر نشان

کچھ اس وجہ سے نہ تھا کہ تم سچے خیر خواہ کی دوستی میں کسی قسم کا فرق پیدا ہو گیا تھا۔ اور اسی لئے اس کا لحاظ کر کے تمہارے ساتھ طرح طرح کی مہربانیاں ظاہر کر کے دنیا والوں میں دست سے زیادہ عزت بخشی اور شاہانہ عنایتوں میں سے یہ امر بھی ہے کہ اگرچہ عمارت پناہ عمدۃ الملک سنشار الدولہ امین السلطنت تخت شاہی کے مقربان درگاہ کا پیشوا۔ دلی بھیدوں کے واقفوں کا خلاصہ علما اور حکما رکا راہبر بکل بخشش اور پوری عنایتوں کا جائے ظہور۔ ظاہری اور باطنی خوبیوں کو جمع رکھنے والا۔ مذہبی اور دنیاوی عمدہ علامتوں کا نظم کرنے والا علامہ شیخ ابوالفضل سے (جو ہماری معرفت والی خفیہ مجلس کے دوستوں میں سے ہے) رشتہ داری کے متعلق فرما دیا ہے۔ تاکہ جس طرح ابوالفضل ہمارے دربار کے چیدہ اشخاص میں سے ہے۔ تم خود پسند بھی باطنی اتفاق سے مطمئن ہو کر خاص دوستوں کی شمار میں آجاؤ۔ اور ہمیشہ تمکو بھیدی واقف کاروں کی آنکھ سے دیکھکر اور سچے متفقہ دوستوں میں سے خیال کر کے وہ خاص عنایتیں جو کبھی تمہارے اچھے گمان میں بھی نگزری ہوں۔ ہم ظاہر کریں تاکہ دنیا بھر کی امید و آرزو کا باعث ہو کر سارے جہان کے شرفا کیلئے اخلاص کا قاعدہ بنجائے۔ اس وقت قلب شاہی میں گزرا تھا کہ چونکہ تم قدیمی خیر خواہ از سر نو پسندیدہ خدمتوں کے ظاہر کرنے والے ہوگئے ہو۔ اسلئے بطور عزت و تعظیم تم کو بلوا کر مختلف عنایتوں میں شامل کر کے واپس رخصت کر دیں تاکہ اس کے بعد آئندہ کوئی شخص تم قابل اعتماد شخص کے بارے میں ناشائستہ بات ہمارے گوشگذار نکرے اور خود غرض لوگوں کے خیالات فاسد ہو جائیں (یا ان کا بازار بدرونق ہو جائے) لیکن اس علاقے کو خالی چھوڑنے اور دور کی منزل پر بلانے کے خیال سے مناسب نہ معلوم ہوا۔ اس ارادے کو بدل کر ہمارے دل میں آیا کہ کسی آدمی کو روانہ کرنا چاہیئے۔ کہ جسکی ملاقات ہماری ملاقات کی برابر ہو تاکہ تم خیر خواہی ظاہر کرنے والے کے طور طریقوں کو سمجھ کر تمہارے اعتقاد کی مضبوطی اور سچی طلب کی حقیقت کو ہمارے سامنے بیان کرے اس خیال سے تاکہ فیض اور فائدہ پہنچانے والے حکمت اور معرفت کا پورا حصہ رکھنے والے منقولات اور معقولات (علم فلسفہ و علم شریعت) کو جمع کرنے والے (بقیہ)

ساخته آن خیرخواه سعادت انتساب را بجلائل توجهات پادشاهی و مکارم عنایات نامتناهی
دلنواز نماید و مقتضای که مرکوز خاطر اشرف ارفع ست باتمام رساند و سرائر حقیقت عقیدت و اخلاص
و دقائق عقیدت و اختصاص از ضمائر فهمیده بعیار دانش سنجیده بموقف سمع عالی
معروض دارد باید که آن مخلص خیراندیش سخنان حقایق بتیان ما را چه از آنچه در فرمان عنایت
مشحون مندرج ست و چه آن کلمات قدسی سماعت که زبانی بافاضت مآب مشارالیه در
خلوت فرموده‌ایم بسمع دانش اصغا نموده مراتب الطاف خسروانی و مدارج اعطاف خاقانی را بعقل
دوراندیش خود دریافته آنچنان اهتمام مخلصانه بکار آگاهانه نماید که حکام دکن کلهم علی الخصوص
حکومت پناه امارت انتساب منظور انظار خاقانی مشمول الطاف سلیمانی برهان نظام الملک که
مجدداً تربیت یافته این درگاه است لوازم نیکوخدمتی و قوانین حق شناسی بر وجه اتم و اکمل
بظهور رسانند و سخنان کوتاه اندیشان ناعاقبت بین را زجاده اخلاص و عقیدت انحراف نورزد
چه انمیعنی باعث عتاب را آن مخلص حقیقت گزین هم موجب امن و امان خلایق آن دیار خواهد
بود و چون مدتی بود که وکلاء عرایض حکام دکن بدرگاه گیتی پناه نرسیده بود درین مرتبه بخاطر
اشرف میرسید که بحکام دکن کس فرستاده شود لیکن از آنجا که عنایت پادشاهی عام است و آن مخلص
خیرخواه را بآنها ارتباط تمام آنرا علاوه عنایت بآن هواخواه حقیقی دانسته جمعی را از مقربان درگاه
که بمزید عنایت و التفات مخصوص اند همراه افاضت پناه مذکور فرستادیم باید که در
سامان و سرانجام آن جماعت و زودی روانه ساختن بدرگاه معلی کمال سعی لازم داند
بمقتضای ظهور الطاف عالیه اظهار ربانی الضمیر نموده هر مطلب و مدعی که باشد بوسیله افاضت مآب
موی الیه معروض درگاه معلی سازد که از آنجا که کمال عنایت قدسی سرایت درباب آن
زبده مخلصان هواخواه مرکوز باطن اقدس ست همه در معرض قبول و انجاح مقرون خواهد بود
و بموجب وفور عنایت و التفات که بآن اخلاص شعار داریم خلعت خاصه و شمشیر مرصع و دو راس اسپ
عراقی و دو در اسپ و یک قطار شتر نر ولایتی جهت آن مخلص خیراندیش فرستادیم باید که بجمیع وجوه

تم اقبالمند خیر خواہ کو بڑی شاہانہ عنایت کی طرف اور از حد اعلیٰ نوازشوں کی طرف اطمینان دلا دے
اور جو خفیہ باتیں کہ ہمارے بزرگوار دل میں ہیں، بخوبی بیان کر دے اور تمہارے عقیدے اور محبت
کی پوشیدہ حقیقتوں اور مخصوص اور معتقدانہ باریکیوں کو عقل کی کسوٹی پر کس کر امتحان لیکر ہمارے
گوشگذار کرے۔ مناسب ہے، کہ تم خیر خواہ دوست ہماری سچی باتوں کو خواہ ہمارے عنایت نامے
میں درج ہیں اور خواہ پاک نشانیوں والی باتیں جو کچھ بھی فیضی سے خلوت میں کہدی ہیں عقل و ہوش
کے کانوں سے سنکر شاہی مہربانیوں کے رتبوں اور سلطانی عنایتوں کے درجوں کو اپنی دور اندیش
عقل سے جانچکر اس طرح پر خالص دوستانہ اور تجربے کار صورت نکالو کہ سارے صوبہ دکن کے
حاکم خاصکر حکومت کو پناہ دینے سرداری سے واقفیت رکھنے والا اور نظر شاہی میں منظور ہونے والا
بادشاہی الطافوں میں شامل ہونے والا برہان نظام الملک (جو زمرہ ہمارے دولت پسندوں کا
شدہ ہے) اچھی خدمتوں کی تیاری اور نمک حلالی کے قانونوں کو بخوبی مکمل کر دے اور وہ
ناعاقبت اندیش جاہلوں کی باتوں پر اطاعت اور اعتقاد کے راستے سے منحرف نہ ہو جائے کیونکہ یہ
امر تم حقیقت پسند دوست کے اعتبار کا باعث اور صوبہ دکن کی مخلوق کے امن و امان کا باعث
ہوگا اور چونکہ عرصہ ہو گیا تھا کہ دکن کے حاکموں کی درخواستیں اور وکیل ہمارے دربار میں آئے
اب کے ہمارے دل میں بھی آیا کہ کسی کو ان کے پاس دکن روانہ کیا جائے چونکہ شاہی نوازش
عام ہے اور تمہارا احکام دکن سے پورا ربط ضبط ہے۔ اس وکالت کے عہدے پر دیگر شاہانہ نوازشوں
کے علاوہ تمہارا حق ہے کہ گو چند دربار کے مقرب لوگ جو خاصکر شاہی عنایت و مہربانی میں مخصوص ہیں، فیضی کے
ساتھ بھیجے ہیں۔ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان لوگوں کے اسباب و سامان کی تیاری میں اور جلد دربار
شاہی کو واپس کر دینے میں پوری پوری کوشش بجالاؤ اور ہماری شاہانہ عنایت کے موافق دلی
منشا ظاہر کر کے جو مطلب اور مشکل کام درپیش ہو ناصحت پناہ فیضی کے ذریعے ہماری جناب میں
عرض کرو چونکہ قلب شاہی میں بہت ہی پاکیزہ اثر والی مہربانی تم جیسے خیر خواہ سچے دوست کے بارے میں
پوشیدہ ہے۔ تمہارے تمام مطالب اور مشکلات قبول اور تکمیل سے نزدیک ہونگے (بقیہ

خاطر خود را جمع داشته توجه باطن اقدس را شامل انتظام احوال و کافل حصول مقاصد و امال
خود دانند و چون همواره توجه عالی در تربیت و ترفیه مستعد آن طوائف انام سیما طبقه ارباب علم
و حکمت سپند دل ست مردم حکمت و حذاقت مآب فضائل اکتساب جالینوس الزمانی حکیم مصری
را که در آن حدود دانند چنان کنند که بالکل بدرگاه معلی رسیده بحکمت مآب مشار الیه ملحق شوند و بعضی
کارها که مشار الیه آنجا را دارد به نیک وجه انصرام باید که از مرضیات خاطر اشرف خواهد بود و پیوست
خاطر ملکوت ناظر را متوجه حصول امانی و امال خود دانسته امیدوار عنایات گوناگون باشد.

فرمان حضرت شاهنشاهی به برهان نظام الملک مسند نشین احمد نگر

حکومت و ایالت پناه اخلاص و عقیدت دستگاه عمدة الاعاظم حکام زبدة الاماجد انام اسوه
مخصوصان درگاه نقاده مخلصان خیرخواه منظور انظار خاقانی مشمول الطاف سبحانی
مهبط عنایات متوالی مطرح توجهات متعالی کامل الاعتقاد وافر الاعتماد برهان نظام الملک
بجلائل مکارم شاهنشاهی و جزائل مراحم ظل الٰهی مفتخر و مباهی بوده بداند که چون آن شوکت دستگاه
از صدق طویت التجا بدرگاه گیتی پناه ما که موطن صاحبان ناز و نعیم و ملجا مستعدان هفت اقلیم ست
آورده بود همواره مرکوز ضمیر الهام پذیر میگشت که ولایت دکن باو تفویض یابد و ظهور این امر جلیل
موقوف بسعادت وقت بود الحمد لله آن طور فتحی که خاطر قدسی میخواست و بخیال در نمی آمد
بتوجه اقدس صورت یافت و عمده اماجد عظام راجی علی خان که مکرراً بفرمان عنایت منشور
التفات سرافراز گشته باین خدمت مامور شده بود بوسیله ظهور آن مورد فرمهای اعتبار و اعزاز
شاهنشاهی برهنمونی بخت قدر آن داند و همیشه حضور اشرف ما را بخاطر داشته در اظهار آثار اخلاص
و عقیدت که سرمایه دولت دو جهانی و پیرایه آبروی جاودانی ست جهد موفور نماید و درین
هنگام که اندیشه انتظام بخش جهانیان بمزید ترفیه و تعمیر ولایت مالوه مصروف شده و شاهزاده
کامگار برخوردار غره ناصیه دولت و اقبال قرة باصره عظمت و اجلال درة التاج فرخی و فیروزمندی
واسطة العقد سعادتمندی و حق پسندی فرزند ارجمند شاه مراد را بآن صوب سفر مستقیم

ہماری باطنی توجہ کو اپنی امیدوں اور مقصدوں کے حاصل ہونے کا ذمے دار اور حالات و انتظام کی روشنی پر شامل خیال کریں اور جبکہ ہمارا شاہانہ دھیان لوگوں کی بھلائی اور بہتری پر شامل ہے خاصکر صاحبان علوم فنون کے بارے میں تو علم و فن کے پناہ دینے والی بزرگیوں اور کمالات کے حاصل کرنے والے جالینوس زمانہ حکیم مصری کے بال بچے جو تمہارے علاقے میں ہیں ایسا کریں کہ سب دربار میں پہنچکر اپنی حکیم مصری کے ہمراہ رہیں اور جو کاروبار وہاں کے حکیم مصری کے متعلق ہیں وہ بخوبی مکمل ہو جائیں۔ کیونکہ ان کی تعمیل ہمارے قلب مبارک کی پسندیدگی کا باعث ہو گی عالم روحانی کے ملاحظہ کرنے والے شاہی دل کو اپنے مقصدوں اور مطلبوں کے کامیاب بنانے کی طرف متوجہ سمجھکر ہر قسم کی عنایتوں کے امیدوار رہیں۔ **اکبر شاہی حکمنامہ برہان نظام الملک احمد نگر کے مسند نشین کے نام**۔ حکومت و سلطنت کے پناہ دینے والے محبت دیدہ پر قابو رکھنے والے سب سے عمدہ دنیاوی لوگوں کے خلاصے۔ دربار کے مخصوص سردار، خیر خواہ ملازموں سے چیدہ شاہی منظور نظر، خدائی مہربانیوں میں شامل ہونیوالے۔ متواتر عنایتوں میں وارد ہونے کی جگہ۔ خدائے بزرگ کی توجہوں کے مقام نظر۔ پورا اعتقاد اور زیادہ بھروسہ رکھنے والے برہان نظام الملک نامی (جو شاہی اعلیٰ خدمتوں اور سلطانی اعلیٰ مہربانیوں پر فخر و افتخار کرنے والا رہا ہے) واقف اور خبردار رہو کہ چونکہ تم زبردست طاقت والے سچے ارادے سے ہماری دنیا کو پناہ دینے والی درگاہ میں خواہش و آرزو کے گر آئے تھے، جو ناز و نعمت والے لوگوں کا وطن اور ساتوں ولایتوں کے قابل لوگوں کی جائے پناہ ہے۔ اس سے غیبی خبر رکھنے والے دل میں یہ خیال آتا تھا کہ صوبہ دکن تم کو سونپ دیا جائے مگر اس کا بزرگ کا انہار مبارک وقت پر موقوف تھا۔ شکر خدا کہ پاک دل جس قسم کی فتح مندی چاہتا تھا شاہانہ توجہ کے ساتھ اس سے بھی بڑھکر جسکا کسی کو خیال تک نہ تھا ظاہر ہوئی اور اس کی وجہ سے بڑے سرداروں میں سب سے عمدہ راجی علی خاں زیادہ اعتبار و عزت شاہی میں واقع ہوا جو اس کام پر لگایا گیا تھا۔ یہی راجی علی خاں کئی بار پہلے بھی، شاہی عنایت نامے اور خوشنودی والے فرمان سے معزز ہوا ہے (اب جبکہ صوبۂ دکن فتح کر کے تم کو دیا گیا) تو مندا قبالی (بقیہ)

آرا ورود سعادت انگاشته بمشورهٔ عقل دوراندیش در استحکام مبانی هواخواهی فراوان
کوشش بکار برد و پیوسته عز التفات اختصاص فرستاده گلشن یکجهتی تازه دارد که هوشمندی
حقیقت شناسی حزم متین و حصن حصین ملک و ناموس ست و بر ارباب دانش و بینش ظاهر
و باهر ست که سلاطین عالی مقدار که تسخیر عالم و عالمیان پیش دیده همت والا دارند از حکام دیار
و ولایات اصرار جز اخلاص و اطاعت مطلوب و مقصود نداشته اند چون باطن اقدس
متوجه ازدیاد سعادت آن عزت پناه است امین الدین را که یکی از ملازمان خاص و مریدان
بااخلاص ست فرستادیم که تهنیت آن فتح گفته فرط توجه اشرف اقدس را مجدداً خاطرنشان ایشان
سازد باید که بگوش هوش اصغا نماید و انتظام و انتساق آن ولایت را از کمال خردمندی و
حق پسندی چنانچه در ملازمت اقدس ما فهمیده است بتقدیم رساند و قوانین ما را بدستوریکه
در ممالک محروسه جاری و ساری ست رائج گرداند و کریمت ستمگاران کوتاه بین را که جز
پیش پای نه بینند و غیر از انشاء دو اخلاق نکوشند در حمایت دخل نه دهد و در رعایت خاندانهای
قدیم و پیش آورد و در اصحاب اخلاص که براست گفتاری و درست کرداری مشهورند
موصوف باشند کوشش نماید و در اعتبار ارباب علم و فضل و اعلای اهل دانش
و حکمت سعی موفور بجا آورد و شبا روز را در مرضیات الهی معمور داشته آنچنان پیش آگاه
باشد که دست اقویا از ضعفا کوتاه بوده زیردستان در مهاد امن و امان مرفه الحال
و فارغ البال باشند و چون منشور عاطفت بنام عمدة المخلصان شرف صدور می یافت
بخاطر ملکوت ناظر بمقتضای شمول رأفت که احاطه عموم خلایق دارد رسید که فرامین قضا جریان
نصائح بنیان بعادل خان و قطب الملک عز ایراد یابد که اگر توفیق رهنمون آنها شود در
لوازم اطاعت بر خلاف سوالف ایام سلوک نمایند چه ازان بهتر که عنقریب بتائید دولت ابد
پیوند ما باهم اتفاق نموده باعث فتوحات فرنگستان و سائر بنادر شوند و مورد هزار گونه عنایات
گردند اگر بواسطه تیره سالی و هجوم گونه بیان که بعد مسافت را حصن حصین خود خیال کرده بغفلت

شہزادے کی تشریف آوری کو ذریعہ سعادت سمجھ کر عقل دوراندیش کے مشورے سے خیرخواہی کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے زیادہ کوشش کام میں لائیں ، اور ہمیشہ مخصوص عرضیاں بھیجکر گلزار دوستی کو تر و تازہ رکھیں فرمانبرداری میں دانائی برتنا اور حقیقت اور احسان کو پہچاننا ملک اور آبرو کے لئے مضبوط قلعہ اور زبردست تعویز ہے۔ سیانے اور ہوشیار لوگوں پر ظاہر ہے کہ زبردست بادشاہ جو دنیا بھر کی فتح کا خیال ہمت بلند کے سامنے رکھتے ہیں ۔ شہروں کے حاکموں اور ملکوں کے مالکوں سے سوائے محبت اور فرمانبرداری کے اور کچھ واسطہ نہیں رکھتے ہیں ۔ اور چونکہ شاہانہ مزاج تم جیسے معزز کے ساتھ زیادہ اقبالمندی کی طرف متوجہ ہے اس لئے امین الدین نامی کو بھیجا ہے جو خاص لوگوں اور سچے خیرخواہوں میں سے ہے کہ فتح دکن کی مبارکبادی دیکر ہماری شاہانہ توجہ کو نئے سرے سے تمہارے دل نشین کردے ۔ چاہیئے کہ ہوشیاری کے کانوں سے سنو اور اس صوبہ کا انتظام اور بندوبست نہایت دانائی اور سچائی سے ادا کرو جس طرح سے ہماری ملازمت تک نہیں سمجھ چکے ہو اور ہمارے ملکی قانون کو جس طرح پر کہ وہ یہاں جاری ہیں وہاں بھی پھیلاؤ ناسمجھ مکار طبیعت والے لوگوں کو جو دور کی نہیں سوچتے اور خلل و فساد کے سوا اور کسی طرح کی کوشش نہیں کرتے کاروبار میں خلل نہ دینے دیں ۔ اور پرانے گھرانوں کی دیکھ بھال اور سچے اُدپیار کرنے والے لوگوں کو پاس بلانے کے بارے میں کوشش کریں ۔ جو سچ بولنے اور نیک نیتی میں مشہور و موصوف ہوں اور صاحبان علم و فن کی آبرو بڑھانے اور دانشمندوں اور خردمندوں کو ترقی دینے میں از حد کوشش کریں اور رات دن کے وقتوں کو خداوند عالم کی رضاجوئی پر صرف کرتے اس طرح جیتے رہیں کہ کمزوروں پر زبردستوں کا ہاتھ نہ بڑھے اور غریب ماتحت چین چان سے گہوارے میں خوش حال اور بیفکر رہیں اور مہربانی والا حکمنامہ تم کو لکھا جارہا تھا کہ فرشتوں کی حالت ملاحظہ کرنیوالے دل میں آیا کیونکہ ہمارا دل کل مخلوقات کو احاطہ کئے ہوئے ہے کہ حکم خدا کی طرح جاری ہونے والے اور نصیحت کرنے والے فرمان عادل خاں اور قطب الملک کو تحریر کئے جائیں کہ اگر مدد خدا ان کا ساتھ دے اور فرمانبرداری کی صورت ان پچھلے دنوں کے (بقیہ)

گردانید نیز بتوفیق ربانی و تائیدات آسمانی دراندک فرصتی تمام ملک آنهان بآن تربیت کرده ما تعلق خواهد گرفت باید که عنایات اعلی خاقانی را منتظم احوال سعادت اشتمال خود داند

فرمان حضرت شاهنشاهی در طلب یکی از فضلای شیراز

المنة لله که از آغاز ابتسام صبح اقبال و طلوع نیر اجلال که مبدای جلوس بر اورنگ سلطنت ست تا امروز که عوام سعادت انتظام خلافت بارتعین پیوسته در نظر دوربین عنفوان ریعان بهار دولت را اهتزاز ریحان حدیقهٔ افضالست همگی همت فلکی اعتصام به تکمیل و ترتیب مستعدان هر صنفی سیما معترفان بحار علوم و حکم بوده و علی الدوام مستکملان هر فریق در حواشی سریر والا بمطالب عالیه رسیده کامیاب صورت و معنی اند جریان حکمت الهی برآن صورت پذیر گشته که چنانچه پادشاهان عظیم القدر توجه عالی باین فرقه گرامی میگمارند همچنین این گروه نیز جویای امنی و وصول بمحل عالی که محفوف بمفاخر و معالی ست میباشند درین هنگام که صیت فضائل و کمالات کسبی و وهبی افادت اتصاف مرضی الشمائل جامع الکمالات چلپی بیگ مکرراً بسمع اشرف رسیده همانا که حسن و اخلاق ذاتی او بر باطن الهام مواطن پرتو انداخته توجه علی الطلب او شرف ظهور یافت مستحسن آنکه بقاید الطاف الهی در سالتی سکارم شاهنشاهی محل امید با نصوب صواب بر بندد و بزودترین وقتی باستعداد حضور فائض السرور مستسعد گردد و درآمدن و آوردن ارباب استعداد اهتمام نماید و بسعادت نقش فتاحای شیرازی در باب سرانجام راه حکم اشرف صادر شده بجلوه ظهور خواهد رسید

بر توگے۔ کیونکہ تم نے راستے کی دوری کو اپنے لئے مضبوط قلعہ خیال کر لیا ہے۔ پھر بھی خدائی مدد اور آسمانی امداد سے تھوڑے عرصے میں وہاں کا سارا ملک تمہارے ملک سمیت (جنکو ہم نے تربیت کیا ہے) ہمارے متعلق ہو جائے گا۔ اس لئے چاہئے کہ ہماری شاہانہ عنایتوں کو اپنے اقبالمند حالات پر شامل کریں۔

اکبر شاہی فرمان شیراز کے کسی فاضل کو بلانے کے بارے میں

خدا کا شکر و احسان ہے کہ صبح اقبال کے مسکرانے والے اور بزرگی کے ستارے کے نکلنے کے زمانے سے لیکر (جو تخت نشینی کا ابتدائی وقت ہے) اس وقت تک جبکہ اقبالمند سلطنت کو چالیس برس لگ گیا ہے۔ اور تجربےکاروں کی نظر میں ہماری سلطنت کا یہ زمانہ بہار دولت کا آغاز جوانی ہے۔ بلکہ عنایات خدا کے باغ کی کلیوں کے کھلنے کا وقت ہے۔ ہمیشہ سے ہماری آسمان پر چنگل مارنے والی ہمت ہر قسم کے لائقوں کو کامل بنانے اور تربیت کرنے میں مصروف رہی ہے خاصکر صاحبان علوم و فنون کے ماہروں کے بارے میں اور ہمیشہ سے ہر قوم کے صاحب کمال تخت شاہی کے آس پاس رہکر بلند رتبوں پر پہنچکر دین و دنیا میں کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ حکم خدا اس طرح جاری ہوا ہے کہ جس طرح بلند مرتبہ بادشاہ اس معزز فرقے کی طرف شاہی توجہ کو صرف کرتے ہیں اسیطرح یہ گروہ بھی انسانی مقصدوں کے تلاش کرنیوالے اور دربار شاہی میں پہنچنے والے ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ انکا دربار بلندیوں اور عزتوں کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے۔ اس وقت جبکہ چلپی بیگ کے خدائی اور دنیاوی کمالوں اور خوبیوں کی شہرت کئی بار گوش شاہی میں پہنچی ہے (جو خوبیوں میں موصوف اور پسندیدہ عادتوں والا اور کل کمالات کو جمع رکھنے والا ہے) بیشک اسکی ذاتی خوش اخلاقیوں نے ہمارے غیبی خبر رکھنے والے دل پر روشنی ڈالی ہے۔ اسلئے شاہانہ توجہ اس کے بلانیکی طرف متوجہ ہوئی۔ سب سے زیادہ مناسب یہ ہے کہ خدائی عنایتوں کو رہنما بنا کر اور شاہی بزرگیوں کو ہمراہی میں لے کر اس درست راستے کی طرف امید کے کجاوے کو باندھے (روانہ ہو) اور بہت جلد خوشی بخشنے والی حاضری کی لذت سے اقبالمند اور قابل لوگوں تک آنے اور ملانے کی تیاری کرے اور نیک طبیعت فتاحائے شیرازی کو جو شاہانہ حکمنامہ راستے کے بندوبست کے لئے صادر کیا گیا ہے اس کا اثر ظاہر ہوگا +

(تمام شد)

بقیہ ترجمہ صفحہ وار



بقیہ ترجمہ صفحہ ۳

افلاطون اُٹھ گیا۔ اس فضل وکمال کی صدر مسند پر بیٹھنے والے کے خطوط کہ وہ خطوط احکام خدائی کی تصویروں کے البم اور مدارج کمال کے قوانین ہیں اَبتر بتر پڑے تھے۔ میں عبد الصمد نامی جسکے والد کا نام افضل محمد ہے اس شاہی طبیعت رکھنے والے ارسطو یعنی ابوالفضل کی نظر میں بھانجے ہونیکے علاوہ دامادی کا رشتہ رکھتا تھا اور اس کی تربیت و پرورش کی نظر میں منظور شدہ تھا یعنی شاگرد بھی تھا اس دانائی کے گلدستے کو سجانے میں اپنی سعادتمندی کا اچھا وسیلہ جانکر اسکے جمع کرنے میں کوشش کی کمر کسی اور اس کی درستی و ترتیب کیلئے ہمت باندھی +

ہیں امید ہے کہ ہمیشہ یہ باغ عقل کے پودے اور چشم بینائی کے بوٹے انصاف کی دائمی بہار میں پلکر سرسبزی اور شادابی سے کامیاب ہوں۔ **بادشاہ جہاں کا خط** رعیت کی سچائی میں غور کرنیوالا۔ انصاف کی طرف رغبت کرنیوالا۔ بلند مرتبہ۔ آسمان شاہی کا ستارہ +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۷

دماغ نے ازسر نو شگفتہ۔ دماغ نے بیحد تراوت پائی۔ محبت کے باغ سرسبز ہوگئے اور قدیمی رشتہ داری ہری ہوگئی۔ خالص میل ملاپ اور محبت کی نیو مضبوط ہوگئی۔ سچ ہے یہ خط بھیجنے کی پسندیدہ عادت جو دراصل روحانی ملاقات اور زبانی بات چیت کے برابر ہے پچھلے زمانے کی طرح صاف دل کی خوشنود کرنیوالی اور شوقین دل کی خوشی بڑھانے والی ہوسکے گی بلکہ ظاہری کلام کرنے اور بات کا بدل بدلا شمار ہوسکیگا۔ اور برادری کے خوشبو دینے والے قلم سے جو بخانب جناب یہ بات لکھی گئی تھی کہ صلح کی بنیادوں کی مضبوطی میں اور محبت کے چشموں کو صاف کرنے میں دونوں طرف سے تیاری

لی جائے اور کوہ ہند دلکش ہماری تمہاری درمیانی حد ہے (اسباب نے) مقام پسندیدگی پر جلوہ کیا دہم کو بھی پسند آئی) ظاہر ہے کہ مورخین نے یا حکیموں نے یا پیغمبروں نے اس بننے اور اجڑنے والی اور تعلقات والی دنیا میں میل جول اور محبت و پیار کے سوا +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۹

زیبا ہو۔ واقعی اگر وہ دلکش باتیں جو خط اور ایلچی ظاہر کرے ممکن ہو جائیں تو اس سے بہتر کونسی بات ہے۔ ورنہ کوئی مقام (ملاقات) مقرر کرنا چاہیئے تاکہ اس مقررہ جگہ پر دوستی کی محفل آراستہ ہو اور کسی برائے اور بچوں کے بغیر دین و دنیا کے مقصد اور ظاہری و پوشیدہ مطلب صاف گوئی اور حقیقی بیان سے روشن ہوں۔ اور یہ بھی ہمارے گوشگذار ہوا ہے کہ کمینی طبیعت رکھنے والی ایک جماعت نے ہمارے حدود پنجاب میں +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۱

اور مرتب نہیں ہوئے ہیں کہ اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ مان بھی لیا جائے کہ اگر کوئی امر ناراضگی ہوتا بھی تو اس سے دوستی کے دامن پر رنج و ملال کا گرد و غبار نہ جم جائے۔ اولاد کو اگلے باپوں سے ایک خاص قسم کا لاڈ ہوا کرتا ہے۔ خاصکر تمہارا بیٹا تو بہت ہی لاڈلا ہے۔ اگر خالو اور چچاؤں کے ساتھ بھی ایسی ہی صورت پیدا ہو تو کیا مضائقہ ہے دلالا دستگاہ سے دوسرے معنی سخرے کے ہیں۔ جو نا سب مقام میں) سعادتمند فرزند تو وہ ہے جو باپ کی رضا جوئی کو اپنا مقصد ہمت بنا کر اس قاعدے کی نگہبانی میں کوشش کرے۔ وہی بڑے بڑے وعدے وعید اور بڑے عہد و پیمان جو تجربے کار تماصد دل کے ذریعے سے پکے بعد دیگرے مقرر ہو چکے ہیں۔ ہمارے دل پسند دلمیں جمے ہوئے اور چھپے ہوئے ہیں اور اسلامی قاعدے اور بزرگانہ طریقے میں ارکان دوستی و محبت کے برقرار رکھنے کیلئے دوستانہ طبیعت رکھنے والے عام حق پسند لوگوں کا ان عہد و پیمان کا پاس اثر محبت کا جو تمہاری طرف سے ہمارے دل میں ہے) ذرا ظہور ہی کافی ہے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۳

ضرب المثل ہے۔ نہیں گئے تھے) دلی رازوں میں سے تھا۔ کیونکہ وہاں کے

طرف سے ہمارے فرزند شاہ رخ مرزا کے واقعہ میں قلم محبت سے لکھا ہوا آیا تھا۔ ہمارے منصف دل کو پسند آیا۔ واقعی شاہرخ مرزا طفلی اور کم ظرفی اور بد صحبتی کی وجہ سے اس قدر نالایق باتوں کے (اظہار) کا باعث ہوا تھا۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۲۹

سادات میں سے اور اس شہر کے بڑے پرہیزگاروں میں سے ہیں مقرر کر دیا تھا جو بعضے کاموں کی وجہ سے تاخیر میں پڑا ہوا تھا۔ اسوقت حکمت پناہ حکیم ہمام کے ساتھ روانہ کر دیا۔ تحفوں اور سوغاتوں میں سے کچھ تھوڑا سا بطور نمونہ عمدۃ خواص محمد علی کی سپردگی اور ذمہ داری میں علیحدہ بھیجا ہے جسکی تفصیل اس کے پاس موجود ہے) مناسب ہے کہ اس حدیث پر (مسلمانوں تم آپس میں تحفہ اور سوغاتیں دو تاکہ دوستی زیادہ ہو) عمل کر کے ہمیشہ دونوں طرف سے خط و کتابت اور سوغاتوں کی روانگی کا طریقہ جاری رہے۔ شہر فرغانہ سے منگوا کر پری پرواز کبوتروں کے بھیجنے اور حبیب کبوتر باز کے آنے سے محبت دیدار کا شاندار کبوتر پھڑ پھڑانے لگا اور ہمارا (نفس ناطقہ) میل ملاپ اور ایکے کی خوشبوئیں سونگھنے لگا۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۱

ابھی پیدا ہوئی ہے اور سفر کردہ مسافر کی مانند ہے۔ خوشی و خرمی کا بنیاد اور دلگی و خوشدلی کا سرمایہ ہوا۔ دوستی کی بنو نئے سرے سے اونچی ہو گئی اور اتفاق کا طریقہ از سر نو بڑھ چڑھ گیا مشک والے شاہی قلم سے۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۳

اکبر سے خط و کتابت بند کر لی تھی۔ کیونکہ اس نے فرعونی دعوے کی خبر سنی تھی۔ اکبر کے بہت سے خطوط کے بعد اس نے ایک خط لکھا۔ اور لکھا کہ لڑائیوں کی وجہ سے اور آپ کے خدائی دعوے کی خبر سنکر ایسا کیا گیا تھا۔ اکبر اب لکھتا ہے کہ آپ کا یہ عذر لنگ عجیب قسم کا) جو اسی طرح پوشیدگی کے پردے میں چھپا رہا (مطلب نہ کھلا) کیونکہ دشمنوں کے بارے میں آپکا فکر و تردد

کرنا اور دنیاوی سرکشوں کے ساتھ لڑائی کی تدبیر کرنا خط وکتابت کے نکرنے پر کس طرح آباد
۱۰۲ اور بدذات بدنصیبوں اور ندر باتیں بنانے والوں نے کچھ (بیہودہ قسم) کی باتیں (نظم) کہ
(ایسے بھی ہیں) جنکو اپنی حالت کی بھی خبر نہیں ۔ وہ بجائے ہنر کے عیب کو پسند کرتے ہیں ۔ اگر
دماغ تک پہنچنے کا ارادہ کریں تو دھواں بنجائیں اور ہوا کی مثال ہو جائیں ۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۵

بزرگ طبیعت بادشاہ اور عالی خاندان شہنشاہ عقل کے گوہر شب چراغ کی روشنی سب سے
زیادہ رکھتے ہیں اور بلند اقبال بادشاہوں اور سیانے عیاگوانوں میں سب سے زیادہ دانائی
ہوا کرتی ہے ۔ کیونکہ جب (فرشتے) پیدائشی کارخانے میں ہر ایک کو ضرورت اور لیاقت کے موافق
عقل و دانش دیا کرتے ہوں گے ؂

بقیہ ترجمہ صفحہ ۴۰

اور ان عقلمندوں کے قریب ہونے اور اعتبار حاصل کرنے کا سبب ہوتی ہے ۔ جو بڑے گروہ کی بدذاتی
کی وجہ سے گمنامی کے گوشوں میں رہنے لگے تھے ۔ اور یہ جاہل اپنے کو عالم بتانے والے ذاتی برائی
اور عادت کی وجہ سے خود ہی چھپ کر اور راہ راست سے پھر کر نالائق باتوں کو مشہور کرکے چند بگانی
امیروں کے بہکانے کا سبب ؂

بقیہ ترجمہ صفحہ ۴۳

بھول جانے کے سوا اور کچھ دھیان میں نہیں آتا ۔ اور تم عالی خاندان کی دوستی اور
سے بھی یہی امید کی جاتی ہے کہ اس کی گستاخی سے چشم پوشی کریں ۔ محبت و پیار کی باتوں کے مضبوط
کرنے اور دوستانہ تعلقات کے یکجا کرنے کے لئے حکمت و دانش کی بنیاد دینے والے خیر خواہ
میں سے خصوصیت رکھنے والے تجربے کار رازداروں میں سے حکیم ہمام نامی ؂

بقیہ ترجمہ صفحہ ۴۵

اکبر شاہی فرمان شاہ عباس تخت نشین ملک ایران کے نام ۔ بڑی بزرگیوں والے

...ے

... سے منگوا کر میری پرواز

... سے آنے سے محبت و پیار کا شاندار کچیر و پھر پھڑانے

... حس ناطقہ) میں ملاپ اور اسکی کی خوشبو ہیں سونگھنے دیگا۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۱

ابھی پیدا ہوئی ہے اور سفر کردہ مسافر کی مانند ہے۔ خوشی و خرمی کا پہناوا اور دلگی و خوشدلی کا سرمایہ ہوا۔ دوستی کی نیو نئے سرے سے اونچی ہو گئی اور اتفاق کا طریقہ از سر نو بڑھ چڑھ گیا مشک والے شاہی قلم سے۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۳

اکبر سے خط و کتابت بند کر لی تھی۔ کیونکہ اس نے فرعونی دعوے کی خبر سنی تھی۔ اکبر کے بہت سے خطوط کے بعد اس نے ایک خط لکھا۔ اور لکھا کہ لڑائیوں کی وجہ سے اور آپ کی خدائی [illegible] کی خبر کو ایسا کیا گیا تھا۔ اکبر اب لکھتا ہے کہ آپ کا یہ عذر لنگ عجیب قسم کا) جو اسی طرح پوشیدگی کے پردے میں چھپا رہا (مطلب نہ کھلا) کیونکہ دشمنوں کے بارے میں آپکا فکر و تردد

کرنا اور دنیاوی سرکشوں کے ساتھ لڑائی کی تدبیر کرنا خط وکتابت کے نکرنے پر کس طرح آباد
۱۰۲ اور بدذات بدنصیبوں اور نڈر باتیں بنانے والوں نے کچھ (بیہودہ قسم کی) باتیں (نظم) کہہ
(ایسے بھی ہیں) جنکو اپنی حالت کی بھی خبر نہیں - وہ بجائے ہنر کے عیب کو پسند کرتے ہیں - اگر
دماغ تک پہنچنے کا ارادہ کریں تو دھواں بنجائیں اور ہوا کی مثال ہو جائیں -

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۵

بزرگی طبیعت بادشاہ اور عالی خاندان شہنشاہ عقل کے گوہر شب چراغ کی روشنی سب سے
زیادہ رکھتے ہیں اور بلند اقبال بادشاہوں اور بیانئے بھاگوانوں میں سب سے زیادہ دانائی
ہوا کرتی ہے - کیونکہ جب (فرشتے) پیدائشی کارخانے میں ہر ایک کو ضرورت اور لیاقت کے موافق
عقل و دانش دیا کرتے ہوں گے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۷

اور ان عقلمندوں کے قریب ہونے اور اعتبار حاصل کرنے کا سبب ہوتی ہے - جو بڑے گروہ کی بدذاتی
کی وجہ سے گمنامی کے گوشوں میں رہنے لگے تھے - اور یہ جاہل اپنے کو عالم بنانے والے ذاتی برائی
اور عادت کی وجہ سے خود ہی چھپ کر اور راہ راست سے پھر کر نالائق باتوں کو مشہور کرکے چند بیگانی
امیروں کے بہکانے کا سبب +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۴۳

بھول جانے کے سوا اور کچھ دھیان میں نہیں آتا - اور تم عالی خاندان کی دوستی اور
سے بھی یہی امید کی جاتی ہے کہ اس کی گستاخی سے چشم پوشی کریں - محبت و پیار کی باتوں کے مضبوط
کرنے اور دوستانہ تعلقات کے یکتا کرنے کے لئے حکمت و دانش کی بنیاد دینے والے خیرخواہ
میں سے خصوصیت رکھنے والے تجربے کار رازداروں میں سے حکیم ہمام نامی -

بقیہ ترجمہ صفحہ ۴۵

اکبر شاہی فرمان شاہ عباس تخت نشین ملک ایران کے نام - بڑی بزرگیوں والے

اور پاک و صاف تاروں والے۔ خدا سے وحدت کی دلیل پر سر نیاز جھکا کر تو یہ ادا کرنا کیسی اصعبیت الہی ہے مگر اگر سارے عقلاں کر کے اور دانشوران کی سطریں تو اسے ادا کی فوجوں اور علوم کے لشکروں کے ساتھ جمع ہو جائیں تو خدا سے احسن التحریفی (کتاب میں سے ایک حرف کی ذمے داری کو ادا نہیں کر سکتے۔ اور اس کے آفتاب حمد کا ایک پہلو بھی نہیں چھپا سکتے۔ اگرچہ نظر تحقیق میں دنیا کے سارے ذرے حمد خدا کا ایک چشمہ ہیں کہ باوجود بے زبان ہونے کے زبان حال سے گویائی کے لئے تیار ہو کر حمد حقیقی کے سبب انتہا میدان ہ

بقیہ صفحہ ترجمہ ۴۷

اور جو کچھ ظاہری قلم سے خط و نعت و دوستی کے لکھتے ہیں تاخیر ہو جانے کے بارے میں لکھا گیا تھا اس نے خوب اپنے موقع پر پسندیدگی ظاہر کی۔ واقعی اندرونی تعلقات یہ چاہتے تھے کہ خط کتابت میں اتنی دیر نہ ہو لیکن آپ نے آنے جانے والوں سے سن لیا ہوگا کہ کیسے بڑے بڑے کمال دبال اور زبردست لڑائیاں جھگڑے اس شہر کے راجاؤں اور ہندوستانی صوبوں کے باشندوں کے ساتھ کیسی ملک کو خطوط آسمانی کے ناپنے والوں نے ساتوں درجوں کا دو تہائی بتایا ہے واقع ہو رہی تھیں۔ ایک مدت دراز میں ہ

بقیہ ترجمہ صفحہ ۵۱

جو قند بار سے کچھ درجہ زیادہ تھا خط و نعت سے دیدیا گیا۔ ور مظفر حسین مرزا ہمارے ربط و ضبط اور میل ملاپ کی شمولیت کو سنکر

بقیہ ترجمہ صفحہ ۵۵

تو عبادت یہ گوش گزار کیا گیا کہ پہلے زمانے میں جبکہ آپ نے ریاست و تجمل ماٰب شاہ محمد کو ایلچی بھیجا تھا تو یہ امر مفید حال دل کی زیادہ مہربانی کا باعث ہوا تھا۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۶۱

خوش حال اور کھلے دل رہکر عبادت کی رسموں کو پورا کریں اور بندگی خدا کے طریقوں پر جمے

رہیں اور کسی میں بھی دنیا داروں کا ظلم و ستم کا ہاتھ رعیت پر غاصبانہ طور پر اور فقیروں پر [illegible] نہ
پائے ۔ اور مخلوق سے جب تک ہو سکے ہم کو اچھا وسیلہ گردانکر سب ساری نعمتوں کے دستر خوان
سے (خدا کی مہربانی سے جن نعمتوں کا بانٹنا ہمارے سپرد کیا گیا ہے) لطف و لذت حاصل کریں۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۶۴

اور جیسا کہ حکم دیا گیا تھا کہ جو بعضی عجیب و غریب چیزیں معلوم ہوں اور ان کے خریدنے کے لئے کافی
روپیہ نہ ہو تو مقررہ روپے میں سے کچھ روپیہ ان کی خرید میں اٹھا کر (ہمارے حکم کی) پیروی کریں گے
اسی خیال سے اس کی تعداد بھی مقرر نہیں کی گئی۔ اور ہمارے گوش گزار یہ بھی ہوا ہے۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۶۵

مسلسل اور وابستہ کیا ہے۔ ایسا اندازہ کرنے والا مالک ہے کہ محبت و پیار کا سلسلہ اور وابستہ اور تعلق و میل
ملاپ کا ندرد شدہ نسبت و الفت کا ٹھاٹھ باٹھ دنیاوی جماعتوں میں اور مختلف قسم کی مخلوقات میں
پیدا کر دیا۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۶۷

بلکہ روشن اور ثابت ہو چکا ہے کہ دنیا کا جسمانی عالم آخرت کے عالم روحانی کے مقابلہ پر کیا درجہ رکھتا ہے
اور جہان بھر کے سیانے اور ہر شہر کے بڑے اس ظاہری حالت فانی کو ملحوظ رکھ کے کس قدر اعلیٰ کوششیں
اور بڑی بڑی خواہشیں عمل میں لا سکتے ہیں۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۷۵

اکبر شاہی فرمان سپہ سالار خانخانان ولد بیرم خاں کے نام۔ حکومت و سلطنت کے قوت بازو
سلطنت و ملک گیری کے قابل اعتماد شخص اقبال مندی اور بہادری کی انگوٹھی کے نگینے حقیقت
کے موتی کی آب و تاب۔ بادشاہی شان و شوکت ہی کی مستی ہوئی تلوار۔ میدان جنگ میں دشمن کو قتل کرنے کے
لئے سان پر چڑھے ہوئے تیر۔ بزرگی و شان و شوکت کی آستین پر عمدہ نقش و نگار رکھنے والے دین
و اقبال کے تخت پر چڑھا ہوا سورج کی مثال والے شاہی بھیدوں کو چھپانے والے خدا پرستی اور فقیر نوازی

کے اطوار وں کے جمع کرنے والے - دنیا کی فتح کرنیوالی لڑائیوں کے ہراول مقصد وری اور کامیابی کی محفلوں میں آگے بڑھنے والے +

بقیہ صفحہ ترجمہ ۷۷

طالب - بے قراری - سچائی اور درستی کے طریقوں کا عاشق غمخوار مضمون گرمھنے کی صورت کا نقاش ہم زبانی اور ہمنشینی کے فرش پر باریکیاں پیدا کرنے والا شاہی بھیدوں کی تہ کو پہچاننے والا - مزاج سلطانی کی حقیقت سے واقف ہونے والا مشکل پسندوں کی گرہ کو کھولنے والا - آسمان خیال دل کو چمکانے والا کچہری بیان کرنیوالی جماعت کا سردار +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۷۹ -

سارے تعلقات قطع ہونے والے ہیں اور کل تکلیفیں جھیلنے والے ہیں - اگرچہ اس مرنے والے کا خیال ہر وقت نظروں کے سامنے ہے اور اس عالم آخرت کے مسافر کی اچھی عادتیں ہمارے روبرو ہیں +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۸۱

سے بالکل اطمینان ہوگیا - خدا نے چاہا تو عنقریب ہی دار الخلافہ شاہی سواری کی خیمہ گاہ ہوگا - جن دنوں میں ہمارا دل پریشان تھا - تمہاری درخواست آئی - چونکہ اس کی اندرونی تحریر سے محبت و صفائی کی خوشبوؤں کی لپٹیں آرہی تھیں اور اس کے مضامین سے وفاداری اور بندگی کی ہوائیں چل رہی تھیں

بقیہ ترجمہ صفحہ ۸۳

وہاں ٹھہر کر خود فتح دکن کی طرف متوجہ ہوجائیں - اکبر شاہی فرمان خانخانان سپہ سالار کے نام

بقیہ ترجمہ صفحہ ۸۵

بیٹھنے والوں کی بے پروائی پر موجودہ صورت میں یہ آگ لگاتی ہے - رباعی - سورج کہ ہمیشہ بخشش مقصد کا پھول پیدا کرتی ہے اور جو ترو تازہ ٹہنی سے اچھائی کا پھل دیتی ہے - ۲ - پھل کی طرف دیکھ کہ اس طرح ڈالیاں سورج کے چمکنے سے ترو تازہ پھل پکاتی ہیں +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۸۷ نیچے ہوں گے یا نہیں (جتنے کبوتر روانہ کئے تھے سب خیریت سے آپہنچے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۸۹

تھے تم کیونکر نہ سمجھو گے ۔ خاصکر وہ بزنگار نامی تجربے کار کبوتر جو عمر رسیدہ بڈھوں کی طرح اڑتا ہے تمہاری
خدمت میں ایسا بے مثل سلام پیش کرتا ہے جو عاشقوں کے دلوں کو چکرا دے ۔ بلکہ آسودہ دل
فقیروں کو ناچ اور کھیل کود میں لگا دے اور عرض کرتا ہے کہ جب دولت و اقبال کے راہ نمائے
دلی صفائی اور عقیدے کے خالص ہونے پر صبح کی دعاؤں کی وجہ سے ہمارے حال پر مہربانی کی
اور مدد آسمانی کی خوش نصیبی سے جہاں پناہ کے شاہی دربار میں پہنچا دیا جس حکومت کی نیو خدا نے
رکھی اور جس کا حاکم قدر شناس ہے مجھ آرزومند کے دل میں جوانی کی امنگ پیدا کر کے نئی زندگی
اور بے حد کامیابی بخشی ہے ۔ دربار کے خیر خواہوں سے اور شاہی ملازموں سے یہ التماس ہے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۹۱

نامی کبوتر کہ جس کے پیچھے عاشقوں کے دل کا دھواں اڑتا ہے اور وہ کبھی گرڈیا یعنی چٹے پاؤں
والی کبوتری کہ جس کے پیروں کے گھنگرو یا جھانجھن لیلیٰ کی پازیب کو یاد دلاتے ہیں ۔ اور عاشقوں
کے پاؤں میں دیوانگی کی بیڑی پہناتے ہیں ۔ بلکہ سارے نامی کبوتر غٹرغوں کرنے والے لیلیٰ صورت
والے جو +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۹۳

سے واقفیت رکھنے والے شاہی پرائیویٹ مجلس کے دوست سودوستی کے خلوت خانے کے ساتھی
دنیا بھر کے فاضلوں میں چھٹے ہوئے ۔ خاص بزرگوں میں سے چنے ہوئے اپنے زمانے کا جالینوس
حکیم ہمام نامی شاہی اعلیٰ مہربانیوں سے خوشنود ہو کر اور شہنشاہی بڑی عنایتوں سے مقصود
اور مسرور ہو کر واقف ہوئے کہ جس وقت میں آسمان جیسے بلند جھنڈوں کی روانگی اور زمین کے
ناپنے والے لشکروں کی جولانی کشمیر کے دلپذیر صوبے کے سیر و شکار کی طرف ہوئی تھی (جو مجھ درگاہ
خدا کے نیازمند کے لئے نئی بخششوں میں سے ۔ تو یہ قصہ تھا کہ اس سدا بہار کشمیر کے باغ میں
(قدرت پروردگار کا نمونہ ہے ، خدا کو یاد کر کے چند سانس لیوے اور چند روز اس سرزمین پر

جا بجا اپنی پیشانی معبود حقیقی کے سجدے کے لئے جھکا کر بسر کرے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۹۹

بلکہ ایسا ہی کرتے ہو (یعنی اسی پر آمادہ ہو) بیشک وہموں میں پڑکر غلط خیال سونچکر اپنی سیانی سمجھ
سے بغیر پوچھے ... جو وہموں کے چھپلنے پر بیکار ہوکر +

بقیہ صفحہ ۱۰۳

شکر کیا جاتا ہے کہ دنیا میں خدا کی سب سے عمدہ عبادت خلقت کے کاروبار کا پورا کرنا ہے۔ کہ دوستی
دشمنی اپنے پرائے کا خیال نہ کرکے فراخ پیشانی سے خدمت کرے اور فقیروں اور غریبوں خاکسار آزادوں
اور گوشہ نشینوں کے ساتھ حتی الامکان نیکی کرے۔ کیونکہ وہ آمد و رفت کا دروازہ بند کرکے زبان
سے سوال نہیں کیا کرتے اور خدا کے متلاشی گوشہ نشینوں کی صحبت میں جاکر دعائے خیر طلب کرے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۰۵

بدگمان بھی نہ ہو جائے۔ کیونکہ ملازم کے لئے خوشامد کرنا بھی ضروری ہے۔ اور جہانتک ہوسکے
عبادت خود فرمادیگی یعنی حالات کی پرستش کرے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۱۱

مجرموں کو ... اس طرح کروں۔ بلکہ اس کو بڑی عبادت جانکر اس تشریح کے موافق پوری طرح
ادا کرے +

بقیہ صفحہ ۱۱۵

اور مقررہ عیدوں کو یعنی عید الفطر اور عید الضحیٰ کو قاعدے کے موافق بجالایا کریں اور نوروز کی رات
کو اور شب ... کو چراغ کریں جس طرح شب برات میں چراغاں کیا جاتا ہے اور جس رات کی
صبح کو عید ہو اس رات کو نقارہ بجائیں۔ اور عیدوں کے دن ہر شہر کے سرے پر باجا بجائیں۔
اور عورتیں بلا ضرورت گھوڑے پر سوار نہ ہو۔ اور دریا کے گھاٹ مردوں کے نہانیکے علیحدہ ہوں
اور پانی بھرنے کے جداگانہ بنائے جائیں۔ اور عورتوں کے گھاٹ علیحدہ مقرر کردیئے جائیں

اکبر شاہی فرمان شہباز خان کنبوہ کے نام ۔ چونکہ ہماری اعتدال پسند ہمت اور محمود نگاہ خدا کے نیاز مند کی منصفانہ نیت تخت شاہی پر ابتدائے جلوس سے لیکر اور چتر شاہانہ کے لگانے کے زمانے سے لیکر اب تک ان کے مدنظر رہا ہے کہ رعایا سے باشندے سب اور رعیت اور تمام دنیا اور مخلوق جو خدا کی عجیب و غریب امانتیں اور بڑی زبردست ذمہ داریاں ہیں اور نگاہ شفاعت بلند ہے اور مہربانی اور انصاف کے ساتھ ہیں آرام و اطمینان سے رہکر خدا کی شکر گزاری کے وظیفوں میں اور دولت کی ترقی کے باعث اور اقبالمندی کے استقلال ۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۱۹

اقبال کے وقت میں کہ ابتدائے تخت نشینی کے حساب سے ۲۳ واں سال ہے اور بہار دولت اقبال کے شگفتہ ہونے کی ابتدا اور صبح جلال و جمال کے ظاہر ہونے کا وقت ہے ۔ عدالت کی ترازو والے لکھا اور فیض کی میزان رکھنے والے فرمان نے ظاہر ہونے کی روشنی حاصل کی چونکہ شریعت اور خدا کی دائمی سلطنت کے بڑے قانون سے خدا کی زندگیاں بہت بلند اور پاکیزہ ہیں ۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۲۱

اور سپاہ اور عام مخلوق کی معاش کا دار و مدار اور دنیا کی معاش بہت ذریعے ہیں ۔ داخل ہیں ۔ محصولات ہائمی کے اونٹ سو بکری نیم جیتل سے ۔ اور ریشم گیر وغیرہ کے علاوہ جن پر سارے ممالک محروسہ میں سائرات اور محصول تھے ۔ وہ جس قدر بھی تھوڑا بہت تھے رسمیں آیندہ سے معاف رہیں ۔ اور اس وقت تک جو سلطنت کے کاروبار کے منتظم اس امر سے کہ وہ واقفیت اور خیرخواہی کے خیال سے ہوتا رہا ہے تاکہ زیر دستوں کا دستگیر اور زیر دستوں پر مہربان ہونے پاسدار اور زیر دستوں سے کہ خاکم پانو کی غرض انگشتوں کا سر پکلنے والا ضربہ ۔

بقیہ صفحہ ۱۲۳

کاروبار اور دنیا کے مالکوں کے باہمی تنازعات کا انتظام تمیز جو سے بہتر ہو گا پسندیدہ

ہے۔ کہ اس اعلیٰ عنایت کی قدر اور اس بڑی بخشش کی شکرگزاری بجا لاکر اسی طرح پر ہمیشہ فرماں برداراںہ شاہی حکموں کو اور شاہی جاری شدہ فرمانوں کی تعمیل میں پوری پوری کوشش اور تیاری ادا کرے۔ تاکہ تمہارا معاملہ ہر روز ترقی کرتا جائے۔ اور واقعی تم جیسے خیرخواہی ظاہر کرنے والوں سے ایسی اعلیٰ خدمات جو تجربے کار خیرخواہوں کے لائق اور حقیقت مند واقف کاروں کے لئے موزوں ہوا ظاہر ہوئی ہیں +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۲۵

کے کینے سے امرائے روم کا آزاد ہونا اور اس ملک کے رؤسا کا قید سے چھڑانا۔ پھر انہی آزاد شدہ قیدی امرا کی طاقت سے خروج کرکے شاہ اسمٰعیل کا حاکم بننا تاریخی کتابوں سے ظاہر ہے۔ اور ہمارے والد بزرگوار ہمایوں بادشاہ کا طہماسپ صفوی کی مدد سے ہندوستان فتح کرنا سب کو معلوم ہے۔ اس وقت جبکہ ان کو مشکل کا سامنا آپڑا ہو تو شاہانہ سلوک اس امر کا مقتضی ہوا کہ تحمند فوجوں کے علاقہ جات میں آنے جانے سے روک دیا +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۲۷

اور جو لوگ ہمارے آنے کے منتظر ہیں ان پر بخشش و انعام کے دروازے کھولیں گے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۲۹

محبت کرنے والے خیرخواہوں میں ہو اور رہا یہ امر کہ جس وقت ممالک عظمیٰ کا قوت بازو خلافت کبریٰ کا قابل اعتماد شخص بڑے خانخاناؤں کا پیشوا امرائے بزرگ میں سے عمدہ رکن سلطنت عالی مبارز الدین خانخاناں اس علاقہ میں گیا تھا۔ تم خیرخواہ نے خدمت کے اسباب کو پورا نہ کیا تو بعض صورتوں کی وجہ سے ایسا ہوا جن کی تشریح کی ضرورت نہیں +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۳۱

علم فلسفہ اور علم شریعت کے فروع اور اصول پر حاوی ہونے والے دربار شاہی کا سب سے عمدہ شخص محفل سلطانی کا خلاصہ۔ دربار شاہی کا پاس رہنے والا سلطنت شاہی کا بھروسے والا

ملک الشعرا شیخ ابوالفیض فیضی کو (جس نے ہمارے عنایت کے سایہ میں پرورش پائی ہے) ہم نے اور کسی موقع پر بھی اپنے دربار سے اس کی دوری کو تجویز نہیں فرمایا۔ فیضی کا بھیدوں سے واقف ہونا اور بات کو جانچنا اور تجربے کار ہونا اور انسان کا پہچاننا اور دوستانہ مرتبوں کا پرکھنا اور اعتقاد کے درجوں کا سمجھنا ہمارے سامنے بخوبی روشن ہے۔ مخصوص دوست کے پاس روانہ کیا ہے تاکہ ہماری مختلف مہربانیوں کو بخوبی ذہن نشین کرے +

بقیہ صفحہ ۱۳۴

اور چونکہ تم اخلاص شعار کے ساتھ زیادہ عنایت و مہربانی رکھتے ہیں اس خیال سے شاہانہ خلعت اور جڑاؤ تلوار اور دو عراقی گھوڑے اور دو سواری کے گھوڑے اور ایک ہاتھی اور اونٹ تمہارے لئے بھیجا ہے۔ چاہئے کہ سب طرف سے اپنے دل کو مطمئن کرے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۳۵

بلند اقبالی کی وجہ سے اس کی قدر جانو اور ہمیشہ ہم کو یا ہماری حاضری کا خیال دل میں رکھکر محبت و خلوص کی علامتوں کو ظاہر کرنے میں بڑی کوشش کریں۔ کیونکہ ایسا کرنے میں دنیا و دین کی عزت اور دائمی آبرو ہے۔ اس وقت جبکہ دنیا کا انتظام کرنے والا خیال صوبہ مالوہ کی زیادہ آبادی اور بہتری کی طرف مصروف ہو چکا ہے اور ہم بلند اقبال برخوردار شہزادہ مراد کو (جو اقبال و دولت والی پیشانی کی روشنی اور بزرگی و عظمت والی آنکھ کی ٹھنڈک اور بہار کی تحمندی کے تاج کا یکتا موتی اور حق پسندی اور سعادتمندی کے ہار کا گوہر بزرگ ہے۔ صوبہ دکن کی طرف روانہ کرتے ہیں +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۳۷

برخلاف) عمل کریں۔ تو اس سے اچھی کونسی بات ہو سکتی ہے کہ انہی دونوں میں ہماری مدام برقرار رہنے والی حکومت کی مدد سے آپس میں میل ملاپ کرکے یورپ اور کل بندرگاہوں کے فتح کرنیکا باعث نہیں۔ اگر چپکے اور ناسمجھوں کے اکٹھے ہو جانیکی وجہ سے لاپروائی +

۴۸۶

فرہنگ الفاظ

واضع لغت نے لفظ کی تحقیق دو صورتوں میں مقرر کی ہے۔ ایک حقیقی، دوسری مجازی۔ کسی لفظ کے حقیقی معنی تلاش کرنے میں حقیقت لغوی، حقیقت شرعی اور حقیقت عرفی سے بحث کی جاتی ہے۔ اور مجازی معنی دریافت کرنے میں مجاز لغوی، مجاز شرعی اور مجاز عرفی عام پر نظر کی جاتی ہے۔ اور یہ کام صاحب لغت کا ہے۔ لہذا اس فرہنگ میں بطور لغت کسی لفظ کی تشریح مقصود نہیں بلکہ صرف وہ معنی لکھے گئے ہیں۔ جو محاورے کے طور سے مناسب محل و موقع ہیں۔ کسی لفظ کے مختلف معنی اور اصطلاحات عامہ و خاصہ کے لیے عربی و فارسی لغات کی کتابوں سے انتساب مقصد حاصل کیا جائے۔

مقبل

فرہنگ الفاظ

گوناگوں۔ ف۔ نوع بنوع مختلف رنگ برنگ

نیائش۔ ف۔ دعا و ثنا

کسوت۔ ع۔ لباس، پوشاک

ستائش۔ ف۔ از مصدر ستائیدن سراہنا، تعریف کرنا

سفارت۔ ع۔ ایلچی گری، رسالت

دست بسر۔ ف۔ متفکر، حیران۔

خاشاک۔ ف۔ کوڑا کرکٹ

بشر۔ ع۔ عام انسان حضرت آدمؑ

افسر۔ ع۔ تاج۔ [illegible]

دشخوار۔ ف۔ دشوار و مشکل

ژرف نگاہ۔ ف۔ بغور دیدہ

راہ نورد۔ ف۔ مسافر، سیاح

شاہراہ۔ ف۔ اسم کبیر بڑی سڑک

علامہ۔ ع۔ عالم بزرگ

آصف۔ ع۔ آصف برخیا جو حضرت سلیمان کے وزیر تھے

انفس۔ ع۔ عالم ارواح

آفاق۔ ع۔ عالم اجسام

بر۔ ف۔ جسم۔ بدن

از عالم شدن۔ عف۔ مرجانا، [illegible]

مفاوضات۔ ع۔ ج۔ مفاوضہ خط۔ رقعہ۔

چار بالش۔ ف۔ مسجد۔ مقام تکیہ زدن

کارنامہ۔ عف۔ مقلوب نامۂ کار بمعنی تاریخ و جنگ نامہ و دستور نامہ، کتاب قصۂ [illegible] ضابطہ

دالادیدہ۔ عف۔ نظر [illegible]۔

نفس۔ ف۔ طبیعت و فطرت

ورائیت۔ ع۔ علاوہ و بجز

دست آویز۔ ف۔ تحریر، تحفہ و نذرانہ

شگرف۔ ف۔ زیبا و مناسب

جرم۔ ع۔ جسم، اجرام سماوی و چاند ستارے وغیرہ کہ بوقت وجود کمال نمود [illegible] خلاف عالم اجسام

کتان۔ [illegible] پارہ پارہ گردد

خرمہرہ۔ اسم نکرہ۔ [illegible]

یارا۔ ف۔ مصدر یارستن۔ طاقت رکھنا۔

متجلی۔ [illegible] رونما

انہماک۔ ع۔ [illegible] سرگرمی

صباحت۔ ع۔ [illegible] و آراستگی

خریدہ۔ ع۔ [illegible] لڑکی

رعنا۔ ع۔ جوان [illegible]

مشاطگی۔ عف۔ آرائش [illegible]

نائن کا کام کرنا۔ دلہن
بنانا۔ ادھر ادھر کی
باتیں سنانا۔
وانمودن۔ ف۔ نمایاں کرنا
اظہار۔
تگاپو۔ ف۔ تگ دپو۔ دوڑ دھوپ
کوشش و محنت۔
نگار بستن۔ ف۔ مہندی لگانا
سنوارنا۔
عرائس۔ ع۔ ج۔ عروس
حلائے وافر۔ عف۔ روشنی زیاد
عنوان۔ ع۔ سرنامہ۔ سرخی۔
نخستین۔ ف۔ پن بستی ہے
پہلا۔
معانی سنج۔ عف۔ مضامین نویس
کلک۔ ع۔ تختا قلم چینی۔
خوانین۔ معرب ج۔ خان پٹھان
سردار۔ حاکم
خطب۔ ع۔ ج خطبہ۔ مراد
مضمون و خط۔
بیاض۔ کاپی۔ نوٹ بک

حیز۔ مکان۔ در۔ حاطہ
فرا نپیدائی منمقام اظہار
فہامی۔ ع۔ بسیار فہمندہ۔
منصہ۔ ع۔ چوکی۔ تخت بمقام
نشست۔ عروص
شہود۔ ع۔ عالم اظہار و
شہادت
پیرایہ۔ ف۔ لباس۔ پوشاک
وزیور
تابدان۔ عف۔ روشندان موکھا
کاخ۔ ع۔ محل و خانہ۔
نوبادہ۔ عف۔ پود اور بوٹا۔
فائز گشتن۔ عف۔ کامیاب شدن
حق پژوہ۔ عف۔ اسم فاعل پژو
دہیدن۔ جستجو کردن
حق پسند و حق جو۔
عدالت گرائے۔ عف۔ اسم فاعل
گرائیدن۔ رغبت کردن
خواہش نمودن۔ عدل
پسند
ظل الٰہی۔ ع۔ حکومت و سلطنت

غازی۔ ع۔ بہادر جنگجو۔ مذہبی
مجاہد
ازبک۔ ت۔ قوم ترکمان است۔
سپہدار۔ ف۔ سپہ سالار۔ حاکم
بادشاہ چھوٹے دار
قدسی اساس۔ ع۔ بنیاد پاکیزگی
مبدع۔ ع۔ چیزے تو پیدا کنندہ
سزد۔ ف۔ از مصدر سزیدن
زیب دینا۔
شیون۔ ع۔ ج شان۔ حالت
و شان۔ تغیرات۔
بطون۔ ع۔ ج باطن۔ حالت دلی
انام۔ ع۔ مخلوق۔ پبلک۔
قہرمان۔ ع۔ مراد غلبہ۔
صور علمیہ۔ ع۔ عالم موجودات
نیرو۔ ف۔ طاقت و زور۔
فرمانروایان معنی۔ مراد اما مولیا
اور پیغمبروں سے ہے
انبیاء۔ ع۔ ج نبی۔ خبر دہندہ۔
پیغمبر
رسل۔ ع۔ ج۔ رسول۔ ایلچی و پیغمبر

علی انبیا۔ ع۔ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلعم

صلواۃ۔ ع۔ سلام و دعا۔

وحدت ارادی۔ عف۔ وادِ اجتماع و اتحاد

منخرط۔ ع۔ پروئی ہوئی چیز۔ شمولیت شترکہ۔ منسلکہ

التیام۔ ع۔ بنا و بیت

سطوت۔ ع۔ حملہ و دبدبہ

اساطین۔ ع۔ ج اسطوانہ ستون

صورت۔ ع۔ ظاہر۔ دنیا جہان

جبروت۔ ع۔ بزرگ۔ بزرگی و شان جلال

انسلاک دادن۔ عف۔ شامل کردن

وحدت قہری۔ عف۔ اتحاد و اجتماع کہ بہ سبب دو زبردستی بود۔

رواں۔ ف جسم۔ روح و بدن۔

مراحل۔ ع۔ ج مرحلہ۔ راستہ۔

ناسکان۔ ج ناسک۔ اہل دنیا

مشاعر۔ ع۔ جائے ظہور و مقام عبادت ج مشعر

ہامون۔ ع۔ جنگل و صحرا۔

اہتدا۔ ع۔ راہ ہدایت پر لانا۔

ائتلاف۔ ع۔ الفت کردن۔

محمود العاقبہ۔ ع۔ انجام و آرام نیک

مسعود العاقبہ۔ ع۔ مبارک انجام

خلوت خانہ لقا۔ مراد بہشت سے ہے۔

توفیقات سماوی۔ ع۔ آسمانی امدادیں۔

نژاد۔ ف نسل و خاندان

فتن۔ ع۔ ج فتنہ۔ ف د پراگندگی۔

علیا۔ ع۔ بلند و برتر۔

جمہور۔ ع۔ پبلک۔ عوام و خواص

بسیط۔ ع۔ بچھائی ہوئی۔ زمین غیر مرکب شے۔ علم عروض کی تیسری بحر

بہجت۔ ع۔ خوشی و تازگی سرسبزی

صفوت۔ ع۔ برتری۔ قابلیت لیاقت

لوح۔ ع۔ تختی مراد خط سے ہے

دیباچہ۔ ف۔ اڈیٹوریل۔ رخسارہ آغاز

اصطفا۔ ع۔ پاکیزگی و عمدگی و نفاست۔

نگارستان۔ ف۔ ڈرائنگ روم نقاش خانہ۔ مراد باغ و لالہ زار

شمائم۔ ع۔ ج شمیم۔ خوشبوئے لطیف۔ ہوائے تازہ

خلت۔ ع۔ دوستی و یگانگت

ولا۔ ع۔ دوستی و یگانگت

روائح۔ ع۔ ج رائحہ۔ خوشبوئے روحانی۔

روحانی عف۔ انی حرف نسبت روح بمعنی خوشبوئے لطیف۔

[illegible]۔ ع۔ کشادگی۔

شقائق۔ ع۔ ج لالہ کا پھول جمع اور واحد دونوں ہے۔

حدائق۔ ع۔ ج حدیقہ۔ کیاری، باغیچہ۔

مبانی۔ ع۔ بنا۔ بنیاد۔ جڑ۔ [illegible]

ریاحین۔ ع۔ ج ریحان۔ سبزہ ہار۔ باغ [illegible]

مشام۔ ع۔ دماغ۔ مغز

استشمام۔ ع۔ مصدر خوشبو گرفتن۔

ابتسام۔ ع۔ مصدر۔ مسکرانا شگفتہ ہونا۔

نضارت۔ ع۔ تر و تازگی سرسبزی۔

مصطفیٰ۔ ع۔ خالص و برگزیدہ ہونا۔

وفاق۔ ع۔ میل۔ جول اتفاق۔

سجیہ۔ ع۔ عادت و خصلت

رضیہ۔ ع۔ پسندیدہ و خوب۔

مکالمہ۔ ع۔ گفتگو کردن مباحثہ

مواخات۔ ع۔ بھائی چارہ کرنا

شمامہ۔ ع۔ خوشبو۔ خوشبودار پھول

توکید۔ ع۔ مضبوط اور مستقل کرنا

مناہل۔ ع۔ ج منہل چشمہ

تصفیہ۔ ع۔ صاف و پاکیزہ کردن۔

استحسان۔ ع۔ پسندیدگی و مرغوبیت

کون و فساد۔ ع۔ ف۔ بودن و تباہ شدن۔

تودد۔ ع۔ از وداد۔ دوستی کردن

توافق۔ ع۔ موافقت کردن

منوط۔ ع۔ آویختہ و منحصر

مربوط۔ ع۔ بستہ متعلق

منتج۔ ع۔ نتیجہ دہندہ

حسنات۔ ع۔ ج حسنہ نیکی

مآل۔ ع۔ انجام۔

الوف۔ ع۔ ج الف۔ ہزار

صنوف۔ ع۔ ج صنف۔ قسم و نوع۔

مہاد۔ ع۔ ج مہد۔ گہوارہ۔

ابراز۔ ع۔ ظاہر نمودن۔

مصادقت۔ ع۔ دوستی صادق کردن۔

بادی۔ ع۔ ابتدا کنندہ۔

طویت۔ ع۔ مصدر بمعنی [illegible] پیچیدہ۔

انکشاف۔ ف۔ مصدر ظاہر شدن

منہج۔ ع۔ راہ کشادہ

وادی۔ ع۔ راہ کشادہ صحرا۔

مراقبت۔ ع۔ امید رکھنا۔ رقیب بننا۔

مراعات۔ ع۔ ج رعایت خیال

سوالف۔ ع۔ ج سالف زمانہ گزشتہ۔

یادگار۔ ف۔ مراد فرزند

استغاثت۔ ع۔ مدد کردن گرفتن

[illegible] گرمی [illegible]

جوار - ع - ہمسایہ - پڑوس
اجابت - ع - قبولیت - ماننا
مقرون - ع - نزدیک شدہ
تفویض - ع - سپرد کرنا - دینا
جنود - ع - ج جند - فوج و لشکر
اوباش - ع - ج وبش - حقیر و ذلیل
ناحیہ - ع - علاقہ - صوبہ
ادبار - ع - بدبختی و نامبارکی
میانجی - ف - درمیانی - ثالث
تفتیش - ع - کھولنا - تحقیق کرنا
[illegible] - ع - تنگی و کوتاہی
ژاژ خا - ف - خائیدن - چبانا -
ژاژ - گھاس - حرف بکواس
کرنا - بیفائدہ کام کرنا - یہ
اسم فاعل ترکیبی ہے بکواسی
پست طینت - عف - رذیل و حقیر - چھچھورا -
دست آویز سخن - ف - ... اتہام - الزام
مقاطع - ع - ج مقطع - خاتمے

طلوع - ع - ظہور و اظہار
اکفا - ع - ج کفو - ہمسر - برابر
انطباع - ع - چھپنا - ثبت
استقرار - ع - مستقل ہونا
سائر - ع - کل - ہر ایک - متفرقات
زلال - ع - آب خالص و شیریں - ستھرا پانی -
صفح - ع - معاف کردن - گزشتن
دودمان - ف - خاندان -
مکافات - ع - بدلہ - معاوضہ
بادیہ - ع - جنگل و صحرا -
غربت - ع - مسافرت - پردیس
درگذرانیدہ شد - ف - معاف کردیا گیا -
ایما - ع - اشارہ کنایہ
نقاوہ - ع - خلاصہ
عبدیت - ع - بندگی و فرمانبرداری
استقلال - ع - ثابت شدن
[illegible] - ع - ...
درخورد - ف - لائق و قابل -

استعذار - ع - عذر کردن
پدران مجازی - عف - چچا خالو وغیرہ -
جلائل - ع - ج جلیل - بزرگ بڑا -
عہود - ع - ج عہد - وعدہ
سنوح - ع - سانحہ و واقعہ
شرائف - ع - بھلائیاں - بزرگیاں -
مواثیق - ع - ج موثق - استوار مضبوط -
مرۃ بعد اخریٰ - ع - یکے بعد دیگرے -
مرتسم - ع - نقش گرفتہ - جما ہوا
مودت - ع - محبت و دوستی
عشر عشیر - ع - دس کا دسواں حصہ -
وضوح شدن - عف - کھلنا - ظاہر ہونا -
پدرود کردن - ف - رخصت کرنا - دنیا سے اٹھنا -

غوامض۔ ع۔ ج غمضہ۔ آنکھ کا اشارہ۔ نکتے۔ باریکیاں

مکنون۔ ع۔ پوشیدہ۔

مکامن۔ ع۔ ج مکمنہ۔ گھات کی جگہ پوشیدگی۔

از قوۃ بفعل آمدن۔ بمعنی ظاہر شدن وعمل کردن

نشاء۔ ع۔ عالم۔ حالت۔

ابلاغ۔ ع۔ پہنچانا۔ پیغام دیدینا۔

لوامع۔ ع۔ ج لامعہ۔ چمکارا۔ روشنی۔

للہ الحمد۔ ع۔ شکر خدا۔

عنفوان۔ ع۔ مسیں بھیگنا یعنی شروع شباب۔

اورنگ۔ ف۔ تخت حکومت

عاشر۔ ع۔ دسواں حصہ۔

قرن۔ ع۔ سال مدت سی سال

میامن۔ ع۔ ج میمنہ۔ برکتیں عمدگیاں۔

مزلقہ۔ ع۔ پھسلانے والا۔

قلاع۔ ع۔ ج قلعہ۔ گڑھ

حصینہ۔ ع۔ مشکل ودشوار مقام

محال۔ ع۔ ج محل۔ پرگنہ۔ صوبہ

تارک۔ ف۔ سر۔ خود

اناس۔ ع۔ ج انس۔ آدمی

تباین۔ ع۔ دو چیزوں کا مخالف ہونا۔ جدائی۔

حیطہ۔ ع۔ احاطہ

برخے۔ ف۔ کسیقدر۔ تھوڑا سا یائے وحدت ہے۔ برخ

نعم۔ ع۔ ج نعمت۔

دادار۔ ف۔ از کلمہ نسبت بمعنی صفت عادل

مرآت۔ ع۔ آئینہ۔ شیشہ۔

اشراقات۔ ع۔ ج اشراق

محتجب۔ ع۔ پوشیدہ۔

مرکب۔ ع۔ سواری

استحسان۔ ع۔ پسندیدگی

سہیم۔ ع۔ شریک۔ ساتھی۔

عدیل۔ ع۔ برابر والا

مرکوز۔ ع۔ پوشیدہ

شہامت۔ ع۔ دلیری چیت

وتواناں شدن

احسن وجوہ۔ ع۔ اچھی صورتیں عمدہ شکل۔ اسباب نیک

مجددہ۔ ع۔ جدید۔ تازہ۔

گلگشت۔ ف۔ سیر۔ سپاٹا۔

اقصے۔ ع۔ بہت دور۔ اطراف

تصادم۔ ع۔ ٹکرانا۔ اژدہام

تراکم۔ ع۔ مزاحمت کردن سدّ راہ کردن

گریوہ۔ ف۔ ٹیلہ۔

مغاک۔ ف۔ گڑھا۔ غار

ہائلہ۔ ع۔ خوفناک۔

جریدہ۔ ع۔ دفتر۔ کتاب۔ تنِ تنہا

مرز۔ ف۔ زمین۔ ملک۔

بوم۔ وطن۔ زمین جغد بھوی

ناحیت۔ ع۔ علاقہ۔ صوبہ

خطرہ وتردد۔ جستجو۔ کوشش

رفاہیت۔ ع۔ بھلائی۔ بہتری خیر خواہی۔

فراگرفتہ۔ ف۔ دریافتہ

مطویات۔ ع۔ ج مطوی پیچیدہ۔ دلی ارادہ

تادیب۔ ع۔ سزا دینا
بہائم۔ ع۔ ج بہیمہ۔ چوپایہ
سریرت۔ ع۔ باطن
سواد۔ ع۔ میدان لق و دق
قوافل۔ ع۔ ج قافلہ
قطاع الطریق۔ ع۔ راہزن ڈاکو
شقاوت۔ ع۔ بدبختی و بداقبالی
انحراف۔ ع۔ سرکشی۔ منحرف ہونا
حبال۔ ع۔ جبل۔ رسی۔ حلقہ
افلاح۔ ع۔ فلاحیت۔ بہتری و ترقی برائی سے آزاد کرنا
رجا۔ ع۔ امید رکھنا۔ آس کرنا
راہ گرفتن۔ ف۔ راستہ روکنا
بادیہ۔ صحرا و جنگل
یغما۔ ت۔ لوٹ تاراجی
تمغا۔ ت۔ جنگی بجری محصول
برگ۔ ف۔ اسباب خانگی
مجاہد۔ ع۔ راہ خدا میں جہاد کرنیوالا
دیار۔ ع۔ باشندہ۔ ج دیر
زنہار خواستن۔ ف۔ پناہ مانگنا۔

حاشیہ بر دوش کشیدن
ف۔ اطاعت منظور کرنا۔
بدائع۔ ع۔ ج بدیعہ۔ عجیب و غریب۔
سوانح۔ ع۔ ج سانحہ۔ واقعہ
عتبہ۔ ع۔ چوکھٹ۔ دہلیز
ہدم۔ ع۔ گرانا۔ ویران کرنا۔
مبارز۔ ع۔ جنگ کنندہ۔ لڑاکا
بلاد۔ ع۔ ج بلد۔ شہر۔ ملک
مسامع۔ ج سمع۔ گوش۔ کان
عواطف۔ ع۔ ج عاطفہ۔ مہربانی و عنایت
استمال۔ ع۔ متوجہ۔ مائل کرنا
طغیان۔ ع۔ سرکشی۔ حد سے بڑھنا
معاودت۔ ع۔ برگشتن۔ واپس ہونا۔ لوٹنا۔
مسلک۔ ع۔ راستہ۔ طریقہ
استیصال۔ ع۔ بربادی۔ بیخ کنی
سرکردگی۔ ف۔ فوجی سرداری
غرہ۔ ع۔ روشنی۔ سفیدی پیشانی
قرہ۔ ع۔ خنکی چشم

حوزہ۔ ع۔ احاطہ و قبضہ
نغما۔ ع۔ نغم ج نغمت
بسند۔ ف۔ کافی۔ پورا
استسعاد۔ ع۔ طلب سعادت کردن
واژگونی۔ ف۔ بدبختی و برگشتگی
منازعت۔ ع۔ منازع کردن جھگڑنا۔
مظاہر۔ ع۔ ج مظہر۔ جائے ظہور۔
ایلغار۔ ت۔ یلغر۔ ذیل طرح
مجددا۔ ع۔ نئے سرے
گل زمین۔ عف۔ قطعہ زمین سرسبز مقام
استلذاذ۔ ع۔ لذت گرفتن
صوری و معنوی۔ ع۔ ظاہری و باطنی
تعویق۔ ع۔ تاخیر۔ ڈھیل دیر کرنا۔
ابتلا۔ ع۔ مصیبت میں مبتلا ہونا
امتلا۔ ع۔ ہیضے کی بیماری۔

سلالہ۔ ع۔ نطفہ اور خلاصہ
رسل۔ ع۔ ج رسول۔ پیغمبر
رسائل۔ ع۔ ج رسالہ۔ پمفلٹ
چھوٹی کتاب۔ خط۔
تبصص۔ ع۔ ظاہر کردن۔ کھولنا
ترخیص۔ ع۔ استوار کرنا۔
بجھانا۔ جھڑنا۔ چھانا۔
ترصد۔ ع۔ امید کرنا۔ گھات
لگانا
خلت۔ ع۔ دوستی و یگانگت
مصافات۔ ع۔ باہم دوستی کردن
معالات۔ ع۔ باہم دوستی کردن
مطاوی۔ ع۔ لپیٹ۔ مراد تحریر
فحاوی۔ ع۔ ج فحوی۔ مضمون
انیقہ۔ ع۔ خوب و پاکیزہ۔
نمیقہ۔ ع۔ نوشتہ۔
منقبت۔ ع۔ تعریف و توصیف
ابہت۔ ع۔ بزرگی و سرداری
فارس۔ ع۔ سوار
مضمار۔ ع۔ میدان۔ مقام
ریاضت اسپاں۔

ایالت۔ ع۔ سرداری و حکومت
مرتقی۔ ع۔ ترقی کرنے والا۔
چڑھنے والا۔
علا۔ ع۔ بلندی و بزرگی
عصادن۔ ع۔ قوت بازو
اعتلا۔ ع۔ بلند شدن۔
مطرح۔ ع۔ جائے انداخت
تیر و نظر۔
اشعہ۔ ع۔ ج شعاع۔ روشنی۔
بوارق۔ ع۔ بارقہ۔ روشنی۔
مجلی۔ ع۔ جلا دینے والا۔
شوارق۔ ع۔ روشنی و نور
مشید۔ ع۔ بلند کرنے والا۔ مضبوط
کرنے والا۔
موسس۔ ع۔ اساس اور بنیاد
قائم کرنے والا۔
بنیان۔ ع۔ بنیاد۔ اساس
بسالت۔ ع۔ دلیری و بہادری
فائز۔ ع۔ کامیاب شدہ
ہمم۔ ع۔ ج ہمت
میامن۔ ع۔ ج میمنہ۔ برکت و مبارکی

اشہب۔ ع۔ اسپ سفید رنگ
تہور۔ ع۔ بے جا دلیری کرنا۔
ادہم۔ ع۔ اسپ سیاہ
نہنگ۔ ف۔ مگرمچھ
لازالت۔ ع۔ مدام۔ ہمیشہ
دعائم۔ ع۔ ستون۔ ج دعامہ
مندمج۔ ع۔ کسی شے میں سمانا۔
تشمید۔ ع۔ کسی بنا کا اٹھانا۔
بلند کرنا۔ استقلال و
مضبوطی۔
مورث۔ ع۔ پیدا کرنے والا
بخشندہ
معالم۔ ع۔ ج معلم۔ نشان و
علامت۔
انس۔ ع۔ خوگرفتن بچیزے
الہامات۔ ع۔ ج الہام۔ خدا
کی طرف سے جی میں کسی
خیال کا پیدا ہونا۔
حظوظ۔ ع۔ ج حظ۔ سرور لذت
مواسات۔ ع۔ یاری کردن
بحال و تن مدد کرنا

تماسات۔ ع۔ ج تماس۔ دو چیزوں کا آپس میں ملنا

ترفیہ۔ ع۔ آسائش دنیا۔

ارجمند۔ ف۔ ارزاز مصدر ارزیدن۔ قابل۔ لائق بزرگ

معطوف۔ ع۔ پھیرا ہوا۔ برگشتہ

مساحان۔ عف۔ ج مساح ناپنے والا۔ سیاح و سفر کرنیوالا

ربع مسکون۔ عف۔ چہارم حصہ آبادی۔

ہامون۔ ع۔ میدان و صحرا۔

سواد اعظم۔ عف۔ اقلیم بزرگ

چہار دانگ۔ ف۔ چھ حصوں میں سے چار حصے

دانگ۔ ف۔ حصہ ششم دام کو کہتے ہیں ۱/۶

دریائے محیط۔ عف۔ سمندر

ملہوف۔ ع۔ مظلوم

مخطور۔ ع۔ جو کچھ خیال جی میں آئے۔

استعجال۔ ع۔ جلدی کرنا۔

شیمہ۔ ع۔ عادت خصلت

قویمہ۔ ع۔ مضبوط مستحکم

سجیہ۔ ع۔ خو۔ عادت

مع ہذا۔ ع۔ اسکے ساتھ ہی

متمکن۔ ع۔ مستحکم

ضمیمہ۔ ع۔ شاملہ۔

لاحقہ۔ ع۔ موجودہ۔

تکلیف۔ ع۔ خاصکرے۔

دواعی۔ ع۔ ج داعیہ۔ اسباب وخواہش۔

اغماض۔ ع۔ چشم پوشی کردن ٹالنا

ذوولد۔ ع۔ صاحب اولاد

کہن۔ ع۔ جادو۔ کاہن۔ جادوگر۔

ورے۔ ع۔ مخلوق۔

بدو۔ ع۔ شروع و آغاز۔

تکوین۔ ع۔ ایجاد۔ مخلوق۔

شعشعہ۔ ع۔ روشنی وچمک

مطمع نظر۔ عف۔ پیش نظر

ساطع۔ ع۔ روشن۔ منور۔

مرضیات۔ ع۔ پسندیدگی

راسخ۔ ع۔ مضبوط

انتما۔ ع۔ نسبت دادن۔

ارائک۔ ع۔ ج اریکہ۔ تخت چوکی۔

برایا۔ ع۔ ج بریہ۔ مخلوق

ودائع۔ ع۔ ج ودیعت۔ امانت

صمدیت۔ ع۔ بے نیاز خدا۔

بلیغ۔ ع۔ زیادہ۔

تنسیق۔ ع۔ انتظام کردن

فسیح۔ ع۔ وسعت۔ کشادگی

مقر۔ ع۔ جائے قرار۔ قیام گاہ

امکنہ۔ ع۔ مکانات

الی ہذا الایام۔ ع۔ اس زمانہ تک ابتک۔

حوافر۔ ع۔ ج حافر۔ سم

خیول۔ ع۔ ج خیل۔ اسپ

سیوف۔ ع۔ ج سیف۔ دو دھاری تلوار۔

خواقین۔ ع۔ ج خاقان۔ بادشاہ

پیرامون۔ ف۔ گرداگرد۔

کنایس ۔ ع ۔ ج کنیسہ ۔ گرجا ۔
معابد ۔ ع ۔ ج معبد ۔ عبادتخانہ
خذلان ۔ ع ۔ گمراہی و ضلالت
مشاعر ۔ ع ۔ عبادتخانہ
ارباب ایقان ۔ عف ۔ صاحبان یقین ۔
المنتہ للہ ۔ خدا کا شکر و احسان
تقدس و تعالیٰ ۔ عف ۔ پاک و بلند ۔
ماثر ۔ ع ۔ صاحب نشان و علامت
انضباط ۔ ع ۔ قاعدہ مقرر کرنا ۔
مصداق ۔ ع ۔ مطابق ۔
تاسیس ۔ ع ۔ مضبوط کرنا ۔
رافت ۔ ع ۔ عنایت و مہربانی
اشاعت ۔ ع ۔ پھیلانا ۔ شائع کرنا
مبذول ۔ ع ۔ مصروف ۔
حدائق ۔ ع ۔ ج حدیقہ ۔ کیاری ۔ باغیچہ ۔
امانی ۔ ع ۔ ج امنیہ ۔ آرزو ۔ خواہش ۔

رشحات ۔ ع ۔ ج رشح ۔ بوند قطرہ
سحاب ۔ ع ۔ بادل ۔ ابر ۔
مطرات ۔ ع ۔ ج مطر ۔ باراں مینہ
امتنان ۔ ع ۔ احسان ماننا ۔
بدرقہ ۔ ع ۔ راہبر ۔ راہنما ۔
زائر ۔ ع ۔ زیارت کرنیوالا ۔ حاجی
حرمین ۔ ع ۔ صیغہ تثنیہ ۔ مکہ مدینہ ۔
عروہ ۔ ع ۔ دستہ ۔ ہینڈل
وثقا ۔ ع ۔ مضبوط ۔ مستحکم ۔
بے اندامی ۔ ف ۔ بیقاعدگی
رشد ۔ ع ۔ رشادت ۔ لیاقت و قابلیت
مبرہن ۔ ع ۔ روشن و ظاہر ۔
کان لم یکن ۔ ع ۔ نیست و نابود ۔
دفعات ۔ ع ۔ ج دفع ۔ مقابلہ
انتساب ۔ ع ۔ منسوب شدن
سیمائے خوشنما ۔ صغر ۔
تعارف ۔ ع ۔ واقفیت ۔ شناسائی

مسموع ۔ ع ۔ سنا گیا ۔
تحف ۔ ع ۔ ج تحفہ ۔ نذرانہ
کمک ۔ ت ۔ امداد
نہمت ۔ ع ۔ قصد و ارادہ
صوب ۔ ع ۔ طرف ۔ صوبہ
مخیم ۔ ع ۔ جائے خیمہ زدن
سرادقات ۔ ع ۔ ج سرادق ۔ خیمہ
مضرب ۔ ع ۔ جائے ضرب و زدگی
سعدین ۔ ع ۔ صیغہ تثنیہ ۔ دو مبارک چیزیں ۔
مجد ۔ ع ۔ بزرگی ۔ سرداری
بہا ۔ ف ۔ قیمت
بالمشافہ ۔ ع ۔ زبانی بات چیت کے طریقہ سے ۔
لقابت ۔ ع ۔ ستودگی ۔ تعریف شرافت
افاضت ۔ ع ۔ فیض پہنچانا ۔
شرائف ۔ ع ۔ ج شریف ۔ خلعت و پوشاک اعلیٰ ۔ مرد بزرگ خاندانی ۔
عاطر ۔ ع ۔ خوشبودار پاکیزہ شے

اشباح - ع - ڈھانچہ۔ قالب۔ کالبد۔ جمع شبح۔ جسم و تن۔

مرکوزہ - ع - گڑا ہوا۔ پوشیدہ شدہ۔ محکم۔ از مصدر رکز نوکدار شے۔

استرضا - ع - رضائے خدا۔

مستحسن - ع - پسندیدہ و مرغوب

مستدعی - ع - مستوجب و باعث

اغوا - ع - ورغلانا۔ بھڑکانا۔

تساہل - ع - سستی کرنا۔

القا - ع - خدا کی طرف سے دل میں کسی خیال کا پیدا ہونا۔

اعتصام - ع - پناہ بردن و دست زدن

عاطفت - ع - عنایت و مہربانی رحمدل

تفقدات - ع - ج تفقد دیکھ بھال۔

تلطفات - ع - تلطف۔ لطف و عنایت۔

مامول - ع - امل کردہ شدہ آرزو شدہ۔

زلات - ع - ج زلت۔ لغزش و خطا۔

اقدام - ع - قدم برداشتن

اغماض - ع - چشم پوشی کردن

ہمام - ع - بزرگ و پیشوا۔

مرعیات - ع - رعایت کردہ شدہ

غفران پناہ - عف - مرحوم و مغفور۔

رضوان - ع - نام باغبان بہشت

مآب - ع - جائے بازگشت۔ جائے پناہ

نصاب - ع - خلاصہ و منتخب

اجلہ - ع - جلیل و بزرگ ترین

اتقیا - ع - پرہیزگار ترین مردم

حیز - ع - سلطہ و قبضہ۔

ترائی - ع - تاثیر شدن

الیوفج - معرب۔ خوشہ

تحویل - ع - سپردگی۔

غرا - ع - روشن و منور

تہادو - ع - ہدیہ اور تحفہ دو

تحابو - ع - تحیہ اور تحفہ لو

اتحاف - ع - تحفہ فرستادن

عشقباز - عف - مراد کبوتر باز

فرعاشہ - ف - نام ملک ایست در ما وراء النہر

ذی - ع - صاحب۔ وال

بال - ع - دل

انشقاق - ع - منشق شدن۔ خستہ کردن

اہتزاز - ع - حرکت۔ خوشی۔ جانور کا پنکھ پھیلانا۔

استشمام - ع - خوشبو لینا۔

وداد - ع - دوستی۔ اتفاق

لہو و لعب - عف - کھیل کود

چرخ - ف - چکر۔ حلقہ

ارباب وجد - عف - صاحبان حالت۔ فقرا۔

مبدا - ع - خدا۔ جائے ابتدا

احیانا - ع - اتفاقاً۔ ناگاہ۔

جلباب - ع - پردہ۔ نقاب

مجرد ۔ ع ۔ فوراً ۔ آزاد ۔ تنہا
صحائف ۔ ع ۔ ج صحیفہ کتاب آسمانی
سلاسل ۔ ع ۔ ج سلسلہ ۔ زنجیر
استطلاع ۔ ع ۔ آگاہی عقل ۔
ظہور دانش
خجستہ ۔ ف ۔ مبارک و سعید
جولانگاہ ۔ عف ۔ جہاں گھوڑے
کو پھرائیں ۔
چتر ۔ اردو ۔ چھتری
کیانی ۔ ف ۔ ایران کا کنایہ
خاندان جنمیں کے خسرو
کیقباد ۔ کیکاؤس ۔ اور
کے ہراسپ ہوئے ہیں
تارک ۔ ع ۔ سر ۔ پیشانی ۔ بانگ
نورس ف ۔ نوبادہ ۔ پودا ۔ بوٹا
آذر ۔ ف مہینہ ۔ ساون ۔
وضوح پیوست ۔ عف
ظاہر شد
دیہیم ۔ تاج باشاہی ۔ مکٹ
خرد بیں ۔ ف ۔ باریک بیں
ہویدا ۔ ع ۔ ظاہر و روشن

کتمان ۔ ع ۔ پوشیدگی
زعم ۔ ع ۔ گمان ۔ کہنا ۔ قول
فتراک ۔ ع ۔ شکاربند ۔
سالوس ۔ ع ۔ مکر و فریب
سزاوار ۔ ف ۔ مناسب و لایق
نیرین ۔ ع ۔ تثنیہ ۔ دو ستارے
مراد قرآن و حدیث
ساحت ۔ ع ۔ میدان
اعتضاد ۔ ع ۔ قوت بازو
ملل ۔ ع ۔ ج ملت ۔ مذہب
نحل ۔ ع ۔ نحلت ۔ مذہب مختلف
اسود حرم
توقیع ۔ ع ۔ نشان خط ۔ عنوان
فرمان
وقیع ۔ ع ۔ صاحب عزت و وقعت
علیہ ۔ ع ۔ عالیہ ۔ بزرگ و برتر
فراخور ۔ ف ۔ موافق ۔ مطابق
افادت ۔ ع ۔ فائدہ دینا ۔
خاتم ۔ ع ۔ انگوٹھی ۔ انگشتری
معطل ۔ ع ۔ بیکار ۔ بیفائدہ ۔
معاش ۔ ع ۔ دنیا کی زندگی

معاد ۔ ع ۔ آخرت
استعانت ۔ ع ۔ طلب مدد نمودن
استمداد ۔ ع ۔ طلب مدد کردن
خوانندہ ۔ ف ۔ مراد عالم
مجملات ۔ ع ۔ ج مجمل ۔ وہ آیات
قرانی جنکو تشریح کیضرورت ہو
نصوص ۔ ع ۔ ج نص ۔ آیت قرانی
تاویلات ۔ ع ۔ ج تاویل ظاہری
معنی سے ۔ خلاف باطنی ۔
رازو نکو بیان کرنا
تسویلات ۔ ع ۔ ج تسویل ۔
آراستن کار ۔ نمائش وغیرہ
مجتہدین ۔ ع ۔ مجتہد ۔ کوشش
در راہ مذہب ۔
مستنباط ۔ ع ۔ ج مستنبط ۔ بیرون
آوردہ شدہ چھانٹا ہوا منتخب
ماخذ ۔ ع ۔ جائے بر آوردن مقام
اخذ ۔
تفحص ۔ ع ۔ تلاش و جستجو
تصفح ۔ ۔ صفحہ صفحہ کرکے ڈھونڈنا
متنازع فیہ ۔ ع ۔ جس معاملے پر

جھگڑا ہو۔ سوالات مخالف
متداول۔ ع۔ رائج شدہ۔
مبسوطہ۔ ع۔ کشادہ شدہ۔
وسیع وضخیم۔
کساد بازاری۔ عف۔ بے رونقی
تلبیس۔ ع۔ فریب دہی۔
دہوکے بازی
تزویر۔ ع۔ زور دادن۔ و
فریب دادن
بدنفسی۔ عف۔ بدذاتی
زوایا۔ ع۔ ج زاویہ۔ گوشہ کونا
خمول۔ ع۔ گمنامی۔ گوشہ نشینی
سوء۔ ع۔ بدی وبدچلنی
بغی۔ ع۔ بغاوت وسرکشی۔
جوہر دماغ۔ ف۔ سر عقل
ادعائے الوہیت۔ دعوائے
خدائی
مدید۔ ع۔ دراز وطویل
عنا۔ ع۔ سختی مصیبت۔
دارالبوار۔ ع۔ مقام ہلاکت۔
عقال۔ ع۔ رسی پچھاڑی۔

گرفتاری۔
سفیہ۔ ع۔ ذلیل وحقیر
بے محرفہ گو۔ عف۔ بکواس
مشرب۔ ع۔ گھاٹ۔ چشمہ
عذب۔ ع۔ شیریں۔ لذیذ
خانقاہ۔ ف۔ دہرم سالہ۔
ناقوس۔ ع۔ سنکھ
فرنگ۔ ف۔ فرنگستان۔ یورپ
شوریدہ بخت۔ ف۔ بداقبال
اعلا۔ ع۔ بلند کردن
اعلام۔ ع۔ ج علم۔ جھنڈا
اتم۔ ع۔ پوری طرح۔ بخوبی
احسن۔ ع۔ اچھی طرح۔ بحسن و
خوبی۔
خویشی۔ ف۔ رشتے داری۔
مواجید۔ ع۔ ج موجد۔ شگفتہ شدن
ارباب۔ ع۔ ج رب۔ آدمی
جداول۔ ع۔ ج جدول۔ سطر خط
فہوم۔ ع۔ ج فہم۔ دانائی
مدرکات۔ ع۔ ج مدرک۔ قوت ادراک
مکونات۔ ع۔ ج کون۔ مخلوق

ترزباں شدن۔ ف۔ گفتن
وبیان کردن
نعوت۔ ع۔ ج نعت۔ وصف۔
صفت
نبائل۔ ع۔ ج نبیل۔ طبعی شریف
وبزرگ
منابر۔ ع۔ ج منبر۔ کٹھرہ۔ مسجد
کا بلند مقام۔ لکڑی کا اونچا
مقام جہاں واعظ کھڑا ہوکر
واعظ بیان کرتا ہے۔
تبیان۔ ع۔ ظاہر نمودن
سرائر۔ ع۔ ج سریرت۔ باطن
پوشیدہ راز
ذروہ۔ ع۔ کنگورہ کنارہ
معالی۔ ع۔ ج عالی۔ بزرگی
مستہلک۔ ع۔ مردنا شدہ۔
حقیقت ومعرفت الٰہیہ
القائے مطلق۔ عف۔ ذات
باری
محامد۔ ع۔ تعریف
متعارفہ۔ ع۔ مشہورہ عام

حکمت عملی ۔ عف ۔ انتظام ملکی
امکان ۔ ۔ دنیا ۔ جہان
منسوط ۔ ۔ وابستہ ۔ شامل
مناہل ۔ ۔ ج منہل ۔ چشمہ
گرم رَو ۔ ف ۔ تیز رفتار
ارواء ۔ ۔ سیراب و تر و تازہ کردن
مستفیض ۔ ۔ فیض گرفتہ
نکہت ۔ ۔ بوئے دہن ۔ خوشبو
توقف ۔ ۔ تاخیر
تسطیر ۔ ۔ لکھنا ۔
تماثیل ۔ ۔ ج تمثال ۔ مراد خط
تمرّد ۔ ۔ سرکشی ۔
تبحّر ۔ ۔ بڑائی ۔ بزرگی
خواطر ۔ ۔ ج خاطر ۔ دل ۔ ضمیر
بادپیما ۔ ف ۔ اسم فاعل ترکیب مفلس ۔ بکواسی
گریوہ ۔ ف ۔ ٹیلہ
انقیاد ۔ ۔ فرمانبرداری
التیام ۔ ۔ ملانا ۔
مساعی ۔ ۔ ج سعی ۔ کوشش
مسبند دل ۔ ۔ معروف ۔

مستقر ۔ ۔ قیام گاہ ۔
طرز داں ۔ عف ۔ واقف کار
کافہ ۔ ۔ مخلوقات ۔
ایادی ۔ ۔ ج ایدی ۔ ہاتھ
فئہ ۔ ۔ گروہ
متسلّط ۔ ۔ غالب شدہ ۔
انسداد ۔ ۔ بند کرنا ۔ روکنا
طرق ۔ ۔ ج طریق ۔ راستہ
ارتفاع ۔ ۔ بلندی ۔ اونچائی
تراکم ۔ ۔ جھنڈ ۔ کثرت ۔ باہم چسپیدن ۔
وفور ۔ ۔ وافر ۔ کثیر ۔ زیادہ
مصائب ۔ ۔ مصیبتیں ۔ مشکلات
استیثاق ۔ ۔ بھروسا اور اعتماد کرنا
عروہ ۔ ۔ دستہ
طیبہ ۔ ۔ پاکیزہ ۔
ائمہ ۔ ۔ ج امام ۔ پیشوا ۔
معصومین ۔ ۔ ج معصوم ۔ بیگناہ
مرور ۔ ۔ پار ہونا ۔ گزرنا
احجار ۔ ۔ ج حجر ۔ پتھر
ید طولےٰ ۔ ۔ پوری مہارت

الویہ ۔ ۔ ج لواء ۔ جھنڈا
استظلال ۔ ۔ در سایہ آمدن
سباع ۔ ۔ درندے ج سبع
متردداں ۔ ۔ ج متردد ۔ آنیجانیوالا
ثعالب ۔ ۔ ج ثعلب ۔ لومڑی
خدیعت ۔ ۔ مکّاری ۔
استطراد ۔ ۔ ضمناً ۔ شریک ہو کر
علیین ۔ ۔ ج علیہ ۔ کھڑکی دریچہ
تاسیس ۔ ۔ اساس نہادن مضبوطی
اختلال ۔ ۔ خلل افتادن
تکاسل ۔ ۔ سستی کرنا ۔
تقاعد ۔ ۔ کاہلی کرنا ۔
طیبین ۔ ۔ ج طیب ۔ پاکیزہ
طاہرین ۔ ۔ ج طاہر ۔ پاک و صاف
جیوش ۔ ۔ ج جیش ۔ لشکر
عواطف ۔ ۔ ج عاطفہ ۔ مہربانی و عنایت
اصلح ۔ ۔ مناسب تر ۔ بہترین
حرب ۔ ۔ لڑائی
افتراق ۔ ۔ جدا شدن ۔ پھوٹ ۔ جدائیگی
عباد ۔ ۔ ج عبد ۔ بندہ ۔ انسان
مرۃ بعد اخریٰ ۔ ۔ یکے بعد دیگرے

مشاہدہ۔ ع۔ دیکھا گیا۔
ملحوظ۔ ع۔ لحاظ کیا گیا۔
جازم۔ ع۔ مضبوط و مستقل
انتہاس۔ ع۔ روانگی۔ کوچ
توالی۔ ع۔ پے در پے۔ برابر
ممہد۔ ع۔ تمہید کیا گیا۔ وابستہ مطلب
ناموس اکبر۔ عف۔ احکام الٰہی شریعت۔ مذہب۔
قسطاس۔ رومی لفظ ہے ترازو
بیضا۔ ع۔ روشن و منور
تسویلات۔ ع۔ ج تسویل۔ آراستگی ظاہری۔
اکاذیب۔ ع۔ سخنان دروغ
زدا۔ ف۔ زدودن۔ صاف کرنا
تخریب۔ ع۔ ویران کرنا۔ اجاڑنا
مراقبہ۔ ع۔ نگہبانی کردن۔
مستعار۔ ع۔ مانگی ہوئی شے۔
اشفاق۔ ع۔ مہربانی کرنا۔ ترس کھانا۔
نصب العین۔ ع۔ مد نظر

پیش نگاہ۔
متلون۔ ع۔ لون بہ لون رنگ برنگ
ظلال۔ ع۔ در سایہ شدن
ربوبیت۔ ع۔ خدائی۔
مستدام۔ ع۔ مدام رہنے والا۔
شق۔ ع۔ جہت۔ صورت
متابعت۔ ع۔ پیروی کردن
مسترشداں۔ عف۔ ج مسترشد۔ سیدھی راہ طلب کرنیوالا
ہنجار۔ ف۔ طریقہ۔ ڈھنگ۔
مختص۔ ع۔ مخصوص آدمی
جریدہ۔ ع۔ تن تنہا۔
معدود۔ ع۔ عدد کردہ شدہ
طاغیہ۔ ع۔ سرکشی کردہ۔
مہبط۔ ع۔ جائے فرود آمدن
ہبوط۔ ع۔ گرنا۔
اقتباس۔ ع۔ اخذ کرنا۔ نقل کرنا۔ نکالنا۔
مرجو۔ ع۔ از رجا۔ امید داشتہ شدہ۔

اصطفا۔ ع۔ برگزیدگی و طہارت
ارتضا۔ ع۔ پسندیدگی و عمدگی
اجتبا۔ ع۔ برگزیدگی۔ قابلیت
مکارہ۔ ع۔ مکروہات۔ برائیاں
مکائد۔ ع۔ ج کید۔ مکر و حیلہ۔
مصئون۔ ع۔ بچا ہوا۔
مہین۔ ف۔ ی نسبتی ہے۔ بزرگ و کلاں
ہمال۔ ع۔ مانند و مثال۔ برگزیدہ
گزیدگی۔ ف۔ انتخاب۔ پسندیدگی
اکلیل۔ ع۔ تاج۔
استظہار۔ ع۔ پشت پناہ۔ مددگار
سترگ۔ ف۔ لائق و زیبا
گیتی۔ ف۔ دنیا۔ جہان
جلائل۔ ع۔ ج جلیل۔ بزرگ۔
مکارم۔ ع۔ شریف عادات
رذائل۔ ع۔ ج [illegible]
وجیہ۔ ع۔ وجاہت بزرگ۔
آویزش۔ ف۔ لڑائی۔ جنگ

ذو فنون۔ ع۔ مراد مکار، حیلے باز
افاضت۔ ع۔ فیض رسانیدن
نادرہ کار۔ عف۔ کاریگر، پیشہ ور۔
غرابت۔ ع۔ انوکھاپن۔ نرالا۔
حسان۔ ع۔ حفاظت کنندہ۔
بازرگان۔ ف۔ ان جمع کا نہیں ہے جزو کلمہ ہے۔ سوداگر
ذمائم۔ ع۔ ج ذمیمہ۔ برائی
حنفا۔ ع۔ ج حنیف۔ جو مذہب حق پر
جلت نعماؤہ۔ ع۔ خدا کی نعمتیں اعلیٰ ہیں۔
مواظبت۔ ع۔ ہمیشگی کرنا۔
وجوہ۔ ع۔ ج وجہ۔ سبب، باعث اور چہرہ۔ منہ۔ روپیہ
تسلط۔ ع۔ غلبہ۔ زبردستی۔
بقدر میسور۔ عف۔ بقدر میسور ممکن
موائد۔ ع۔ ج مائدہ۔ دسترخوان
خیر البلاد۔ ع۔ بہترین ممالک
احسن البقاع۔ ع۔ عمدہ مقامات۔
متکئین۔ ع۔ تکیہ زدہ۔

متصف۔ ع۔ موصوف شدہ
سیر حاج۔ عف۔ سردار حج کنندگان۔
اوزارات۔ ع۔ ج اوزار۔ وظیفہ روزینہ مدد اجرت۔
تسع۔ ع۔ ۹
ثمانین۔ ع۔ ۸۰
مایہ۔ ع۔ سو۔ صد۔ ۱۰۰
کتم۔ ع۔ پوشیدگی
کعوبیت۔ ع۔ درشتی و سختی
شماتت۔ ع۔ ہنسی۔ مخول۔
مبرات۔ ع۔ نیک و پاکیزہ
حرمان۔ ع۔ بدنصیبی، ناامیدی
قضا۔ ع۔ بند۔ نافذ حکم خدا۔ موت
مبلغ۔ ع۔ رقم۔ روپیہ
طومار۔ ع۔ دفتر، کتاب، خط
قضات۔ ع۔ ج قاضی
مصارف۔ ع۔ اخراجات
بالسر والکتمان۔ ع۔ خفیہ اور پوشیدہ۔
فجار۔ ع۔ ج فاجر۔ بدکار۔

اہانت۔ ع۔ ذلیل کرنا۔
موشح۔ ع۔ آراستہ۔
افترا۔ ع۔ الزام۔
بہتان۔ ع۔ الزام
بلہ۔ ع۔ ج بیوقوف۔ نادان
صبیان۔ ع۔ ج صبی۔ بچہ
اصغا۔ ع۔ سننا
ادعیہ۔ ع۔ دعائیں
ماثورہ۔ ع۔ وہ دعا جو حضرت رسول صلعم سے اور اماموں سے منقول ہو
مفاوضہ۔ ع۔ سپرد کردہ شدہ
لطمہ۔ ع۔ تھپیڑا۔
انتقال۔ ع۔ منتقل ہونا۔ بدلنا
فضا۔ ع۔ میدان
بیدا۔ ع۔ میدان، دشت
اختراع۔ ع۔ چیز کو پیدا کردن
مدبر۔ ع۔ تدبیر کنندہ
دستیاری۔ ف۔ مدد، سہارا
پامردی۔ ف۔ مدد، سہارا۔
مقدر۔ ع۔ اندازہ کنندہ
طنطنہ۔ ع۔ شہرت۔

انشراح ۔ ع ۔ کھل جول ۔
استیناس ۔ ع ۔ محبت کرنا
مکنونات ۔ ع ۔ ج مکنون ۔ مخلوقات
معاشر ۔ ع ۔ گروہ ۔ ج معشر
اصوب ۔ ع ۔ زیادہ درست ۔ موزوں
سبل ۔ ع ۔ ج سبیل ۔ راستہ
مقتبس ۔ ع ۔ نور گرفتہ ۔ روشن
ولایت ۔ ع ۔ محبت والفت ۔ حکومت
منجلی ۔ ع ۔ جلا گرفتہ ۔
درایت ۔ ع ۔ دانائی ۔ عقلمندی
عالم ناسوت ۔ عف ۔ دنیا
عالم لاہوت ۔ عف ۔ عالم خدائی
قباب ۔ ع ۔ ج قبہ ۔ گنبد
محی ۔ ع ۔ زندہ کنندہ
جوار ۔ ع ۔ ہمسایہ ۔ پڑوس
احراز ۔ ع ۔ جمع کردن وحاصل کردن
خلف ۔ ع ۔ قائمقام ۔ فرزند
فطنت ۔ ع ۔ ہوشیاری ۔ دانائی
ذکا ۔ ع ۔ تیزئ ذہن
محاوبہ ۔ ع ۔ جواب دادن
ابواب ۔ ع ۔ ج باب ۔ دروازہ

نشاتین ۔ ع ۔ صیغہ تثنیہ ۔ دنیا وآخرت ۔
مشخص ۔ ع ۔ تشخیص و اندازہ کردہ شدہ
مبرہن ۔ ع ۔ روشن کردہ شدہ
مدلل ۔ ع ۔ دلیل آوردہ شدہ
خیر ملیہ ۔ ع ۔ کثیر وزیادہ
مضمحل ۔ ع ۔ کمزور
منہمک ۔ ع ۔ انہماک مصدر ہے دھنسنا ۔ سمانا ۔ درآمدن
ازلی ۔ ع ۔ پیدائش ۔ قدیمی
لم یزلی ۔ ع ۔ دائمی
مشتہیات ۔ ع ۔ ج مشتہی ۔ خواہش کنندہ
سر ۔ ف ۔ ابتدا و آغاز ۔
فاتحہ ۔ ع ۔ ابتدا و آغاز ۔
مآرب ۔ ع ۔ ج مارب بمقصد ومطلب ۔
ربقہ ۔ ع ۔ رسی
تقلید ۔ ع ۔ پیروی کرنا ۔
معارف ۔ ع ۔ دوست وآشنا

کیش ۔ ف ۔ مذہب وملت
علت غائی ۔ عف ۔ وجہ اصلی سبب خاص ۔
ادیان ۔ ع ۔ ج دین ۔ مذہب ملت
مستفید ۔ ع ۔ فائدہ حاصل کرنا
تباین ۔ ع ۔ مباینت ۔ اختلاف ۔
السنہ ۔ ع ۔ ج لسان ۔ زبان
تام ۔ ع ۔ پورا ۔ کامل
شہر ۔ ع ۔ مہینہ
بالمشافہ ۔ ع ۔ زبانی گفتگو کرنا
درۃ التاج ۔ ع ۔ ہار کا بڑا موتی ۔
واسطۃ العقد ۔ ع ۔ ہار کا بڑا موتی
سداد ۔ ع ۔ درستی وقابلیت
رشادت ۔ ع ۔ قابلیت ذہن
قلاوزی ۔ ت ۔ رہبر ۔ راہنما
مواہب ۔ ع ۔ ج موہبت ۔ بخشش وکرم
نہضت ۔ ع ۔ کوچ ۔ روانگی
کل ۔ ت ۔ گنجا ۔ کوتاہ ۔ ناقص
ملہم ۔ ع ۔ الہام کنندہ ۔
باریافتہ ۔ ف ۔ ملازم دربار

ماشاد کلا ۔ع۔ دور باد
مشیت ۔ع۔ مرضی خدا
مخذول ۔ع۔ گمراہ
سہیل ۔ع۔ وہ ستارہ جو یمن کی طرف منسوب ہے۔
ولد الزنا ۔ع۔ حرامزادہ۔
لولیان ۔ف ج لولی۔ رنڈی کنچنی
گو ۔ف گڑھا۔
شہریور ۔ف۔ کنوار کا مہینہ
بادیہ ۔ع۔ طبقۂ دوزخ
اشتداد ۔ع۔ تشدد شدن۔ زیادتی۔
معسکر ۔ع۔ جائے فرود آمدن لشکر فوجی قیام گاہ
گرمسیر ۔ف۔ وہ علاقہ جہاں سردی کا موسم بسر کیا جائے۔
غوایت ۔ع۔ گمراہی
دے ۔ف۔ ماگھ ۔ وتاریخ
فص ۔ع۔ نگینہ
مسلول ۔ع۔ کھنچی ہوئی تلوار
رمح ۔ع۔ تیر

مصقول ۔ع۔ صیقل اور سان لگا ہوا ہتھیار
مقدمہ ۔ع۔ اگلا فوجی حصہ
جیش ۔ع۔ لشکر و فوج
محافل ۔ع ج محفل۔ بزم مجلس
حریف ۔ع۔ ہم پیشہ و ہم صحبت
رحیق ۔ع۔ شراب خالص۔
بیت المعمور ۔ع۔ سرا نے خانہ کعبہ
خلف الصدق ۔ع۔ سپوت بیٹا
اعطاف ۔ع ج عطف۔ مہربانی و کرم
قدوہ ۔ع۔ پیشوا۔ سردار
برخوردار ۔ف۔ اقبالمند۔
چشم زخم ۔ف۔ نظر بد
ملاعنہ ۔ع ج ملعون۔ لعنتی
خلال ۔ع ج خلل۔ درہ۔ درمیان
متواری ۔ع۔ پوشیدہ حیران
رؤس ۔ع ج راس۔ سر
شعاب ۔ع ج شعب۔ درہ گھاٹی
صعاب ۔ع ج صعب۔ دشوار
گرانبار ۔ف۔ بوجھل۔ اسباب لئے ہوئے

سراسیمہ ۔ف۔ پریشان۔ تتر بتر
توزک ۔ت۔ فوج۔ لشکر
کتل ۔ع۔ جنگل کا ٹیلہ۔ دیوار صحرائی
جلیس ۔ع۔ ہمنشیں ہم صحبت
درباختن ۔ف۔ جان دیدینا
اختفا ۔ع۔ پوشیدگی
مشاکل ۔ع۔ ہمشکل۔
منغص ۔ع۔ گدلا۔ خراب۔ بدمزہ
متقاطر ۔ع۔ پانی کا ٹپکانیوالا
چشمداشت ۔ف۔ امید آرزو۔
دُردو ۔ف۔ تلچھٹ۔ گاد۔ تہ کی شراب
ہلاہل ۔ع۔ زہر
حدوث ۔ع۔ واقع ہونا
معراج ۔ع۔ بلندی۔ سیڑھی
تودہ ۔ف۔ ڈھیر۔ انبار
مجاور ۔ع۔ ہمسایہ۔ پڑوسی۔ درگاہ کا متولی۔ فقیر درگاہ
عالم قدم ۔ع۔ عالم قدیم یا آخرت

تشبیح ۔ع۔ جسم۔ ڈھانچہ
تالم ۔ع۔ رنجیدگی
بلاد وجود۔ عالم ہستی
متکفل ۔ع۔ ذمے دار
تسلیم ۔ع۔ سپرد کردن
مصابرت ۔ع۔ صبر کردن
نائبہ ۔ع۔ سختی و مصیبت۔
تدارک ۔ع۔ بدلہ۔ معاوضہ
تلافی ۔ع۔ بدلہ۔ معاوضہ
وفود ۔ع۔ ج وفد۔ گروہ
تدبر ۔ع۔ سوچنا۔
متوزع ۔ع۔ پریشان
فائح ۔ع۔ خوشبو۔ خوشبودار شے
لائح ۔ع۔ ظاہر۔ روشن چمکنے والا
اصغا ۔ع۔ سننا
اطفا ۔ع۔ آگ کا بجھانا۔
نوائر ۔ع۔ ج نائرہ۔ لپٹ۔ آگ
اسرع ۔ع۔ زود تر۔ بہت جلدی
مرکوز ۔ع۔ پوشیدہ
استعفا ۔ع۔ معافی خواستن
مستلقی ۔ع۔ آگے چلنے والا۔

تعلی ۔ع۔ ترقی و بلندی
مناشیر ۔ع۔ ج منشور۔ فرمان
تجہیز ۔ع۔ سامان
معطل ۔ع۔ بیکار۔ ناکارہ
باحسن شقوق ۔عف۔ اچھی صورتوں میں
باہرہ ۔ع۔ روشن و درخشاں
مبتہج ۔ع۔ خوشنود
اواخر ۔ع۔ ج آخر
حوت ۔ع۔ پھاگن
اوائل ۔ع۔ ابتدا
نزاہت ۔ع۔ تروتازگی
ابتسام ۔ع۔ شگفتگی۔ مسکراہٹ
اہتزاز ۔ع۔ حرکت۔ خوشی
ابائے علوی ۔عف۔ پیدائش کی۔ مراد آسمانوں سے ہے
امہات سفلی ۔عف۔ زمین کی مائیں۔ مراد زمین کے طبقوں سے ہے
انتساق ۔ع۔ انتظام ہونا۔ بندوبست کرنا۔

قوائے نامیہ ۔عف۔ نشوونما کی قوتیں۔
تکوین ۔ع۔ عالم ایجاد و تخلیق
زرق ۔ع۔ فریب۔ دھوکا
زاویہ ۔ع۔ گوشہ۔ کونا۔
عنا ۔ع۔ سختی و بلا۔
اغصان ۔ع۔ ج غصن۔ ٹہنی شاخ۔
نقطۂ انقطاع ربیعی ۔ وہ زمانہ جب دن اور رات برابر ہو جائیں
متضرعان ۔عف۔ اہل حاجت جمع۔ عاجزی۔ زاری کرنے والا۔
مواہب ۔ع۔ ج موہبت۔ بخشش کرم۔
تحمید ۔ع۔ اللہ کی حمد تسبیح
خضوع ۔ع۔ عاجزی و زاری
موقف کبریا ۔عف۔ درگاہ خدا
اصغا ۔ع۔ سننا
ہدایا ۔ع۔ ج ہدیہ۔ تحفہ۔

اصناف۔ ع۔ ج صنف قسم

ضمیمہ۔ ع۔ شریک و شامل کردہ

چرخ زدن۔ ف۔ قلابازی کھانا۔

شاخ در شاخ۔ ف۔ رنگا رنگ۔

انساب۔ ع۔ ج نسبت۔ خاندان و رشتہ

قل علی۔ عف۔ کبوتر باز کا نام تھا۔

اندجان۔ ت۔ شہر کا نام ہے جو ترکستان میں ہے

حمامہ۔ ع۔ کبوتری

برنا۔ ف۔ جوان

خوشہ پروین۔ ف۔ ثریا ستارہ مراد ہے۔

گوبرول۔ ت۔ بھتسلیانا

اولی الاجنحہ۔ ع۔ بازو والا

معلق زدن۔ لوٹنی کھانا۔ قلابازی کھانا۔

ایجاب۔ ع۔ قبولنا۔

ملتمسات۔ ع۔ ج ملتمس خواہش و التماس۔

قائد۔ ع۔ سردار فوج جرنیل

رمز و ایما۔ عف۔ اشارہ و کنایہ

ابراز۔ ع۔ ظاہر کرنا۔

تلافی۔ عف۔ بدلہ۔ معاوضہ

مورث۔ ع۔ پیدا کرنے والے باعث و سبب

انشراح۔ ع۔ دل کا خوش ہونا

ارتیاح۔ ع۔ راحت و خوشی

لعبت۔ ع۔ گڑیا۔ کھلونا۔

زرہ۔ ف۔ گھنگرو۔

خلخال۔ ع۔ جھانجھن

نبائر۔ ع۔ ج نبیرہ۔ پوتا۔

عشائر۔ ع۔ ج عشیرہ۔ کنبہ

اصالت۔ ع۔ شرافت۔ خاندان

بنات النعش۔ ع۔ ستاروں کی جو کڑی مراد پریشان۔

مہمان نو۔ ف۔ پیدا ہونے والے بچے سے مراد ہے۔

فطانت۔ ع۔ ہوشیاری و دانائی خاص

ایاب۔ ع۔ بازگشتن

تفقدات۔ ع۔ ج تفقد۔ مہربانی و عنایت

مستظہر۔ ع۔ جائے اظہار

مستبشر۔ ع۔ جائے بشارت و خوش خبری۔

مواکب۔ ع۔ ج موکب لشکر فوج

مملو۔ ع۔ پُر شدہ۔ بھرا ہوا۔

مشحون۔ ع۔ شامل شدہ۔

شوامخ۔ ع۔ ج شامخہ۔ بلندی و چوٹی

سکمر۔ ت۔ میانہ کوہ۔

یال۔ ع۔ دل۔ بازو۔

خیل۔ ع۔ سپاہی۔ فوجی

حشم۔ ع۔ نوکر چاکر۔ ملازم

خیم۔ ع۔ ج خیمہ

نیلاب۔ ف۔ دریائے اٹک

استلذاذ۔ ع۔ لذت پانا۔

مفارق۔ ع۔ ج مفرق۔ سر۔

بینہ ۔ ع ۔ بنیاد، سرشت

مرداد ۔ ف ۔ ماہ شمسی کی ساتویں تاریخ۔

ماہ و تاریخ الٰہی ۔ مراد جلوس اکبری سے ہے۔

ہم نفس ۔ عف ۔ ہم کلام ۔ دوست

مستشار ۔ ع ۔ مشورہ خواستہ شدہ جس سے مشورہ کیا جائے

موتمن ۔ ع ۔ امانت دار۔

اسہال ۔ ع ۔ دستوں کا آنا۔

ارتحال ۔ ع ۔ کوچ کرنا ۔ روانگی

ہیکل عنصری ۔ عف ۔ شکل جسمانی

لطائف ۔ ع ۔ خوبیاں ۔ اوصاف

نفس الامر ۔ ع ۔ اصل حقیقت

فروردین ۔ ف ۔ شمسی مہینہ کی ۲۴ تاریخ

علامۂ زماں ۔ عف ۔ بسیار دانندہ زمانہ۔

فہامۂ دوراں ۔ عف ۔ دانا و دانشمند زمانہ۔

حکمائے مشائین ۔ عف ۔ وہ حکیم جنھوں نے کوشش و محنت سے علم تحصیل کیا

تبصرہ ۔ ع ۔ روشنی ڈالی ہوئی شئے ۔ مطالعہ کردہ مضمون۔

متبحرین ۔ ع ۔ ج متبحر ۔ عالم کامل

کشاف ۔ ع ۔ کھولنے والا

معاقد ۔ ع ۔ ج عقد ۔ گرہ ۔ مشکل دشواری۔

عضد ۔ ع ۔ قوت بازو۔

قدسی ناظر ۔ عف ۔ جائے فکر و غور

مشیت ۔ ع ۔ ارادۂ خدائی

ارتضا ۔ ع ۔ راضی ہونا۔

اصطبار ۔ ع ۔ صبر کرنا۔

استلام ۔ ع ۔ سنگ اسود کا چومنا۔

کوکلتاش ۔ ف ۔ دودھ شریک بھائی

دریائے خونخوار سے مراد راہ دشوار و خطرناک۔

مستحسن الخدمہ ۔ ع ۔ عمدہ کارندہ۔

مثوبات ۔ ع ۔ ثواب آخرت

خسران ۔ ع ۔ نقصان ۔ ٹوٹا

واہمہ ۔ ع ۔ خیالات فاسدہ

خمول ۔ ع ۔ گوشہ گمنامی۔

کنف ۔ ع ۔ پناہ گاہ

عقلاً ۔ ع ۔ بخیال عقل و دانائی

نقلاً ۔ ع ۔ بخیال مذہب و شریعت

خاطر خواستن ۔ ف ۔ دلجوئی کرنا ۔ مرضی پر چلنا۔

طواف ۔ ع ۔ گرد پھرنا۔

طغیان ۔ ع ۔ حد سے بڑھنا۔

جبلی ۔ ع ۔ ذاتی ۔ دائمی اصل

مرکوز ۔ ع ۔ سمایا ہوا۔

وبال ۔ ع ۔ رنج و مصیبت۔

نکال ۔ ع ۔ عذاب و تکلیف۔

دستور العمل ۔ ع ۔ قاعدہ ۔ ضابطہ

عمال ۔ ع ۔ ج عامل ۔ کارندہ ۔ نوکر

متصدی ۔ ع ۔ منتظم و ذمہ دار

نوئینان ۔ ع ۔ ج نوئین بمعنی شاہزادہ و رشتے داران بادشاہ

منجیات۔ ع۔ نجات دینے والی چیزیں۔ نام کتاب۔

مہلکات۔ ع۔ ہلاک کرنے والی چیزیں۔ نام کتاب۔

تسویلات۔ ع۔ ج تسویل۔ دھوکا دینے کے لیے کسی چیز کا سنوارنا۔

ارباب تزویر۔ عف۔ دھوکے باز آدمی

خداع۔ ع۔ فریب

مجرد۔ ع۔ آزاد

اغماض۔ ع۔ چشم پوشی

متمرد۔ ع۔ سرکش

تباین۔ ع۔ اختلاف

از ہم گزاشتن۔ ف۔ فصل کردن

احتراز۔ ع۔ بچنا۔ دور رہنا۔

فراخور۔ ف۔ مطابق۔ موافق۔

زعم۔ ع۔ گمان وخیال

احیاناً۔ ع۔ اتفاقاً

مستمع۔ ع۔ سننے والا۔

بلیہ۔ ع۔ مصیبت۔

کبریت۔ ع۔ گندھک۔

احمر۔ ع۔ سرخ۔ لال۔

انگبین۔ ع۔ شہد۔

مفتری۔ ع۔ فتنہ پرداز

صمت۔ ع۔ خاموشی

متہم۔ ع۔ تہمت لگایا گیا۔

اجلاف۔ ع۔ جلف۔ رذیل کمینہ

استمالت۔ ع۔ دلجوئی۔ طرفداری

تقاوی۔ ع۔ پیشگی زراعت کے لیے روپیہ دینا۔

متکفل۔ ع۔ ذمے دار

فرا ترک شدن۔ ف۔ آگے بڑھنا

شدید العداوت۔ ع۔ سخت دشمنی کرنے والا۔

گرانی۔ ف۔ رنج تکلیف۔

خرخشہ۔ ف۔ بیجا بیہل کام اور لڑائی

ہزل۔ ع۔ بیہودگی

معزول۔ ع۔ برخاست کرنا۔

یراق۔ ت۔ گھوڑے کا سامان

مشغوف۔ ع۔ فریفتہ۔ عاشق

طرح اقامت۔ عف۔ بنیاد

قیام۔ مراد جمع کرنا۔

تحویل۔ ع۔ آفتاب کا ایک برج سے دوسرے برج میں جانے کا وقت۔

جمہور۔ ف۔ پبلک

ترویج۔ ع۔ رواج دینا۔

روستایانہ۔ انہ حرف نسبت ہے۔ زمیندارانہ۔

اتصال۔ ع۔ ملانا۔ قریب کرنا۔ مراد بسانا۔

صوابدید۔ عف۔ بمشورہ صلاح

اعلام۔ ع۔ خبرداری۔

مشتری۔ ع۔ خریدار

بائع۔ ع۔ بیچنے والا۔

متوفی۔ ع۔ مردہ۔ فوت شدہ

دخل۔ ع۔ آمدنی۔

خرج۔ ف۔ خرچ کرنا۔ اٹھانا

مرور۔ ع۔ گزرنا۔ مراد گرانی۔

فروردین۔ ف۔ شمسی مہینہ کا پہلا مہینہ۔ جیسا کہ اور ۱۹ اپریل تاریخ ہر مہینے کی

شرف۔ ع۔ ستارے کا کسی برج میں ہونا۔
اردی بہشت۔ ف۔ جیٹھ تیسری تاریخ ہر مہینے کی
خرداد۔ ف۔ اساڑھ۔ ۶ تاریخ
تیر۔ ف۔ ساون۔ ۱۳ تاریخ۔
مرداد۔ ف۔ بھادوں۔ ۷ تاریخ
شہریور۔ ف۔ کنوار۔ ۴ تاریخ
مہر۔ ف۔ کاتک۔ ۱۶ تاریخ
آبان۔ ف۔ اگہن۔ ۲ تاریخ
آذر۔ ف۔ پوس۔ ۹ تاریخ
دے۔ ف۔ ماگھ
بہمن۔ ف۔ پھاگن۔ ۲ تاریخ
اسفندیار۔ ف۔ چیت۔ ۵ تاریخ
محک۔ ع۔ کسوٹی
استدامت۔ ع۔ ہمیشگی
اقطار۔ ع۔ ج قطر۔ کنارہ
سامیہ۔ ع۔ ملبد۔
ارتقا۔ ع۔ بلندی جستن۔
اعتلا۔ ع۔ بلندی جستن:
تفویض۔ ع۔ سپردگی۔

رتق و فتق۔ ع۔ بستن و کشادن انتظام۔
تجبیر۔ ع۔ جوڑنا۔ مراد امداد سے ہے۔
شکستہ‌ران۔ عف۔ ج شکستہ عاجز۔ مغلوب۔
علوفہ۔ ع۔ خوراک۔ گھاس و دانہ
تابعیان۔ عف۔ ج تابعین۔ تابعدار
تجار و تجارت۔ بمعنی جلدی فوراً۔ وقت بیوقت
شائبہ۔ ع۔ ملاوٹ۔
نفاذ۔ ع۔ جاری ہونا
استصواب۔ ع۔ مشورہ لینا۔
منسلک۔ ع۔ شامل شدہ۔ وابستہ
منسجم۔ ع۔ جاری پانی۔ اشک ریزاں
ثواقب۔ ع۔ ج ثاقب۔ بمعنی چمکنے والا۔
امضا۔ ع۔ جاری ہونا۔
اضطرار۔ ع۔ گھبراہٹ۔
زکوٰۃ۔ ع۔ جنگی محصول
سالع۔ ع۔ سالوتیہ۔

شعشعہ۔ ع۔ چمکنا۔ [illegible]
ناموس اکبر۔ ع۔ مراد شریعت۔ قانون
[illegible]۔ ع۔ ظاہر ہونا۔
حکمت بالغہ۔ عف۔ حکمت کی [illegible]
تعبیہ۔ ع۔ پوشیدگی
مدن۔ ع۔ شہر۔ ج مدینہ
مہاجر۔ ع۔ مسافر
کاسب۔ ع۔ پیشہ ور
محارس۔ ع۔ نگہبان و محافظ
چارسو۔ ف۔ چوک۔ چوراہا
مقوم۔ ع۔ قیمت کنندہ
محامد۔ ع۔ ج محمدت۔ خوبی و صفت
ذمائم۔ ع۔ ج ذمیمہ۔ برائی و عیب
اضمارت۔ ع۔ روشنی۔ چمکنا۔
منہل۔ ع۔ چشمہ
توسعہ۔ ع۔ فراخ کردن۔ کھولنا
تکملہ۔ ع۔ کامل کردن۔
مکارم۔ ع۔ ج مکرمت۔ بزرگی
جازم۔ ع۔ مضبوط و مستقل
ایراد۔ ع۔ وارد کرنا۔ آمادہ۔ لانا

حبوب۔ ع۔ ج حب۔ دانہ۔ بیج
کرپاس۔ ف۔ ٹاٹ۔ بورا
چرمینہ۔ ف۔ چمڑے والا۔
مسینہ۔ عف۔ تانبے والا۔
ہیمہ۔ ع۔ ایندھن۔
امتعہ۔ ع۔ اسباب و سامان۔
اسلحہ۔ ع۔ ہتھیار۔
قماش۔ ع۔ جامہ نفیس و ریشمی۔ اسباب خانہ۔ جو ہر وصف
ادوات۔ ع۔ ج اداۃ۔ سامان حربی
تمغا۔ ت۔ محصول بحری۔
باج۔ ف۔ محصول زمین۔
زکواۃ۔ ع۔ چنگی۔
مرفوع القلم۔ غیر حساب
تطاول۔ ع۔ ظلم۔ یاپہ
تتق۔ ع۔ پردہ
عمال۔ ع۔ ج عامل۔ کارندہ
امصار۔ ع۔ ج مصر۔ شہر و ملک
خالصہ۔ ع۔ بادشاہی۔
مقاطعان۔ عف۔ وہ شخص جو کسی کے محصول کا ذمے دار ہو۔ ج مقاطع۔ مراد بالمقطع

مطاع۔ ع۔ اطاعت کردہ شدہ
آلاف۔ ع۔ ج الف۔ ہزار
وافر۔ ع۔ زیادہ
دول۔ ع۔ ج دولت۔ امیر
اضعاف۔ ع۔ ج ضعف۔ دوچند دگنا
فخیم۔ ع۔ بزرگ و قابل فخر
مستحسن۔ ع۔ پسندیدہ
امتثال۔ ع۔ فرمان پذیرفتن
فطانت۔ ع۔ تیزی ذہن
طلایہ۔ ع۔ نگہبان فوج۔ پکٹ
صاحبقراں۔ عف۔ امیر تیمور
استطلاق۔ ع۔ پیچش کا چلنا
متراکمہ۔ ع۔ درہم شدہ۔
ید طولے۔ عف۔ مشق کامل۔
اقصا۔ ع۔ بہت دور۔ اطراف۔
زوایا۔ ع۔ ج زاویہ۔ گوشہ
انتہاس۔ ع۔ حرکت کردن
الویہ۔ ع۔ ج لوا۔ جھنڈا
ترقبہ۔ ع۔ از ترقب۔ امید رکھنا

انتظار
ولاۃ۔ ع۔ ج والی۔ حاکم و سردار
مستمر الاخلاص۔ ع۔ دائمی محبت کرنیوالا۔
فتور۔ ع۔ کمی و سستی۔
کافل۔ ع۔ ضامن۔
سیما۔ ع۔ خاصکر۔ بالخصوص
اماجد۔ ع۔ ج امجد۔ بزرگ تر
اسوہ۔ ع۔ پیشوا۔ سردار
ملجا۔ ع۔ جائے پناہ
تہنیت۔ ع۔ مبارکباد
تجددا۔ ع۔ نئے سرسے
ساری۔ ع۔ شائع۔ جاری
گریزت۔ ف۔ سکاری
مہاد۔ ع۔ ج مہد۔ گہوارہ
ملکوت۔ ع۔ بادشاہی۔ خدائی غلبہ۔ عالم ارواح۔ فرشتے۔
سوالف۔ ع۔ ج سالفہ۔ گزشتہ
بنادر۔ ع۔ ج بندر۔ بندرگاہ
عنفوان۔ ع۔ شروع عمر۔ ابتدائے نوجوانی۔

ریعان - ع - جوانی۔
اعوام - ع - ج عام۔ سال و برس
اہتزاز - ع - خوشی سے حرکت کرنا۔ سرسبز ہونا
اربعین - ع - چالیس
حدیقہ - ع - کیاری
افضال - ع - ج فضل۔ بزرگی و عنایت
اعتصام - ع - دست زدن
علی الدوام - ع - دائمی طور پر
حواشی - ع - ج حاشیہ۔ گرداگرد
معترف - ع - قبول کردن

مرضی الشمائل - ع - حقیقت ہائے پسندیدہ
قائد - ع - پیش کنندہ۔ افسر فوج۔
ساکن - ع - پس کشندہ۔ وہ فوجی افسر جو فوج کے پیچھے کی نگرانی کرے
فائض السرور - ع - خوشی پر کامیاب ہونیوالا
محرمیت - ع - رازداری
کساد - ع - کھوٹ۔ نقصان۔ بے رونقی۔
مومی الیہ - ع - اشارہ کردہ شدہ
انجام - ع - پورا کرنا۔

ابوالفیض فیضی فیاضی

یہ شیخ مبارک کے فرزند اور ابوالفضل کے بڑے بھائی تھے۔ ان کے سلسلہ نسب کا یہ پتہ ملتا ہے کہ شیخ موسیٰ پانچویں پشت میں ان کے دادا تھے علاقہ سیستان میں جا بسے تھے۔ دسویں صدی کے شروع میں انکے دادا شیخ خضر کو آرزو ہوئی کہ ہندوستانی اولیا کو دیکھیں۔ چنانچہ رشتہ داروں سمیت ناگور علاقہ اجمیر میں پہنچے۔ یہاں ۹۱۱ھ میں شیخ مبارک پیدا ہوئے۔ اور بہت جلد علوم معقول و منقول میں بہرۂ کامل حاصل کیا۔ ادھر ناگور میں وبا پھیلی ادھر تحصیل علم کا شوق اٹھا۔ احمد آباد گجرات پہنچے۔ اور آخرکار آگرے میں آکر سکونت اختیار کی۔ شیخ مبارک کے آٹھ فرزند تھے اور چار دختر تھیں جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) ابوالفیض فیضی فیاضی (۲) ابوالفضل (۳) ابوالبرکات (۴) ابوالخیر (۵) ابوالمکارم (۶) ابوتراب (۷) ابوحامد (۸) ابوراشد۔ آخر کے دونوں کنیزک زادے تھے۔

فیضی ۹۵۴ھ میں بمقام آگرہ پیدا ہوئے اور بہت جلد علم و فضل کا سرمایہ والد سے تحصیل کیا اور علوم عقلی و نقلی جو ایشیا میں مروج تھے۔ سب میں بہرۂ کامل حاصل کیا۔ مگر فن شعر میں جو کمال دکھایا وہ ثابت کرتا ہے کہ فیضی کا دل و دماغ فیضان قدرت سے شاداب تھا۔ حکیم بھی تھا۔ اور طبیب بھی۔ مگر والد کا ابتدائی زمانہ اور فیضی کا بچپن عسرت میں بسر ہو رہا تھا۔ کہ ۹۷۴ھ میں کسی تقریب پر دربار اکبری میں ذکر ہوا۔ اکبر جو کمال کا جوہری تھا۔ بیقرار ہو گیا اور فوراً طلب کیا اس نے راستے میں قصیدہ کہا جس کے تقریباً دو سو شعر ہیں اور ہر شعر میں فلسفہ حکمت اور مناسب حال مضامین موجود ہیں۔ مطلع یہ ہے۔ شعر

سحر نوید رسال قاصد سلیمانی رسید ہمچو سعادت کشادہ پیشانی

چنانچہ دربار میں جاکر پڑھا۔ اکبر بہت خوش ہوا اور ملک الشعراء کا خطاب دیا۔ یہ بلند مرتبہ فلاسفر جلد مصاحب ہو کر شاہزادوں کا اتالیق اور اُستاد مقرر ہو گیا۔ چنانچہ سلیم مراد۔ دانیال تینوں کو اُسکی شاگردی پر فخر حاصل تھا۔ اسکے بعد ابوالفضل دربار میں داخل ہوا۔ اور رفتہ رفتہ مہمات سلطنت کا دارومدار اسی کی زبان پر ٹھہر گیا۔ فیضی دکن کی سفارت پر مامور ہوا اور نہایت کامیابی سے واپس آیا۔ آخرکار ۱۰ صفر ۱۰۰۴ھ میں بعارضہ دمہ و دق انتقال کیا۔ ابتداء میں مشہور تخلص کیا کرتا تھا۔ بعد ازاں فیضی رکھا۔ چار ہزار چھ سو کتابوں کی صحت کی تھی۔ جو بعد وفات اکبری کتب خانہ میں داخل ہو گئیں۔

تصنیفات میں ایک دیوان ہے جس کا نام تباشیر الصبح ہے۔ اس کو خود فیضی نے مرتب کیا تھا جسمیں ۹ ہزار اشعار ہیں ۹۹۷ھ میں جب کشمیر کی مہم سر ہوئی تو بادشاہ گلگشت کو پہنچے اسوقت فیضی نے یہ قصیدہ پڑھا۔ جو داخل نصاب ہے۔ عرفی نے بھی کشمیر پہنچکر بڑے زور کا قصیدہ لکھا ہے جس کا مطلع یہ ہے۔ شعر

ہر سوختہ جانے کہ بہ کشمیر در آید گر مرغ کباب است کہ باباں و پر آید

مگر عرفی نے مضامین جنالیہ و بہاریہ میں بلند پروازی اور معنی آفرینی کی ہے۔ فیضی کا قصیدہ دیکھو

تو تمام مضامین عالیہ کی تصویر ہے۔ دوسری کتاب انشائے فیضی ہے جس میں اکثر عرضداشتیں ہیں ۹۹۳ھ میں بحکم اکبری خمسۂ نظامی کے مقابلے پر ذیل کی کتابیں نظم کی ہیں۔ مخزن اسرار نظامی کے جواب میں مرکز ادوار ہے۔ خسرو شیریں پر سلیمان و بلقیس ہے۔ لیلیٰ مجنوں پر نل دمن لکھی۔ اور ہفت پیکر پر ہفت کشور کو نظم کیا۔ سکندر نامہ پر اکبر نامہ لکھا۔ مگر ابوالفضل نے ختم کیا۔ ابوالفضل کے قول کی بنا پر کل پچاس ہزار شعر ملتے ہیں۔ اگرچہ مرتب کرتے وقت اتنے ہی اشعار دریا برد کر دیئے۔ ایک کتاب لیلاوتی علم حساب میں ہے جس کو سنسکرت سے فارسی لباس پہنایا ہے۔ مہابھارت کا ترجمہ بھی شروع کیا تھا مگر ادھورا رہ گیا۔ بھاگوت اور اتھرون وید کو بھی فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ مگر دستیاب نہیں ہوتا۔

یہ بھی مشہور ہے کہ فیضی عالم شباب میں بنارس پہنچا اور کسی بڑے گنوان پنڈت کی خدمت میں ہندو بنکر رہا۔ جب سنسکرت تحصیل کر چکا تو رخصت کے وقت راز کھولا، اور عفو تقصیر چاہی اس نے افسوس کیا۔ مگر اسکی ذہانت اور قابلیت سے خوش تھا۔ عہد لے لیا کہ گائتری کا منتر اور چاروں وید بھاشا یا فارسی میں نکرنا۔ ۱۰۰۲ھ میں تفسیر سواطع الالہام لکھی۔ ۵۰ جز کی کتاب اور قرآن کی تفسیر اور کل بے نقط۔ اس میں ایک ہزار بیت کا دیباچہ لکھا ہے۔ میر حیدر معمائی کاشانی نے اس کی تاریخ سورۂ اخلاص سے نکالی جس پر فیضی نے دس ہزار روپے انعام دیئے

یہ شگفتہ مزاج خوش طبع اور آرائش محفل تھا۔ اس کا کلام فلسفۂ الٰہیہ کی جان ہے اور حالات روزمرہ کی تصویر ہے۔ ہم اس موقعہ پر مثنوی سلیمان و بلقیس کے اشعار پیش ناظرین کرتے ہیں جو مقبل کی زبان زد ہیں۔ **اشعار**

الٰہی پردۂ تقدیس بکشا — سلیمانی مرا بلقیس بنما

درین بتخانہ ناقوس جویان — زبانے دہ مرا قدوس گویان

حصار قدس را کنگر بلند است — بہر کنگر چہ سرہا در کمند است

ہمہ ذرات در تقدیس و تہلیل — مرا لب بستہ از افسون عزازیل

چہ سازم با بتاں پیوند دارم — پری در شہر دلی در بند دارم
بلائے ہست کیں جان من نیست — کہ دیو نفس در فرمان من نیست
بتان ہند تسبیح گسستند — بہر سویم دو صد زنار بستند
دریں شہد بغفلت ہر کہ تن داد — نگین دل بدست اہرمن داد
دل من با بتاں آذری چند — سلیماں گرفتار پری چند
چنانم از بلندی وردہ آواز — کہ آید بد بد شوتم بپرواز

ابو الفضل

یہ شیخ مبارک کا دوسرا فرزند اور فیضی کا چھوٹا بھائی ہے۔ اس کا سلسلہ نسب بھی وہی ہے۔ یعنی شیخ موسےٰ پانچویں پشت میں ان کے دادا تھے۔ جو یمن علاقہ سیستان میں جا بسے تھے۔ دسویں صدی کے شروع میں ان کے دادا شیخ خضر کو آرزو ہوئی کہ ہندوستانی اولیا کو بھی دیکھیں چنانچہ رشتے داروں سمیت ناگور علاقہ اجمیر میں پہنچے۔ یہاں ۹۱۱ھ میں شیخ مبارک پیدا ہوئے۔ اور بہت جلد علوم معقول و منقول میں بہرہ کامل حاصل کیا۔ ادھر ناگور میں وبا پھیلی۔ ادھر تحصیل علم کا شوق دامنگیر ہوا۔ تو گجرات پہنچے۔ اور آخر کار آگرے میں آ کر سکونت اختیار کی۔ شیخ مبارک کے آٹھ فرزند تھے اور چار دختر تھیں۔ جنکے نام یہ ہیں۔ ابو الفیض فیضی فیاضی (۲) ابو الفضل (۳) ابو البرکات (۴) ابو الخیر (۵) ابو المکارم (۶) ابو تراب (۷) ابو حامد (۸) ابو راشد۔ آخر کے دونوں بھائی کنیز زادے تھے۔

ابو الفضل ۶ صفر ۹۵۸ھ میں بمقام آگرہ پیدا ہوئے۔ مگر ذہن و ذکا کا کیا ٹھکانا ہے۔ سوا برس کی عمر میں باتیں کرنے لگا۔ اور پانچ برس کا ہوا تو معاملات کو سمجھنے لگا۔ پندرہ برس میں تو اپنے والد ماجد شیخ مبارک سے کل علوم تحصیل کر لیے۔ ۲۰ برس کی عمر میں دربار اکبری کی شرکت نصیب ہوئی۔ اور آیۃ الکرسی اور سورہ فتح کی تفسیر پیش کی۔ اس سے پیشتر کا زمانہ

افلاس سے بسر ہوا تھا۔ پہلے پہل دارالانشا کی خدمت سپرد ہوئی۔ پھر تاریخ مہمات سلطنت لکھنے کا حکم دیا گیا۔ رفتہ رفتہ مشیر خاص ہو گئے۔ اور فتح دکن پر مامور ہوئے۔ جہاں اقبال اکبری سے فتوحات نمایاں کیں مگر واپسی پر قتل ہوا جسکا سبب یہ تھا کہ انہی دنوں میں جہانگیر نے بغاوت کی اور اکبر نے اس معاملے کی خبر ابوالفضل کو بھیجی۔ شاہزادے نے خیال کیا کہ اگر ابوالفضل باپ سے ملا تو اور میری چغلیاں کھائے گا۔ بہتر ہے کہ دکن سے واپسی پر قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ بندیلہ راجپوت نرسنگھ دیو کو لکھا کہ جب ادھر سے گزرے تو قتل کر دے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ۵۲ برس چند ماہ کی عمر تھی کہ دنیا سے رخصت ہوا۔ اس کی قبر انتری میں موجود ہے۔ جو گوالیار سے پانچ چھ کوس کے فاصلہ پر ہے۔

تصنیفات میں سے اکبر نامے کی آخری جلدیں جنکو نامکمل چھوڑ کر بڑا بھائی چل بسا تھا مکمل کیں (۲) آئین اکبری (جسکا ترجمہ انگریزی میں ہو چکا ہے) (۳) مکاتبات علامی یادگار ابوالفضل (۴) رقعات ابوالفضل (۵) کشکول یا نوٹ بک (۶) جامع اللغات (۷) رزم نامہ جو مہابھارت پر دیباچے کے طور پر لکھا تھا۔

ایک فرزند عبدالرحمن نامی تھا جس کو جہانگیر نے دو ہزاری منصب دیا تھا۔ ابوالفضل عالم کامل اور زبردست انشا پرداز تھا۔ معاملات سیاست میں بڑا دخل رکھتا تھا۔ سلطنت مغلیہ میں کوئی ایسا سیاستدان پیدا نہیں ہوا۔ جہاں شمشیر اکبری نہ جا سکتی جا سکی۔ وہاں اس کی تیغ زبان سے فتح حاصل کر لیا۔

حساب شمسی ماہوار

تحویل آفتاب۔ آفتاب کا ایک برج سے دوسرے برج میں داخل ہونا۔ تحویل آفتاب کہلاتا ہے۔

فروردین۔ بیساکھ یا جنوری۔ ۳۱ دن تک آفتاب برج حمل رہتا ہے۔

اردے بہشت۔ جیٹھ یا فروری۔ ۳۱ دن تک آفتاب برج ثور میں رہتا ہے۔

خرداد۔ اساڑھ یا مارچ ۳۲ دن تک آفتاب برج جوزا میں رہتا ہے۔

تیر۔ ساون یا اپریل۔ ۳۱ دن تک آفتاب برج سرطان میں رہتا ہے۔

مرداد۔ بھادوں۔ مئی۔ ۳۱ دن تک آفتاب برج اسد میں رہتا ہے۔

شہریور۔ اسوج۔ جون۔ ۳۱ دن تک آفتاب برج سنبلہ میں رہتا ہے۔

مہر۔ کاتک۔ جولائی۔ ۳۰ دن تک آفتاب برج میزان میں رہتا ہے۔

آبان۔ مگھر۔ اگست۔ ۳۰ دن تک آفتاب برج عقرب میں رہتا ہے۔

آذر۔ پوہ۔ ستمبر۔ ۲۹ دن تک آفتاب برج قوس میں رہتا ہے۔

دے۔ ماگھ۔ اکتوبر۔ ۲۹ دن تک آفتاب برج جدی میں رہتا ہے۔

بہمن۔ پھاگن۔ نومبر۔ ۳۰ دن تک آفتاب برج حوت میں رہتا ہے۔

اسفندیار۔ چیت۔ دسمبر۔ ۳۰ دن تک آفتاب برج دلو میں رہتا ہے۔

حساب ماہ تاریخ وار

ہرماہ کی یکم ہرمزد دوم بہمن ۳ اردے بہشت ۴ شہریور ۵ اسفندیار ۶ خرداد ۷ مرداد ۸
بیادر ۹ آذر ۱۰ آبان ۱۱ خور ۱۲ ماہ ۱۳ تیر ۱۴ گوش ۱۵ دی ۱۶ مہر ۱۷ سروش ۱۸ رش ۱۹
فروردین ۲۰ بہرام ۲۱ رام ۲۲ باد ۲۳ دیبادین ۲۴ دین ۲۵ ارد ۲۶ اشتاد ۲۷ آسمان ۲۸
زمیاد ۲۹ مار اسفند ۳۰ ایران ۳۱ روز ۳۲ شب

نمبر شمار	کتب عربی اور کتب منشی فاضل	تشریح امتحانات	[illegible]
۱	اُردو ترجمہ بی-اے کورس عربی (جدید)	مشتملہ امتحانات بی اے و منشی فاضل و منشی عالم	عہ ۱۲ر
۲	اُردو ترجمہ انٹرمیڈیٹ کورس عربی جدید	" امتحانات ایف اے و مولوی و منشی عالم	عہ ۱۱ر
۳	اُردو ترجمہ عربی کی چوتھی (ہر دو حصہ) مع ترجمہ اُردو و عربی مع سوالات و جوابات۔	طلبائے انٹرنس کے لئے	۱۰ر
۴	اُردو ترجمہ عربی کی تیسری جس میں کل سوالات کے جوابات اور عربی ترجمے موجود ہیں۔	سوم مڈل کے لئے	۶ر
۵	اُردو ترجمہ عربی کی دوسری جس میں کل سوالات کے جوابات اور قواعد عربی کا خلاصہ موجود ہے۔	" اور دوم مڈل کے لئے	۵ر
۶	اُردو ترجمہ عربی کی پہلی جس میں کل اُردو جملوں کی عربی اور فرہنگ لفظ موجود ہے۔	دوم مڈل کے لئے۔	۴ر
۷	اُردو ترجمہ اخلاق جلالی (جس کے ایک صفحہ پر اصل عبارت اور مقابل کے صفحہ پر اُردو ترجمہ آخر میں کل کتاب کا خلاصہ اور فرہنگ الفاظ اور یونیورسٹی کے سوالات مع جوابات)	مشتملہ امتحان منشی فاضل	[illegible]
۸	اُردو ترجمہ دفتر اول ابوالفضل جس کے ایک صفحہ پر اصل عبارت اور مقابل کے صفحے پر اُردو ترجمہ۔ فرہنگ الفاظ۔	امتحان منشی فاضل کے لئے۔	[illegible]
۹	اُردو ترجمہ دفتر سوم ابوالفضل جس کے ایک صفحہ پر اصل عبارت اور مقابل کے صفحے پر اُردو ترجمہ۔ فرہنگ الفاظ۔	ایضاً	[illegible]
۱۰	اُردو ترجمہ سہ نثر ظہوری۔ قابل دید ہے۔	لائبریری کے لئے	[illegible]

نمبر	شرح کتب اردو	قیمت
۱	خلاصہ کتاب آب حیات (آزاد دہلوی)	۱۲/
۲	امتحانی مقامات وشرح نصاب اردو مع فرہنگ الفاظ وحالات مصنف۔	۲/عہ
۳	امتحانی سوالات وشرح انتخابات قند اردو مع فرہنگ الفاظ وحالات مصنفین۔	۱۲/
۴	امتحانی مقامات وشرح قند اردو (مکمل) مع فرہنگ وحالات مصنفین۔	۲/عہ
۵	امتحانی مقامات وشرح اردو کورس سوم مڈل مع فرہنگ الفاظ وحالات مصنفین۔	۱۰/
۶	امتحانی مقامات وشرح اردو کورس دوم مڈل مع فرہنگ الفاظ وحالات مصنفین۔	۹/
۷	امتحانی مقامات وشرح اردو کورس اول مڈل مع فرہنگ الفاظ وحالات مصنفین۔	۷/
۸	خلاصہ منہاج القواعد مع جوابات یونیورسٹی	۹/
۹	خلاصہ تفضیل القواعد بطور سوال وجواب۔	۴/
۱۰	ساتویں قصبالی کی شرح اور امتحانی مقامات مع فرہنگ الفاظ وحالات مصنفین۔	۶/
۱۱	چھٹی قصبالی کی شرح اور امتحانی مقامات	۶/

ملنے کا پتہ۔ منیجر۔ دفتر فاضل مقبول دہلی کشمیری دروازہ

نمبر	خلاصہ کتب تواریخ وجغرافیہ	قیمت
۱	خلاصہ تاریخ ہند مع نقشہ جات حصہ اول مصنفہ لالہ من موہن وچودھری عبدالحمید صاحب۔	۹/
۲	خلاصہ حصہ دوم مع نقشہ جات۔	۷/
۳	خلاصہ تاریخ ہند مع نقشہ جات حصہ اول مصنفہ ای مارسڈن وجیا رام صاحب۔	۹/
۴	خلاصہ حصہ دوم مع نقشہ جات۔	۷/
۵	خلاصہ زندگی۔ روشنی۔ صفائی۔ باسوالات وجوابات مکمل قابل دید۔	۶/
۶	خلاصہ جغرافیہ عالم حصہ دوم مع نقشہ جات مصنفہ نولٹن صاحب وسوہن لال صاحب۔	۶/
۷	خلاصہ جغرافیہ عالم حصہ سوم مع نقشہ جات مصنفہ نولٹن صاحب وسوہن لال صاحب۔	۶/
۸	خلاصہ جغرافیہ یورپ وشمالی امریکہ مع نقشہ جات مصنفہ ای مارسڈن و اسمتھ میکنزی۔	۶/
۹	جغرافیہ ایشیا اور جنوبی براعظموں کا خلاصہ مع نقشہ جات مصنفہ مارسڈن و اسمتھ میکنزی	۶/

ہدایت

ہر ایک کتاب کی قیمت علاوہ اخراجات ڈاک اور محصول درج کی گئی ہے۔